جلد دوم

مضامین کی مختصر فہرست

مضمون | صفحہ | مضمون

صفحہ	مضمون
۹۴	مراد تمام اون واسطہ داروں سے ہے جو موجود ہوں تا پشت تک اون میں سے ہوں . . . . .

بیٹے

صفحہ	مضمون
۱	۱- بڑے ہونیکے استحقاق کی رو سے بڑا بیٹا حصہ کثیر کا مستحق نہیں ہے . . . .
۳	۲- جبکہ تین بیٹے اور ایک بیوہ جو اونکی ماں ہو وارث ہوں تو تقسیم ورثہ کے وقت ہر شخص کو ایک ایک ربع ملیگا . . . .
۴	۳- اگر تین بھائیوں کے وارث ایک بیٹا اور ایک نواسہ اور ایک بیوہ ہوں تو شاستر بنگالہ کے بموجب ہر ایک کو ایک ایک ثلث ملیگا . . . . .
۵	۴- بیٹوں کا حصہ برابر ہے
۶	۵- پوتے کا حصہ بیٹوں کے حصوں کے برابر ہے . . . . .
۴۴	۶- اگر بیٹا فاترالعقل اور گونگا ہو تو اس صورت میں بھی دختر وراثت کی مستحق ہے
۸۱	۷- جایداد مشترکہ کی بابت اگر ایک بیوہ اور ایک بیٹا اور ایک بھائی دعویدار وراثت ہوں تو جایداد میں سے بحروحی نواسہ کے ایک ایک ثلث تینوں کو ملیگا . . .
۱۰۴	۸- لڑکا جو بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہو وہ دادا کی جایداد کا ترکہ مشمول اپنی چچاؤں کے پاویگا مگر بیٹی کو جو اسطرح پیدا ہوئی ہو نہ ملیگا الا صرف اوس صورت میں جبکہ باپ قبل وفات اپنی کے جایداد [illegible] متفرق ہو . . .
	۹- جایداد اراضی [illegible] صرف ایک بیٹے کو
۲۲۸	بحروحی دوسرے بیٹے کے بیٹوں کو نہیں دی جا سکتی . . . .
۲۳۲	۱۰- کوئی شخص بلا اجازت اپنے فرزند نرینہ کے اپنی غیر منقولہ جایداد منتقل نہیں کر سکتا . . . .

بیٹے کی بیوہ

صفحہ	مضمون
۴۳	۱- دختر کی دختر کے سامنے پسر کی بیوہ کا حق نہیں ہے
۱۰	۲- عورت خسر سے ترکہ نہیں پا سکتی
۱۰۶	۳- بھائیوں کے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹے کی بیوہ کا کچھ حق نہیں ہے اسکی وجہ معاش اونکے ذمہ ہے . . . .
۱۰۸	۴- بیٹے کی بیوہ کا وراثت میں قانوناً دعویٰ نہیں ہے . . . . .
۱۰۸	۵- وراثت میں بیٹے کی بیوہ کا استحقاق مقابلہ اپنے شوہر کے بھائی کے کچھ نہیں ہے . . . . .
۱۱۴	۶- بعض حوالوں کے بموجب بیٹے کی بیوہ وارث ہے مگر یہ مسئلہ مسلم نہیں ہے . . . . .

بیوہ

صفحہ	مضمون
۳	۱- جبکہ تین بیٹے اور ایک بیوہ جو اونکی ماں ہو وارث ہوں تو تقسیم ورثہ کے وقت ہر شخص کو ایک ایک ربع ملیگا
۴	۲- اگر تین بھائیوں کے وارث ایک بیٹا اور ایک نواسہ اور ایک بیوہ ہوں تو شاستر بنگالہ کے بموجب ہر ایک کو ایک ایک ثلث ملیگا . . . .

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ
بعد تقسیم کے کسی بیٹے کے ایک بیٹا پیدا ہو تو وہ شرکت سے مساوی حصہ پاویگا . .	۸۵
۸- اگر باپ ملک کو اپنے بیٹون مین تقسیم کرے اور اوسکی زوجہ کے آئندہ اولاد کا ہونا ممکن ہو تو وہ منجملہ جائداد مذکور کے حصہ جائز اپنے پاس رکھ لے	۱۵۲
۹- مال مکسوبہ کی تقسیم کے لیے کوئی زمانہ مقرر نہین ہے جب باپ کی خوشی ہو تقسیم کرے	۱۵۲
۱۰- لیکن جو شخص پر طریقہ بنارس مین اونکے نزدیک باپ جسقدر جائداد غیر منقول کی نسبت خواہ موروثی ہو یا مکسوبہ اپنے بیٹون کا پابند ہے اور اس رائے کے بموجب یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ باپ جب تک اوسکی زوجہ کے اولاد پیدا ہونے کا امکان ہے اراضی تقسیم کرنے کا مجاز نہین ہے	۱۵۴
۱۱- باپ کی بیمساوی تقسیم مال مکسوبہ یا منقول کی نسبت جائز ہے	۱۵۴
۱۲- اگر یہ اور جگہہ واقع ہوتا تو راے مین بھی اختلاف ہوتا کیونکہ شاستر متمنئیہ بنارس اور اور اضلاع کے بموجب باپ غیر منقول مال کا غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا جائز تصور نہین کیا گیا ہے گو جائداد مذکور اوسکی مکسوبہ	۱۵۵
۱۳- تقسیم بلا اجازت باپ کے ناجائز ہے	۱۵۵
۱۴- مگر بصورت اوسکی رضامندی کے وہ تقسیم جائز ہے گو وہ اوسوقت موجود	۱۵۶
۱۵- بلا رضامندی باپ کے بیٹے کو ایفاء معاہدہ تقسیم جائز نہین ہے .	۱۵۷
۱۶- اگر کسی شخص نے اپنی جائداد سے اون کو جائداد ہبہ کی ہو اور اون مین سے ایک نواسہ بھی بیٹا چھوڑ کر مرجائے تو بیٹا مذکور اپنے چچا اون سے جائداد تقسیم کرا لینے کا مستحق ہے	۱۶۰
۱۷- جو شخص کہ اپنے کنبہ کی جائداد کو دوبارہ حاصل کرتا ہے اوس مین سے اوسکو ایک ربع اوسکے اپنے حصہ سے زیادہ ملتا ہے	۱۶۶
۱۸- اگر جائداد کے حاصل کرنے مین سرمایہ موروثی صرف ہو تو حاصل کرنیوالے کو وقت تقسیم دو چند حصہ پہونچتا ہے .	۲۶۶
۱۹- اراضی جو بذریعہ مال پوتک کے خرید کی گئی ہو تقسیم ہونے کے قابل نہین ہے	۲۶۸
۲۰- جو شخص اپنے صرف سرمایہ سے جائداد حاصل کرے اوسکی جائداد اوسکے بیٹون مین تقسیم نہین ہو سکتی	۲۶۹
۲۱- اگر کوئی شخص بشمول اپنے بھائی کے چار بیٹون کے سرمایہ مشترکہ سے جائداد حاصل کرے تو جائداد مذکور دو حصون مین تقسیم کیجائیگی ایک حصہ شخص مذکور خود اپنے پاس رکھیگا اور دوسرا حصہ بھائی متوفی کے چارون بیٹون کو ملیگا	۱۶۱
۲۲- منجملہ چارون بھائیون کے اگر ایک بھائی نے باپ کے سرمایہ و محنت کی استعانت سے جائداد حاصل کی ہو تو اوسکے دس حصہ ہونگے پانچ حصہ باپ کو ملینگے اور بعد جائداد حاصل کرنے والے کو اور باقی ایک ایک حصہ	

مضمون	صفحہ
۵- جایداد جو دادی کو دادا سے پہونچے وہ استری دہن مین شمار نہ کیجاتی ہے ...	۱۲۰
دوبارہ شریک ہونا	
۱- دوبارہ شریک ہو جانیکی وجہ سے بہائی کا بیٹا محروم اون بہائیون سے جو کہ شریک نہین ہین وراثت ہوتا ہے ...	۱۷۳
۲- اگر بیان یہہ ہو کہ بعد تقسیم کے دوبارہ شامل ہو جانا عمل مین آیا ہو تو اوسکا وجہ ثبوت کافی ضرور ہے ...	۱۸۳
۳- دوبارہ شامل ہونے کے معنی بحکم [illegible] کے بموجب ...	۱۸۳
۴- بمقابلہ اوس بہائی کے جو دوبارہ شامل ہوا اس بہائی کا کچہہ حق نہین ہے جو علیحدہ ہو گیا ہو ...	۱۸۴
دستاویز	
۱- دہرم شاستر کے بموجب دستاویز صرف یادداشت کے لیے ہوتی ہے اور تحریر ہونا اوسکا واسطے جواز کسیطرح کے انتقال جایداد کے اہم تصور نہین کیا گیا ہے ...	۱۵۵
۲- جواز ہبہ کے لیے تحریر ہونا دستاویز کا ضرور نہین ہے ...	۱۸۶
ر	
رہن	
[illegible] کے معنی یہہ ہین کہ جب ایک شخص عوض کسیقدر زر کے اپنی جایداد کسی شخص کے پاس رہن کرے	

مضمون	صفحہ
اور بعدازان پہر اوسی جایداد کو دوسرے شخص کے پاس رہن کرے تو اوس صورت مین رہن اول جائز سمجہا جائیگا لیکن اگر کوئی شخص اپنی جایداد کو رہن اور بعدازان اوسی جایداد کو بیع کرے تو اوس صورت مین معاملہ آخر بعد ادا اوسے زر رہن زیادہ تر مستند متصور ہوگا یعنی رہن اول کے بعد رہن ثانی ناجائز ہے اور رہن اول کے بعد ہبہ یا بیع ناجائز نہین ہے ...	۳۱۴
۲- جایداد مرہونہ کو راہن باستثناء خاص صورتون کے منتقل نہین کرسکتا ...	۳۱۸
ز	
زناکاری	
۱- اگر زناکاری کی وجہ سے طلاق دیجائے تو یہہ لازم نہین آتا کہ عورت اپنی جایداد خاص سے محروم رہے ...	۱۲۶
زوجہ	
۱- شوہر کے کاروبار کا اہتمام زوجہ کرتی ہو تو اوس صورت مین شوہر ذمہ دار اوس قرضہ کا ہے جو زوجہ نے لیا ہو ...	۱۹۱
س	
سوتیلا بہائی	
۱- سوتیلے بہائی حقیقی بہائیون کے ساتہہ حصہ مساوی پاتے ہین ...	۴۵
۲- اگر سوتیلے اور حقیقی بہائی علحدہ ہین تو بمقابلہ حقیقی بہائی کے سوتیلے	

مضمون	صفحہ
۱- شودر کا بیٹا جو کنیزک سے ہو اوس صورت مین جبکہ کوئی وارث نواسہ تک نہو ورثہ پاویگا	۱۵
۲- دہرم شاستر کے بموجب کسی شودر شخص کا غیر صحیح النسب بیٹا جو کنیزک سے ہو ورثہ پاسکتا ہے مگر تین اعلیٰ قومون سے کسی قوم کا غیر صحیح النسب لڑکا نہین پاسکتا	۱۵
۳- شودر کے سے بہن اور بیٹی کا بیٹا گود لینا جائز ہے	۲۸۰

ض

ضبطی ہونا سرکار مین

مضمون	صفحہ
۱- دہرم شاستر کے بموجب اجاڑ وارث ہوسکتا ہے مگر اگر کسی شخص کے وارث نہو تو جایداد اوسکی ضبط کرنی چاہیے بشرطیکہ شخص مذکور برہمن نہو	۱۰۲

ضمانت

مضمون	صفحہ
۱- ضامن متوفی کی جایداد سے اصل روپیہ کا قرضہ نہین دلایا جاسکتا	۲۹۵
۲- مختلف قسمون ضمانت کی تقسیم	۲۹۶

ط

طلاق

مضمون	صفحہ
۱- اگر زناکاری کی وجہ سے طلاق دیجاوے تو یہہ لازم نہین آتا کہ عورت اپنی جایداد خاص سے محروم رہے	۱۲۹

ع

عمزاد بہائی

مضمون	صفحہ
۱- وارثون کی ترتیب مین عمزاد بہائی کا درجہ سترہوان ہے	۲۰۱

علیحدگی

مضمون	صفحہ
۱- اگر تین بیٹون مین سے ایک بیٹا جایداد سے علیحدہ ہوجاوے اور باپ کے جیتے جی اپنا حصہ لیلے تو بقیہ دو کا جایداد پر کچھ حق نہین رہتا ہے	۴
۲- لیکن صرف علیحدہ رہنے سے بیٹے محروم نہین رہ سکتے	۵
۳- بیٹے جو جائز طور پر باپ سے علیحدہ ہوئے ہون اونکو بعد وفات باپ کے اوس بیٹے سے جو باپ کے ساتہہ رہتا ہو دعوی وراثت نہین پہونچتا ہے	۱۶
۴- بلحاظ طعام یا سکونت کے جدا رہنے سے ایسی علحدگی نہین کی جاسکتی جسکے باعث سے عدم قابلیت ارث لازم آوے	۱۸۱

عورت کی جایداد

مضمون	صفحہ
۱- عورت کی جایداد اوسکے بیٹون کو بحروی اوسکے پوتے کے جسکا باپ عورت مذکور کے سامنے مرگیا ہو پہونچتی ہے	۱۲۳
۲- جایداد جو عورتکو بیاہ مین ملی ہے اوسپر اوسکے شوہر کا کچھ استحقاق وراثت نہیں ہے	۱۲۸

غ

مضمون — صفحہ

غیرحق النسب بیٹا

۱- شودر کا بیٹا جو کنیزک سے ہوا اوس صورت مین جبکہ کوئی وارث نواسہ تک نہو ورثہ پائیگا . . . ۱۵

۲- دہرم شاستر کے بموجب کسی شودر شخص کا غیر صحیح النسب بیٹا جو کنیزک سے ہو ورثہ پاسکتا ہے مگر تین اعلی قومون سے کسی قوم کا غیر صحیح النسب لڑکا نہین پاسکتا . . . ۱۵

۳- غیر صحیح النسب لڑکا ایک ایسے شخص کا جو دوسری قوم سے ہو صرف درجہ معاش پانیکا مستحق ہے . . . ۱۲۲

۴- شودر کا بیٹا جو زن مدخولہ یا کنیزک کے بطن سے ہو وہ مستحق وراثت ہے لیکن اوسکی بیوہ بجز می اور وارثون کے جایداد مذکور منتقل کرنیکی مجاز نہین ہے . . . ۲۶۶

غلامی و غلام

۱- شودر کا بیٹا جو کنیزک سے ہو کس صورت مین ورثہ پائیگا . . . ۱۵

۲- غلام کی پندرہ قسمین اور تفصیل اونکی . . . ۲۷۵

۳- منجملہ دو مالکون کے اگر ایک مالک کنیزک کا بیاہ کرے تو دوسرے کا استحقاق بسبب اوسکی نصف خدمت گذاری یا نصف قیمت کے قایم رہتا ہے . . . ۲۷۶

۴- اگر منجملہ تین مالکون کے ایک یا دو ایک غلام کو آزاد کرے تو ایسی صورت مین آزادی اوسکی نسبت دیگر مالکون کے تفویض نہین کیجا سکتی . . . ۲۷۷

۵- اطفال جو بطور غلام بیع کئے جائین بیع ہونیکے بعد مستحق آزادی کے نہین ہین . . . ۲۷۷

۶- آزاد عورت اگر غلام کے ساتھ بیاہ کرے تو وہ اپنے شوہر کے آقا کی کنیزک ہوجاتی ہے . . . ۲۷۸

۷- کنیزک کے شوہر کی وفات کے بعد آقا اوسکو بیع کرسکتا ہے . . . ۲۷۸

۸- اگر بارہ برس سے زیادہ عرصہ تک غلام کا دعوی نکیا جاے تو اوسپر سے استحقاق ملکیت جاتا رہتا ہے . . . ۲۷۹

۹- چار قسم کے غلام اپنی آزادی خود نہین کراسکتے . . . ۲۸۰

۱۰- لیکن اونکو ایسے طور پر بیع کرنا نہ چاہیے کہ وے مبتلائے مصیبت ہوجائین . . . ۲۸۱

۱۱- کن صورتون مین غلام دوسرے آقا کے ہاتھ منتقل نہین کیے جاسکتے . . . ۲۸۳

۱۲- پندرہ قسم کے غلامونکی تفصیل . . . ۲۸۴

۱۳- خدمتگذاری جو غلامون پر واجب ہے اور سزا اور صورت اونکے نہ بجالانے کی . . . ۲۸۵

۱۴- اگر آقا اپنے اختیار سے تجاوز کرے تو اوس صورت مین کیا سزا ہونی چاہیے . . . ۲۸۵

۱۵- صورتین جنمین حاکم کو آزاد کرادینے کا اختیار ہے . . . ۲۸۶

۱۶- غلام اپنے آقا کے خلاف گواہ ہوسکتا ہے . . . ۳۲۷

ف

فاجرہ

۱- فاجرہ کے حقوق اوسکے شوہر کی

مضمون	صفحہ
٨- ضامن متوفی کی جایداد سے اصل مدیون کا قرضہ نہین دلایا جاسکتا	٢٩٥
٩- ان صورتون کا ذکر جنمین باپ کو بیٹے کا قرضہ ادا کرنا چاہیے	٢٩٦
١٠- جو شخص متوفی کی جایداد پائے اوسپر ادا کرنا اوسکے قرضہ کا واجب ہے	٢٩٦
١١- نابالغ کی جایداد اور ذات مورثون کے قرضہ کی ذمہ دار نہین ہے	٢٩٨
١٢- جس شخص کو بیراگی کی جایداد پہنچیگی وہ اوسکے قرضہ کا ذمہ دار ہے	٢٩٨
١٣- قرضہ ضروری جو طفل کے واسطے لیا جائے اوسکی تعمیل اوسپر واجب ہوتی ہے	٢٩٩
١٤- جایداد مشترکہ سے قرضہ کے لیے صرف اوسیقدر قابل مواخذہ ہے جو مدیون کا حصہ ہو	٣٠٢
١٥- مدیون اپنے دائن کے حق مین گواہی دے سکتا ہے	٣٢٠
قائم مقام	
١- حق وراثت صرف نسلاً حاصل ہوتا ہے نہ قرابتاً	١١
ک	
کرت پتر	
١- بیوہ باشندۂ ترہوت کرتی تریم طریقہ کے بموجب بلا اجازت شوہر کے بیٹا گود لے سکتی ہے	٢٠٦
٢- بھتیجہ بطور کرتی تریم بیٹے کے گود لیا جاسکتا ہے	٢٠٨

مضمون	صفحہ
٣- گو وہ اکلوتا بیٹا ہو	٢٠٨
م	
مہر	
١- شاستر مین صرف نان و نفقہ دینے کا حکم ہے نہ وجہ کفاف خاص مثل مہر وغیرہ کے	١٥
٢- پنڈتون نے یہہ بیوستہ دیا ہے کہ اگر شخص متوفی کے وارث اوسکی بیوہ کے لیے وجہ معاش مناسب مقرر کرنے مین غفلت کرین تو حاکم کو اختیار ہے کہ بیوہ کو زر کافی بابت وجہ معاش کے دلادے	١١٣
متوفی شمار کیا جانا قانوناً	
١- تارک الدنیا ہونا بمنزلہ وفات کے ہے	١٣٣
٢- بموجب دھرم شاستر کے تارک الدنیا ہونے سے حرمان جایداد وغیرہ لازم آتا ہے	٢٤٣
موہوب الیہ و واہب	
١- موہوب الیہ بیدخلی کی نالش واہب پر کرسکتا ہے	٢١٧، ٢١٧
٢- موہوب الیہ جو فی الواقع قابض ہے اوسپر منتقل الیہ سابق کا کچھ مواخذہ نہین پہونچتا	٢١٧
٣- جایداد موہوبہ واہب کے قبضہ مین نہین رہ سکتی	٢١٧
محرومی ورثہ	
١- مجذوم ورثہ پانیکا مجاز نہین ہے	١٤٠

مضمون	صفحہ
۲- مجنون ورثہ پانے سے محروم ہے اور اوسکے بیٹے کی وفات کے بعد اوسکی زوجہ ورثہ پائیگی اور اپنے شوہر اور اپنی ساس کی پرورش کریگی	۱۳۱
۳- ہندو جو مذہب سے برگشتہ ہو اوسکی مسلمان بیوہ کا اوس مال پر استحقاق نہین ہے جو اوس نے اوسکے شوہر نے مذہب تبدیل کرنیکے قبل حاصل کیا ہو	۱۳۳
۴- دختر جو عفیفہ نہو وراثت سے محروم رہتی ہے	۱۳۴
۵ اگر کوئی وارث نہو تو جایداد سرکار مین ضبط ہوگی	۱۳۴
۶ محرومی ورثہ کی بابت تنبیہ معاینہ کرو	۳۵

مجنون

مضمون	صفحہ
۱ مجنون ورثہ پانے سے محروم ہے اور اوسکے بیٹے کی وفات کے بعد اوسکی زوجہ ورثہ پائیگی اور اپنے شوہر اور اپنی ساس کی پرورش کریگی . . .	۱۳۱
۲ ذکر اس صورت کا جسمین زوجہ کو بیع کرنا اپنے مجنون شوہر کی جایداد کا جائز ہے . . .	۳۲۱

مشترکہ جایداد

مضمون	صفحہ
۱- جایداد مشترکہ سے قرضہ کے لیے صرف اوسیقدر قابل مواخذہ ہے جو مدیون کا حصہ ہو . . .	۳۰۳
۲- جایداد مشترکہ کے بیع کرنے مین تمام شرکا کی رضامندی ضرور ہے	

مضمون	صفحہ
کو دفتر سرکار مین صرف ایک کا نام بطور مالک مندرج ہو	۳۵

مجذوم

مضمون	صفحہ
۱- مجذوم ورثہ پانیکا مجاز نہین ہے	۱۳۰
۲- مجذوم گود نہین لے سکتا . .	۲۱۲
۳- مجذوم گواہ قرار نہین دیا جا سکتا .	۴۲۹

منکوحہ دختر

مضمون	صفحہ
۱- اگر کوئی شخص بلا اولاد ذکور مرجائے اور اوسکی جایداد اوسکی بیوہ کو ملے تو بیوہ کی وفات کے بعد جایداد مذکور اوسکی منکوحہ بیٹیون مین مساوی طور پر تقسیم ہوگی	۴۰

ماموں زاد بھائی

مضمون	صفحہ
۱- متاچھرا اور شرح وائے بھاگ مصنفہ سری کرشن ترک لنکار کے بموجب ماموں زاد بھائی خالہ زاد بھائی کے بعد وارث ہے وائے کرم سنگرہ اور اور کتب مروجہ بنگالہ کے بموجب وہ ماموں کے بعد ورثہ پاتا ہے	۹۷
۲- سلسلہ ورثہ کی ترتیب مین ماموں زاد بھائی کی بابت اختلاف راے ہے .	۹۹

مفقود الخبر اشخاص

مضمون	صفحہ
۱- پسران مفقود الخبر کے بیٹے اپنے چچاؤن کے ساتھ مساوی حصہ پائینگے	۸
۲- میعاد انتظار	۸
۳- عورت کو جسکا شوہر مفقود الخبر ہو شوہر کر[illegible]	

مضمون	صفحہ
تو بیوہ کا باپ اوسکا ولی نہین ہو سکتا	۲۱۵
۴۔ مان اپنے نابالغ بچون کی ترجیح اونکے چچا کے ولی ہوتی ہے	۲۱۵
۵۔ پندرہوین سال کے انجام تک عورت نابالغ تصور کیجاتی ہے	۲۲۹
۶۔ بعض مفتنان ہنود کے بموجب پندرہوین سال کے انجام تک نابالغی رہتی ہے اور بعض کے نزدیک سولہوین سال تک	۲۹۹
۷۔ متوفی شخص کے بیٹے اور پوتے اور پرپوتے پر بعد ایام نابالغی کے مورث کے عہود کا ایفا ضرور ہے	۲۹۹
۸۔ نابالغ کے بھائی اوسکا حصہ جائداد مشترکہ بیع کرنے کے مجاز نہین ہین گو نابالغ کی مان نے اس باب مین اجازت دیدی ہو	۳۰۴
۹۔ جائداد مشترکہ کے بیع کرنے مین تمام شرکا کی رضامندی ضرور ہے گو دفتر سرکار مین صرف ایک کا نام بطور مالک کے مندرج ہو	۳۰۵
۱۰۔ اگر بیوہ وجہ معاش کی ضرورت سے جائداد آراضی شوہری کو بیع کرے تو جائز ہے	۳۱۴

نابالغ

مضمون	صفحہ
۱۔ نابالغ بھائی کا یہ استحقاق نہین ہے کہ جائداد مشترکہ سے جو بھائیون کے قبضہ مین ہو اپنے حصہ پر قابض ہونیکا دعوی کرے	۱۳
۲۔ نابالغ کو اختیار ہے کہ جائداد کی تقسیم کے واسطے ولایت نالش کرے	۱۳

مضمون	صفحہ
۳۔ نابالغ کی جائداد وارثان مورثون کی قرضہ کی ذمہ وار نہین ہے	۲۹۰

و

واہب وموہوب الیہ

مضمون	صفحہ
۱۔ موہوب الیہ ہبہ کی نالش واہب پر کرسکتا ہے	۳۱۶
۲۔ موہوب الیہ جو فی الواقع قابض ہے اوس پر منتقل الیہ سابق کا کچھ مواخذہ نہین پہونچتا	۲۱۶
۳۔ جائداد موہوبہ واہب کے قبضہ مین نہین رہ سکتی	۲۱۶

وقف

مضمون	صفحہ
۱۔ جائداد وقف کا بیع ناجائز ہے	۳۱۵

ولی

مضمون	صفحہ
۱۔ رشتہ دارون کی ترتیب جنکو نابالغ کے بیاہ کرنے کا استحقاق حاصل ہے	۲۱۴
۲۔ اگر بیوہ کے شوہر کا بھانجہ موجود ہے تو بیوہ کا باپ اوسکا ولی نہین ہو سکتا	۲۱۵
۳۔ مان اپنے نابالغ بچون کی ترجیح اونکے چچا کے ولی ہوتی ہے	۲۱۵

وراثت

مضمون	صفحہ
۱۔ بڑے ہونے کے استحقاق کی روسے بڑا بیٹا حصہ کثیر کا مستحق نہین ہے	۱
۲۔ چھوٹے بیٹے کی اولاد بڑے سے	

فہرست مضامین جلد دوم

فہرست مطالب و مضامین

مضمون — صفحہ

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ

وجہ معاش

تمت بالخیر

صورت مین بڑے بیٹے کی اولاد کو حصہ کثیر ملنے ن قانوناً اجازت ہے یا نہین +

چھوٹے بیٹے کی اولاد بڑے بیٹے کی اولاد کے مساوی حصہ پانے کی

ج باپ کو اختیار ہے کہ اپنے مال مکسوبہ کو بیٹون مین غیر مساوی طور پر تقسیم کردے لیکن اگر اوسنے مال کو اپنے باپ سے ورثہ مین پایا ہے تو وہ اس امر کا مجاز نہین ہے اور اس طور پر تقسیم کرنا ناجائز ہوگا۔ متاچھرا اور منو کے اصول کے بموجب دادا کی جایداد اراضی اور مال مین پوتون کے واسطے حصہ خاص مقرر نہین ہے چنانچہ اس باب مین قول یہ ہے مختلف باپون کی اولاد کو باپون کے حصے کے بموجب حصہ ملے گا +

مقولۂ مذکورۂ بالا کا مطلب یہ ہے کہ ایک بھائی کے ایک بیٹا ہے اور دوسرے بھائی کے چار بیٹے ہین تو اونکی موروثی جایداد سے نصف حصہ ایک بھائی کے بیٹے کو ملے گا اور نصف دوسرے بھائی کے چار بیٹون کو۔ بڑے بیٹے کو باپ کے مال مکسوبہ سے حصہ کثیر ملنے کی بابت منو کا یہ حکم ہے۔ بڑے بیٹے کو دو چند حصہ ملے اور اوس سے چھوٹے کو ڈیوڑھا بشرطیکہ یہ دونون بیٹے باعتبار نیکی اور علم کے اور بیٹون پر صریح فوق رکھتے ہون۔ اور باقی چھوٹے بیٹون کو برابر کے حصے ملین اگر یہ سب اچھی صفات مین برابر ہین تو سبکو مساوی حصہ ملنا چاہیے۔ اس امر مین اس طور پر قانون مقرر کیا گیا ہے +

منشا قول مذکورۂ بالا کا یہ ہے کہ بڑے بیٹے کو دو حصہ ملین اوس سے چھوٹے کو ڈیوڑھا اور باقیون کو ایک ایک یعنی بڑے بیٹے کے واسطے بیسوان حصہ جایداد کا نکال دیا جائے گا یا تو بڑے بیٹے کو حصہ کثیر دے یا اگر اوسکی خوشی ہو تو سبکو برابر حصے دے۔ یہ مسئلہ باپ کے مال مکسوبہ کی غیر مساوی تقسیم کے باب مین ہے۔ باپ کی وفات کے بعد غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا نارد کے قول کے بموجب منع ہے۔ باپ کی وفات کے بعد بیٹون کو چاہیے کہ اوسکی جایداد برابر تقسیم کرلین منشا اس قول کا یہ ہے کہ باپ کی وفات کے بعد بیٹے برابر کے حصے لین۔ غیر مساوی تقسیم جو شاستر کے خلاف ہے وہ باپ کی رضامندی کی صورت مین بھی نہین ہوسکتی +

نارد کہتا ہے - اگر باپ کی عقل مین بیماری کے باعث سے فتور آجاے یا غصہ اوسکی اشتعال
طبع کا باعث ہو یا وہ بسبب ہونے التفات خاص نسبت کسی زوجہ کے اوسکے بیٹے
کو زیادہ عزیز رکھتا ہو تو اوسکو قاعدہ وراثت کے خلاف تقسیم کرنے کا اختیار نہین
علے ہذا القیاس منو بھی کہتا ہے کہ - والدین کی وفات کے بعد بیٹون کو جاید اد اور
قرضہ کو برابر تقسیم کر لینا چاہیے - پس چونکہ منو متبرک اوپر - نے لکھا ہے کہ باپ اپنی جاید اد
کو خواہ وہ سونا یا کچھ ایسی ہی شے ہو غیر مساوی طور پر تقسیم نہین کر سکتا اسواسطے یہ کہنا
کب جائز ہو سکتا ہے کہ پوتے دادا کی جاید اد سے غیر مساوی حصہ پا دین - اراضی جو
دادا کی مکسوبہ ہو اور حقوق معدنیات وغیرہ جو راجہ کی طرف سے اوسکے یا اوسکے
وارثون کے واسطے مقرر ہون اور غلامون پر جو کشتکاری کے کام کے واسطے ہون
یا درب پر جس سے سونا یا ایسی ہی کوئی اور شے مراد ہے دادا کی وفات کے بعد باپ اور
بیٹے کا اختیار برابر ہے +

اس فقرے کے بموجب باپ کو اختیار نہین ہے کہ موروثی جاید اد کو اپنے بیٹون مین
اپنی مرضی کے مطابق غیر مساوی طور پر تقسیم کرے +

ضلع فرخ آباد - ۱۹ - دسمبر [illegible]ع

مقدمہ ۳۴س - ایک شخص نے وفات پائی اور تین بیٹے اور ایک زوجہ چھوڑی اور
زوجہ مذکور سب بیٹون کی ماں بھی اس صورت مین اگر بیٹے باپ کی جاید اد کو جو ایک
گھر اور دو دکانون پر مشتمل ہے تقسیم کرین تو بیوہ کا بھی اوس جاید اد مین جو اوسکے شوہر
کی ہے کچھ حق ہے یا نہین اگر ہے تو اوس کو کسقدر حصہ ملنا چاہیے +

ج - مالک کی وفات کے بعد تقسیم ورثہ مین اوسکے تینون بیٹون اور بیوہ جو سب
بیٹون کی ماں ہے برابر کے حقدار ہین یعنی اونمین سے ہر شخص کو ورثہ سے ایک
ربع ملیگا - یہ راے متاچھرا کے بموجب ہے +

ف جبکہ تین بیٹے اور ایک بیوہ ہو [illegible] ماں ہو وارث ہوں تو تقسیم ورثہ کے وقت ہر شخص کو [illegible] ایک ربع ملیگا

ضلع مراد آباد۔

مقدمہ ۴۴ س۔ تین حقیقی بھائی شامل اور بااتفاق رہتے تھے سب سے چھوٹے بھائی
کو خاص اوسکے نام سے ایک زمین بطور بخشش ملی لیکن محاصل زمین سے سب بھائی بہرہ مند ہوتے تھے
اس صورت مین جملہ بھائی مالک بالاشتراک زمین مذکور کے ہونگے یا کہ وہ صرف
اوسی شخص کے قبضے مین جسکو وہ بطور بخشش ملی ہے متصور ہوگی۔ اگر سب بھائی مر جائین
اور دو بڑے بھائیون کے اولاد ذکور نہو لیکن سب سے بڑے بھائی کے نواسہ ہو تو یہ
نواسہ جایداد مذکور مین سے کسیقدر حصہ پانیکا مستحق ہے یا دوسرے بھائی کی بیوہ اور اوس
شخص کا بیٹا جسنے وہ بخشش حاصل کی تھی بمجرد حق نواسہ کے کل جایداد کے مالک ہونگے

ج۔ اگر سب سے چھوٹے بھائی نے بخشش اپنے نام سے اور بذریعہ اپنے زر اور محنت کے
بلاشرکت غیری حاصل کی ہو تو اس صورت مین صرف وہ شخص یعنی سب سے چھوٹا بھائی
قانونًا مالک ہے +

ف
اگر جایداد مذکور بذریعہ زر مشترکہ اور محنت جملہ بھائیون کے حاصل کی گئی ہے تو گو جایداد
مذکور چھوٹے بھائی کے نام سے ملی ہو تاہم تینون بھائی مستحق برابر کے حصّون کے ہین۔ اگر
سب بھائی مر جائین اور دو بڑے بھائی کے بیٹے نہون تو سب سے بڑے بھائی کا نواسہ اور
دوسرے بھائی کی بیوہ اور سب سے چھوٹے بھائی کا بیٹا جایداد کو برابر حصّون مین تقسیم کرلینگے
کیونکہ جایداد مذکور زر اور محنت مشترکہ کے ذریعے سے حاصل ہوئی ہے۔ یہ راے بموجب شاستر
متمشیہ بنگالہ کی ہے +

ف
اگر تینون بھائیون کے
وارث ایک بیٹا اور
ایک نواسہ اور ایک
بیوہ ہوون تو شاستر
بنگالہ کے بموجب
ہر ایک کو ایک
ایک ثلث ملیگا +

ضلع تپرا - ۱۱ - جولائی ۱۸۱۵

مقدمہ ۵ س۔ ایک شخص کے تین بیٹے تھے بڑا بیٹا اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر جدا
رہنے لگا بعد ازان باپ مر گیا اس صورت مین صرف دوسرے بیٹے جو اوسکے شامل رہتے تھے
مستحق اوسکے ارث کے ہین یا کہ تمام بیٹون کو وراثت کا استحقاق برابر حاصل ہے +

ج ۱- اگر باپ نے بڑے بیٹے کو برضی و رضامندی جانبین اپنی جایداد مکسوبہ مین سے
اسیقدر حصہ دیکر کنبہ سے علحدہ کر دیا ہو تو اس صورت مین باپ کی وفات کے بعد بڑے بیٹے
کو بجز جایداد مکسوبہ باپ کے بھائیون سے حصہ مزید لینے کا استحقاق حاصل نہین ہے +

اگر تمین بیٹون مین سے ایک بیٹا ماں ان سے علحدہ ہو جاوے اور باپ کے جیتے جی اپنا حصہ لے تو پھر اوسکا جایداد پر کچھ حق نہین رہتا ہے

ماخذ دایہ داور برہسپتی کا قول دائے بھاگ و ربادجنتامنی مین منقول ہے وہ یہ ہے۔ جس کو
جو باپ نے اپنے بیٹون کے لیے مقرر کر دیے ہین خواہ برابر ہون یا کم وبیش اونکو وہی رکھنے
چاہییں ورنہ وے مستوجب سزا ہون گے۔ باپ نے اگر بیٹون کو برابر یا کم وبیش حصے
جایداد کے دیکر علحدہ کر دیا ہے تو یہ تقسیم جائز ہے کیونکہ باپ کل جایداد کا مالک ہے +

س ۲- اگر باپ نے جدا نہ کیا ہو اور بڑا بیٹا بباعث تنازع کے جو مابین اوسکی زوجہ اور
کنبے کے لوگون کے بپا ہو علحدہ ہو گیا ہو تو اس صورت مین بڑا بیٹا باپ کی جایداد سے
حصہ لینے کا مستحق ہے یا نہین +

ج ۲- اگر باپ نے کچھ مال اپنے بڑے بیٹے کو نہین دیا ہے اور نہ اوسکی کچھ تقسیم کی ہے
اور بڑا بیٹا علحدہ رہتا ہے تو اس صورت مین باپ کی وفات کے بعد اوسکے کل بیٹے
ترکے سے حصہ پاوین گے +

لیکن صرف علحدہ رہنے سے وہ محروم نہین ہو سکتے +

جاگبلک سے دائے بھاگ مین یہ قول منقول ہے۔ والدین کی وفات کے بعد
بیٹون کو جایداد اور قرضہ برابر تقسیم کر لینا چاہیے +

منو- باپ اور مان کی وفات کے بعد بھائیون کو چاہیے کہ جمع ہو کر جایداد پدری کو برابر
حصون مین تقسیم کر لین اور جبتک اونکے والدین حیات ہون اوس وقت تک اونکو
جایداد پر کچھ اختیار حاصل نہین ہے +

س ۳- اگر بڑا بیٹا باپ کی جایداد سے مستحق ورثہ پانیکا ہو تو کسقدر حصہ اوسکو جایداد
مکسوبہ اور موروثی سے ملیگا +

ج ۳- باپ کی وفات کے بعد اوسکی جایداد مکسوبہ ہو یا موروثی اوسکے سب بیٹے

بیٹون کا حصہ برابر ہے

برابر حصون مین تقسیم کرین +

ماخذ- قول منو- دوسرا جواب معاینہ کرو +

س ۴- اگر بڑا بیٹا باپ سے علٰحدہ ہو کر جدا رہے اور بعد اوس جدا ہونے کے باپ اپنے اور لڑکون کے ساتھ شامل رہے اور لڑکے مذکور بحالت ساتھ رہنے اپنے باپ کے کچھ جایداد حاصل کرین تو اوس صورت مین ایسی جایداد مکسوبہ بیٹون مین کس طور پر تقسیم ہوگی +

ج ۴- بھائیون کی جایداد مکسوبہ پر گو وہ بحالت ساتھ رہنے باپ کے حاصل ہوئی ہو بڑے بھائی کا کچھ حق نہین ہے بشرطیکہ حصول اوسکا سرمایہ موروثی کے ذریعہ سے نہوا ہو +

جایداد مکسوبہ جو صرف محنت سے بلا صرف مال موروثی حاصل ہوئی ہو وہ حاصل کرنیوالون کو پہونچتی ہے +

ماخذ- قول بیاس واسے تتواورا ور دھرم شاستر کی کتابون مین منقول ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص جو جایداد موروثی پر تکیہ نکرکے اپنی لیاقت کے ذریعہ سے کچھ حاصل کرے تو اوسمین سے اوسنے جو شریک ورثہ ہون کچھ دینا نہوگا اور نہ اوس جایداد سے جو اوسنے علم کے ذریعہ سے حاصل کی ہو +

س ۵- اگر بڑا بیٹا کنبے کے مکان سے علٰحدہ ہو جاوے اور بعد علٰحدگی کے بلا شمول محنت اپنے اور بیٹون کے کچھ جایداد حاصل کرے تو ایسی جایداد مکسوبہ مین بڑے بیٹے کا حصہ ہے یا نہین +

ج ۵- جو جایداد کہ باپ نے بلا مدد اور بیٹون کے حاصل کی ہو اوسمین بڑا بیٹا حصہ پانے کا مستحق ہے کسواسطے کہ تمام بیٹون کو باپ سے ورثہ پانے کا استحقاق حاصل ہے

جایداد مکسوبہ پدری مین سب بیٹے بعد وفات باپ کے برابر مستحق ہین گو اوسکی استحصال مین انہون نے مدد دی ہو یا نہین +

ملا حظہ اس مسئلہ مین نقص ہے - چونکہ یہ مقدمہ بنگالہ کا ہے اسلئے اوس اتباد کا جو بنگالہ اور دیگر مقامون مین ہے ذکر کرنا چاہیے تعلہ واسے بھاگ مین مندرج ہے کہ جن اشخاص نے کہ جایداد کے استحصال مین محنت ذاتی کی ہے اونکو اوسمین سے دو چند حصہ ملیگا اور جنہون نے کچھ کوشش نہین کی ہو اونکو صرف ایک حصہ لیکن یہ امتیاز اور مقامون مین جاری نہین ہے - عام مسئلہ یہ ہے کہ جب جایداد مکسوبہ بصرف مال موروثی حاصل ہوئی ہے تو بلا لحاظ مقدار ذاتی محنت کے جو ہر ایک نے کی ہو سب بھائیون کو برابر حصہ ملیگا +

ماخذ۔ بدھاین سے واسطے تعوین یہ قول منقول ہے۔ جبکہ اولاد ذکور موجود ہو تو جایداد اوسکو پہونچنی چاہیے +

ضلع ندیا۔ ۳۔ دسمبر ۱۸۱۵ع

گورنگ پیروی بنام رام پرشاد پیروی +

مقدمہ ۶ س۔ ایک شخص کے چار بیٹے تھے منجملہ اونکے ایک اوسکے سامنے مر گیا اور ایک بیٹا چھوڑ مرا تھوڑے عرصہ بعد مرنے بیٹے کے اصل مالک نے بھی وفات پائی۔ اب اوسکے تین بیٹے ہین اور ایک پوتا۔ اس صورت مین پوتا دادا سے ورثہ پانیکا مستحق ہے یا نہین +

جواب پوتا چچاؤن کے ساتھ برابر حصہ پائیگا گو اوسکے باپ نے اوسکے دادا کے سامنے وفات پائی ہو اس امر مین جاگبلک کا یہ قول ہے۔ دادا کی مکسوبہ اراضی یا حقوق جو زد نوش یا مال منقولہ مین ملکیت باپ اور بیٹے کی یکسان ہے +

پوتے کا حصہ بیٹون کے حصون کے برابر ہے +

کاتیاین نے اس امر مین یہ بیان کیا ہے کہ۔ اگر بیٹا قبل تقسیم مر جاے تو اوسکا حصہ اوسکے بیٹے کو ملیگا بشرطیکہ اوسنے کچھ مال اوسکے دادا سے نہ لیا ہو۔ پوتا اپنے باپ کا حصہ اپنے چچا سے یا چچا کے بیٹے سے لیگا اور دھرم شاستر کے بموجب حصہ اسی مقدار سے تمام بھائیون کو ملے گا +

قول عالمان مذکورہ بالا کے بموجب اگر بیٹا قبل تقسیم جایداد مر جاے تو اوس کا بیٹا اپنے باپ کا حصہ پانے کا مستحق ہے +

ضلع بریلی۔ ۱۰۔ جنوری ۱۸۱۲ع

مقدمہ ۷ س۔ ایک شخص سات بیٹے چھوڑ مرا تھوڑے عرصہ کے بعد منجملہ اونکے چار بیٹے مفقود الخبر ہو گئے اور باقی تین بیٹون نے موروثی جایداد پر قابض ہو کر اہتمام اوسکا ایک بھائی کے سپرد کیا۔ اس صورت مین متوفی کی جایداد اوسکے تین بیٹون

اور پسران مفقود الخبر کے بیٹیون کو ملی گی یا نہیں +

پسران مفقود الخبر کے بیٹے اپنے چچاؤن کے ساتھ مساوی حصہ پاینگے +

فیصلہ — مورث متوفی کے پوتے جنکے باپ مفقود الخبر ہون متوفی کے بیٹیون کے ساتھ
بموجب حصص پدری حصہ پانے کے مستحق ہین — اس امر کے باعث سے کہ جایداد کا انتظام
منجملہ اونکے ایک کے سپرد کر دیا گیا تھا یہ لازم نہیں آتا کہ اور دون کو جایداد سے محروم
رکھا جاوے سید رلے دھرم شاستر کے بموجب ہے +

ماخذ — جبکہ باپ نے وفات پائی ہے [illegible] بھاگ صفحہ ۹ — اولاد کے حصے
بموجب حصص پدری کے مقرر کیے جاتے ہین اور اونکی موروثی وجہ معاش کا تلف کرنا
امر مذموم تصور کیا گیا ہے + ۱

ضلع شاہ آباد — ۱۰ جون ۱۸۴۳ع

۱ دھرم شاستر کے بموجب لفظ مفقود الخبر سے قانوناً محروم ہونا جایداد سے مراد ہے یہ محرومی شخص مفقود الخبر
کی تاریخ مفارقت کے [illegible] سے بارہ برس یا بعض علما کے قول کے بموجب بیس برس بعد قیاس کیجاتی ہے بشرطیکہ اس
اثنا مین کوئی خبر شخص مذکور کی نملے — اس عرصہ کے بعد وہ متوفی خیال کیا جاتا ہے اور اوسکے وارث اوسکے قائم
مقام ہوتے ہین — بموجب قول بعض عالمونکے بارہ برس کی میعاد اون مفقود الخبر اشخاص سے متعلق ہے جنکی عمر
پچاس برس سے زیادہ ہوا اور جو اشخاص کہ اس عمر سے کم ہین اونکے انتظار کے واسطے چوبیس برس کی میعاد
مقرر کی گئی ہے +

نرنے سندہ کے بموجب شخص مفقود الخبر کے واسطے تین میعاد مقرر ہین — اوایل عمر کے واسطے بیس
برس اور متوسط عمر کے واسطے پندرہ سال اور عمر ضعیف کے لیے بارہ سال معین ہین — ضمیمہ اصول
دھرم شاستر صفحہ ۲۴۶ +

مقدمہ مذکورہ بالا مین اس امر کا بتصریح بیان نہیں ہے کہ چار بیٹے کتنے عرصہ سے غیر حاضر تھے اگر مدت
معینہ انتظار سے زیادہ عرصہ تک مفقود الخبر تھے تو اونکے حصون کے مستحق اونکے بیٹے ہین ورنہ
بموجب دھرم شاستر [illegible] ہر ایک بیٹے کو اوسکے پدری حصہ سے [illegible] نصف حصہ

مقدمہ ۸ س — ایک زمیندار کے دو بیٹے تھے ایک بنیاد زمین سے چار بیٹے چھوڑ مرا منجملہ اونکے دو بقید حیات ہین اور دو نے وفات پائی ہے مگر اونکے بیٹے موجود ہین اس صورت مین ہر ایک کسقدر اراضی پانیکا مستحق ہے +

ج — اگر شخص مذکور کچہ اراضی اور دو بیٹے چھوڑ مرا ہے اور اونمین سے ایک نے جسکے چار بیٹے تھے وفات پائی اور بعد ازان منجملہ اون چار بیٹون کے دو مر گئے اور دو بقید حیات ہین — اس صورت مین اصل مالک کی جایداد کے دو حصے کرنے چاہیئین ایک حصہ اوسکے بیٹے کو ملے گا اور دوسرے حصے کی پھر چار تقسیمین ہونگی منجملہ اونکی دو حصے تو دونون پوتون کو جو بقید حیات ہین ملینگے اور دو حصے پوتون متوفی کے وارثون کو — اگر پوتون متوفی مین سے ایک کے بہت لڑکے ہین اور دوسرے کے کم تو اس صورت مین ہر ایک انمین سے اپنے باپ کے حصے کے مطابق ورثہ پائیگا اور بموجب تعداد بھائیون کے وے اوسکو آپس مین تقسیم کر لینگے — یہ رائے دائے بھاگ سے ملنے کا استحقاق ہے اور بیٹے مستحق اس امر کے بھی ہین کہ باقی نصف حصہ کا اہتمام کرین کیونکہ اونکا استحقاق دادا کی جایداد پر حین حیات باپ کے متاچھرا کے قول کے بموجب تسلیم کیا گیا ہے اس باب مین قول یہ ہے — جو جایداد کہ جدی یا فتح یا کسی اور مثلاً تجارت و کشتکاری و نوکری وغیرہ کے ذریعہ سے دادا کو حاصل ہوئی ہے ہو تو اسپر باپ اور بیٹے کی ملکیت کا ہونا ایک معروف امر ہے لہذا اوسکی تقسیم ہو سکتی ہے کیونکہ استحقاق دونون کا برابر اور یکسان ہے اور اسی وجہ سے تقسیم اوسکی باپ کی مرضی کے مطابق نہین ہو سکتی ہے اور نہ وہ اسمین حصہ دو چند لے سکتا ہے — مگر دہرم شاستر مروجہ بنگالہ کے بموجب اون کو اپنے اپنے باپ مفقود الخبر کے حصہ کا صرف اہتمام کرنے کا استحقاق حاصل ہے اور وے اپنے چچاؤن کو تقسیم حصص کے واسطے مجبور نہین کر سکتے کیونکہ اونکا استحقاق تا وقتیکہ اونکے باپ کی قانونی یا اصلی وفات واقع نہو معطل رہتا ہے +

پوتے جنکی باپ اور پر پوتے جنکے باپ و دادا مر گئے ہون بیٹون کے ساتھ بالاصول حصہ پائینگے نہ بالشروس +

اور دلسے کرم سنگرہ اور متاچھرا کے بموجب ہے +

ماخذ — اولاد کے حصے بموجب حصص پدری کے مقرر کیے جاتے ہین — مطلب اس قول کا یہ ہے کہ اگر ایک بھائی کے اولاد ذکور بہت ہو اور دوسرے کے کم تو اس صورت مین انھین اونکے پدری حصہ کے بموجب ترکہ ملیگا — اگر ایک شخص کے ایک بیٹا اور دوسرے بیٹے متوفی کے کئی بیٹے بقید حیات ہین اوس صورت مین ایک حصہ اوس بیٹے کو جو زندہ ہے ملیگا اور دوسرا حصہ پوتون کو بلا لحاظ اونکی تعداد کے پہونچیگا کیونکہ جایداد مذکور مین اونکا استحقاق اوس تعلق جبلی پر جو اونکو اپنے باپ کے ساتھ ہے مبنی ہے پس جسقدر کہ اونکے باپ کا حصہ ہے صرف اوسیقدر پانی کے دینے کے مستحق ہین — چنانچہ اسی طور پر ایک پر پوتا جسکے باپ اور دادا نے وفات پائی ہے ایک بیٹے اور کئی پوتون کے ساتھ دعویدار برابر کے حصہ کا ہے اسواسطے کہ وہ بھی رسوم کریا کرم ادا کرتا ہے یہ قول دلے بھاگ مین لکھا ہے اور دلسے کرم سنگرہ کے بھی مطابق ہے +

اگر بھائی جو بالاتفاق رہتے ہون مرجائین اور اونکے اولاد ذکور ہو مگر بیٹون کی تعداد مین فرق ہو یعنی ایک بھائی کے دو بیٹے ہون اور دوسرے کے تین اور تیسرے کے چار تو اس صورت مین دو بیٹون کو وہ ایک حصہ ملے گا جو اونکے باپ کا حق ہے اور تین لڑکون کو بھی ایک حصہ پہونچے گا جو اونکے باپ سے متعلق ہے اور چار کو بھی وہ ایک حصہ جو اونکے باپ کا حق ہے ملے گا علی ہذا القیاس اگر منجملہ بیٹون کے چند زندہ ہون اور چند اولاد ذکور چھوڑ مرے ہون تو اس صورت مین بھی وہی قاعدہ ملحوظ رہے گا یعنی بیٹے جو زندہ ہین وے اپنا حصہ پاینگے اور اونکے بھائیون متوفی کے بیٹون کو اپنے اپنے باپ کے حصے ملین گے تقسیم جایداد کا طریقہ بموجب قول متذکرہ بالا کے اسی طور پر ہے — متاچھرا +

عدالت اپیل کلکتہ

مقدمہ ۹ س — مدعی کی دادا کو نو لڑکے تھے (ا) — (ب) — (ج) — (د) — (ر) — (س) — (ص) — (ط) — (ع) جو اوسکے وفات کے بعد جایداد پر قابض ہوئے — منجملہ اونکے تین بیٹے (ا) — (ب) — (ج) بلا اولاد ذکور مر گئے بعد ازان زندہ بھائیون مین سے ایک بھائی (د) بھی مر گیا اور ایک زوجہ چھوڑ مرا جو اپنے شوہر کے قایم مقام ہوئی اور ضلع اور پروونشل کورٹ کی ڈگریون کے بموجب + ﻪ۱

تین بھائیون متوفی مذکورہ بالا یعنی (ا) (ب) — (ج) کی جایداد باقی پانچ بھائیون (د) و (ر) و (س) و (ص) و (ط) و (ع) نے آپس مین تقسیم کر لی — مدعی اب دعوی کرتا ہے کہ دھرم شاستر کے بموجب (ا) و (ب) و (س) کی بیوؤن کی وفات کے بعد جایداد مذکورہ مین جو اونکے حصص جایز تھے وے وراثتاً مدعی کے باپ (ر) اور چچا (س) کو صرف ملنے چاہیین تھے کیونکہ وے بوقت مرنے بیوؤن مذکورہ بالا کے زندہ تھے اور تین بھائی اوسوقت بقید حیات نہ تھے اور اسی وجہ سے اونکے وارثون کو بھی (ا) (ب) (ج) کی جایداد ورثہ پانیکا استحقاق نہ تھا اس صورت مین شاستر متشیہ نگار اس باب مین کیا ہے +

حق وراثت صرف نسلاً اصل ہوگا نہ قرابتاً +

جواب — (ج) کی وفات کے بعد جبکہ کوئی وارث اوسکا مان تک نہو تو اوسکی جایداد غیر منقولہ و منقولہ اوسکے حقیقی بھائیون (ا) و (ب) کو پہونچنی چاہیے اور اونکی وفات کے بعد جبکہ اونکے کوئی وارث پر پوتے تک نہو تو اونکی جایداد جو اونکو اپنے باپ اور بھائیون سے ورثہ مین ملی ہے اونکی بیوؤن مین برابر تقسیم ہو جانی چاہیے اور بیویون کی وفات کے بعد جبکہ اونکے کوئی وارث شوہر کے حقیقی بھائیون تک نہو

ﻪ۱ — واضح ہو کہ ان مقدمات مین یہ ڈگریان بباعث غلط فہمی اصول دھرم شاستر کے صادر ہوئی ہیں کیونکہ دھرم شاستر کی رو سے جو بنگالہ مین مروج ہے جملہ صورتون مین بیوہ کو بھائی پر ترجیح ہے +

توجایداد مذکور جو اونھین اونکے شوہرون سے ورثہ مین ملی تھی اونکے شوہرون کے سوتیلے بھائیون (د) و (س) کو ملنی چاہیے کیونکہ اونکے شوہرون کے حقیقی بھائی (ص) و (ط) و (ع) قبل وفات بیوون کے مرگئے تھے — لہذا اونکے بیٹون کو کچھ دعوی وراثت کا نہین پہونچتا — (ا) و (س) کی وفات سے اونکے بیٹے ورثہ پائینگے نہ (ص) و (ط) و (ع) کے بیٹے — یہ لے دائے بھاگ اور دائے تتو اور دائے کرم سنگرہ اور کتابون مروجہ بنگالہ کے بموجب ہے +

ماخذ — کتابون مذکورہ بالا مین اقوال مرقومہ ذیل منقول ہین +

جاگیلک — زوجہ اور بیٹیان اور والدین بھی اور بھائی اور علے ہذا القیاس اونکے بیٹے اور گوترج اور بندھو +

کاتیاین — لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظ واجب التعظیم کے شامل رہتی ہو اوسے چاہیے کہ اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہو — بیوہ کے بعد اوسکی جایداد کو اوسکے وارث پائینگے +

دیول — بعد ازان حقیقی بھائی اوس بھائی کے ترکہ کو جسکے اولاد ذکور نہو تقسیم کرلین — اگر برادران حقیقی نہون تو سوتیلے بھائی جو متوفی کی قوم سے ہون ستوغ قایم مقامی کرین — دائے کرم سنگرہ +

دیول — جبکہ باپ مرجائے تو بیٹے باپ کی جایداد کو تقسیم کرلین +

صدر دیوانی عدالت — ۱۶ جولائی ۱۸۱۴ع

مقدمہ ۱۰ س — ایک شخص کے دو زوجہ تھین اور دونون سے ایک ایک بیٹا تھا سنہ ۱۲۱۰ فصلی مین دونون بیٹون کے باہم تنازع واقع ہوا اور باپ نے جایداد موروثی غیر منقولہ سے کہ اراضی متعلقہ جسکی ہنوز تقسیم نہ تھی اور صرف اوسی پر اوسکی معاش کا مدار تھا کسیقدر اپنے پاس رکھکر باقی ملک پر اپنے بیٹون کو بحصص مساوی قابض کرادیا

ملکہ واکرتا نند بالگداری اور تحریر ہونا رسیدات و دیگر کواغذ متعلقہ اہتمام جایداد کا باپ کے نام سے جاری رہا — سنہ مذکورہ بالا سے بڑی زوجہ کا بیٹا اپنے بھائی سے علحدہ رہنے لگا — اور بعد اسکے کہ باپ نے جایداد کو اس طور پر اپنے دونون بیٹون کے حوالہ کر دیا اوسکے ایک اور بیٹا چھوٹی زوجہ سے پیدا ہوا اس وجہ سے اوس نے ایک دستاویز بگواہی گواہان بہ ترمیم انتظام سابق اس مضمون سے مرتب کی کہ چونکہ ملکیت موروثی مین تینون بیٹون کا برابر حصہ ہے لہذا اونکو چاہیے کہ اپنے اپنے حصون پر قابض ہون — چنانچہ بموجب اس دستاویز کے تیسرے بیٹے نے جو نابالغ ہے اپنے سوتیلے اور حقیقی بھائی پر عدالت مین نالش کی کہ میرا حصہ اون سے دلوا دیا جاوے اس صورت مین جملہ موروثی غیر منقولہ جایداد کو تینون بھائی تقسیم کر کے اوسپر قابض رہینگے یا نہین +

نابالغ بھائی کا یہ استحقاق نہین ہے کہ جایداد مشترکہ جو بھائیون کے قبضہ مین ہو اپنے حصہ پر قابض ہونیکا دعوی کرے

جج — نالش جو نابالغ بھائی نے جسکی عمر سولہ برس کی نہین ہے اپنے سوتیلے اور حقیقی بھائی پر بابت ایک ثلث جایداد موروثی غیر منقولہ کے دایر کی ہے قابل سماعت نہین ہے چنانچہ ساتکھہ کا قول ہے کہ جایداد کے تقسیم کی اوسوقت اجازت ہے جبکہ وارثان سن بلوغت کو پہونچ جائین — مرد کی نابالغی کا اختتام سولھوین سال گذر جانے کے بعد ہے +

ماخذ — جاگیلک — اگر باپ اپنے بیٹون مین جایداد کو تقسیم کرے تو اوسے اختیار ہے کہ حصہ کثیر ایک کو دیدے اور دوسرے کو کم اور وہ چاہے تو بڑے بیٹے کو اوسکا حصہ خاص بھی دے یا جایداد کو سب بیٹون مین برابر حصون مین تقسیم کر دے +

منو کا قول یہ ہے کہ حصے جو باپ نے اپنے بیٹون کے لیے مقرر کر دیے ہین خواہ برابر ہون یا کم و بیش اونکو وہی قایم رکھنے چاہیین ورنہ مستوجب سزا ہونگے +[1] پھر جبکہ نابالغ سولہ برس کی عمر کا ہو جاوے تو اوسکو بموجب اس انتظام کے جو باپ نے کیا ہو [illegible]

[1] — یہ قول منو کا نہین ہے بلکہ برہسپتی کا ہے دلے بھاگ صفحہ ۵۰ کو دیکھو +

بعد ازان کیا استحقاق حاصل ہوگا کہ غیر منقولہ جایداد سے ثلث حصہ کا دعوی کرے اور
اپنے حقیقی اور سوتیلے بھائیون سے اوسپر قبضہ لے، پرچیتر اسکے ۔ مدا

ضلع سارن — ۲۹ نومبر [illegible]

مقدمہ ۱۱۱ س — ایک شودر کے کنبہ مین چار بھائی تھے اور ایک بہن اور بڑے
بھائی کے ایک بیٹا کینترک سے تھا اور بہن کے ایک بیٹا تھا جو اوسکے شوہر کی عدم
موجودگی مین جبکہ وہ کسی ملک غیر مین رہتا تھا شخص غیر کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا — تین
چھوٹے بھائی لاولد مر گئے اب دو شخص یعنی بڑے بھائی کا بیٹا اور بہن کا بیٹا جایداد کا
دعوی کرتے ہین اسپر [illegible] ان دو شخصون مین سے کسکو چارون بھائیون کی جایداد

مدا — رائے مذکورہ بالا کی طرز تحریر سے یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ جایداد کی تقسیم تاوقتیکہ ایک نابالغ
شریک جایداد موجود ہو یا وہ سن بلوغ کو نہ پہونچ جاے نہین ہو سکتی لیکن اگر ایک شخص ورثاء
بالغ اور نابالغ چھوڑ مرے تو اس سے بالضرور یہ لازم نہین آتا کہ شخص مذکور کی جایداد تاوقتیکہ
نابالغ سن بلوغ کو نہ پہونچ جاے اوسکے وارثون مین تقسیم نہین ہو سکتی کیونکہ اگر ورثاء بالغ اپنی
موروثی جایداد کو تقسیم کرنا چاہین تو وے اوسکو بھائی کی نابالغی مین تقسیم کر سکتے ہین — بخلاف اسکے
وے شخص جو بالغ ہین بغرض محرومی نابالغ کے جسکو اپنے کام کے اہتمام کا قانوناً مجاز نہین ہے جایداد
مشترکہ کو تلف یا کسی اور طور پر علحدہ کرین تو اس صورت مین بھی نابالغ کو اختیار ہے کہ جایداد کی تقسیم
کے واسطے درخواست نالش کرے اور بھائی اس صورت مین نابالغ کے حصہ کو اوسکے ولی کے حوالہ کر دینے کے
واسطے مجبور کیے جا سکتے ہین تاکہ نابالغ کے حصہ کو اوسکے ولی یا حاکم وقت کے حوالہ کرین اور حصہ مذکور اوسکے
سپردگی مین رہیگا تاوقتیکہ نابالغ سن بلوغ کو نہ پہونچے مگر کسی صورت مین نابالغ کی جایداد کا اہتمام جب تک
وہ بالغ نہو جاے اوسکے ذمہ سپرد نہین کیا جا سکتا ہے اور مسئلہ جو اس جگہ لکھا گیا ہے منشاء اس کا صرف
یہی معلوم ہوتا ہے کہ نابالغ مجاز اس امر کا نہین ہے کہ جایداد مشترکہ سے اپنے حصہ پر قابض ہونے کے واسطے
خود نالش دایر کرے +

مقدمہ ۱۲اس — ایک شخص نے اپنی آراضی مکسوبہ سے نصف زوجہ بے بنیون کو دیدی
اور نصف اپنے پاس رکھکر اونسے علحدہ ہوگیا اور مشغول اپنے بیٹے کے جو دوسری زوجہ سے
تھا رہنے لگا — اوسکی وفات کے بعد اوسکے سب بیٹے اوسکی جایداد کے برابر حصہ پانیکے
مستحق ہین یا نہین +

ج — صورت متذکرہ بالا مین تقسیم جایداد جو باپ نے کی جائز متصور ہوگی بشرطیکہ
اوس نے بحالت اختلال حواس جو بیماری وغیرہ کے باعث سے لاحق ہوا ہو یا بوجہ زائد العمر
ہونے کسی متبنی سے یا کسی مانوس زوجہ کے بیٹے کی جانب داری کے باعث سے
ایسا نہ کیا ہو کیونکہ اگر منجملہ ان صورتون کے کوئی صورت ہو تو اوسکے بیٹے اوسکی جایداد سے
برابر حصہ پانے کے مستحق ہین ورنہ اوسکی وفات کے بعد ان بیٹون کو جو اوس سے
اوسکے حین حیات علحدہ ہوگئے ہون کچھ دعوی وراثت نہین رہتا ہے +

بیٹے جو جائز طور پر باپ سے علحدہ ہوگئے ہون بعد وفات باپ کی اوس بیٹے سے جو باپ کیساتھ رہتا ہو دعوی وراثت نہین کر سکتا ہے

ضلع جنگل محال — ۱۹ جنوری ۱۸۱۶ء

مقدمہ ۱۳اس — اگر کسی خاص ملک مین تقسیم جایداد کا یہ دستور قدیم ہو کہ بڑے
بیٹے ہونے کے استحقاق کے بموجب اوسکو حصہ کثیر دیا جاے تو یہ دستور باوجود اس امر کے
کہ بڑے بیٹے کے استحقاق کی نسبت زمانہ حال یعنی کلجگ مین ممانعت ہی جائز تصور کیا جائیگا
یا نہین — جواب اس سوال کا بموجب دھرم شاستر متمشیہ بہار کے مطلوب ہے +

ج — باوجودیکہ بڑے بیٹے کے استحقاق کی نسبت کلجگ یعنی زمانہ حال مین ممانعت
ہے تاہم اگر کسی خاص ملک مین زمانہ سلف اور قدیم سے تقسیم جایداد غیر منقولہ وغیرہ کے
باب مین یہ دستور ہو کہ بڑے بیٹے کو حصہ کثیر دیا جاے تو یہ دستور قدیم جو باجازت اور
منظوری باشندگان ملک مذکور کے مروج ہو جائز متصور ہوگا — یہ راے بموجب
بادنیدیوا و بیر متھرودے اور بیوادمیوکھ اور براج مارتنڈا ور اور کتابون مروجہ بہار کے
دی گئی ہے +

جایداد پر استحقاق ملکیت حاصل ہے اور یہی قاعدہ ہے خواہ مان بالاتفاق رہتی ہو یا علحدہ — مان کو جب تک کہ اوسکے بیٹے کی بیوہ موجود ہے کسی صورت مین استحقاق وراثت حاصل نہین ہے یہ رائے مطابق دھرم شاستر کے ہے +

جایداد پر بہو کی موجودگی مین ساس کے قایم مقام ہونی ہے +

ضلع چاٹگانو — ۲۲ — مئی ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۲ م — ایک شخص نے وفات پائی اور ایک زوجہ اور ایک حقیقی بھائی چھوڑ مرا پس بموجب دھرم شاستر کے متوفی کی جایداد بیوہ کو پہونچیگی یا بھائی کو اور بھائی اوس بیوہ کو نان ونفقہ دیگا +

بنگالہ مین بیوہ کے سامنے بھائی کا حق وراثت نہین ہے

ج — درصورت نہونے وارثون کے پرپوتے تک بیوہ شاستر بنگالہ کے بموجب جایداد شوہری پر اپنے حین حیات قابض رہتی ہے خواہ وہ اراضی ہو یا کسی اور قسم کی اور تاحیات بیوہ کے شوہر کے بھائی کا کچھ استحقاق وراثت نہین ہے +

ماخذ برہسپتی — بیوہ ایک متوفی شخص کی جو اولاد ذکور نہ چھوڑ مرا ہو اپنے شوہر کے حصے پر قابض ہوگی گو اوسکے شوہر کے رشتہ دار اور باپ اور مان اور حقیقی بھائی موجود ہون +

برہسپت منو — لاولد شخص کی بیوہ جو پاکدامن ہو اور فرائض دینی کی پابند رہے اپنے شوہر کا سرادہ وغیرہ کریگی اور اوسکو شوہر کی کل جایداد حاصل ہوگی +

جاگبلک — زوجہ اور بیٹیان اور نیز والدین و بھائی وغیرہ الخ +

بشن — جایداد اوس شخص کی جسکی اولاد ذکور نہو اوسکے بعد اوسکی زوجہ کو پہونچتی ہے اگر زوجہ نہو تو بیٹیون وغیرہ کو — یہ رائے دایہ بھاگ وغیرہ کے بموجب دی گئی ہے +

[illegible] رائے مذکورہ بالا بموجب مسلک مدارس بنگالہ کے دی گئی — بنارس اور دیگر مقامات مین اگر کنبے کے لوگ بالاتفاق رہتے ہون تو بیوہ مستحق وراثت نہین ہے بلکہ بھائی وارث ہوتا ہے — مگر کل مسائل دھرم شاستر کے بموجب اس امر مین اتفاق ہے کہ بیوہ کو جایداد شوہری پر اختیار غیر محدود حاصل نہین ہے اوسکو صرف حق حین حیات حاصل ہوتا ہے وہ اوسے بیع یا کسی اور طور پر منتقل نہین کر سکتی الا امور خاص کے واسطے — اور اوسکی وفات کے بعد وہ جایداد م

عدالت اپیل ڈھاکہ ۱۹ - اگست ۱۸۷۱ع

مقدمہ ۳۰۰ س - اگر کوئی شخص ایک زوجہ اور ایک سوتیلا بھائی چھوڑ مرے اور بعد اوسکی وفات کے بیوہ اپنی عصمت کو ہاتھ سے دے اور اوسکی ایک طفل ایک غیر قوم کے شخص سے پیدا ہو مگر بھائی کا چلن اپنے مذہب کے مطابق ہو تو اس صورت مین سے ان دونون کے متوفی کے ترکہ پر کسکو حق وراثت پہونچتا ہے - اگر بیوہ مذکور حین حیات اپنے شوہر کے ایک شخص غیر کے ساتھ ہم بستر ہوئی ہو اور بدین وجہ کبھی سے نکال دی گئی او ر بدنام ہوئی ہو تو ایسی بیوہ کو ترکہ شوہر پانے کا استحقاق ہے یا نہیں

ج - عام مسئلہ یہ ہے کہ عفیفہ بیوہ ایسے شخص متوفی کی جسکے کوئی وارث پدری تک نہو اوسکی قایم مقام ہوتی ہے - لیکن اگر وہ بعد وفات اپنے شوہر کے پاکدامن نہ رہے تو وہ مستحق قایم مقام ہونے کی نہین ہے اور اس وجہ سے بیوہ کا ایسی صورت مین استحقاق اوسکے شوہر کے سوتیلے بھائی کے سامنے خارج ہو جاتا ہے - علے ہذا القیاس اوس صورت مین بھی جبکہ اوس نے اپنے شوہر کے جیتے جی خلاف عصمت عمل کیا ہو - دایے بھاگ اور اور کتب شاستر مین پابندی اس مسئلہ کے حوالے مندرج ہین +

اور فاحشہ کے حقوق اوسکے شوہر کی جایداد پر نہین پہنچتے ہین +

ماخذ بریہتی - اگر شوہر زوجہ کے سامنے مرجاے تو جایداد شوہری بیوہ کے حصہ مین آتی ہے - یہ ایک قاعدہ قدیم ہے + ملا

کاتیائن - بیوہ کو اپنے شوہر کی جایداد کا ورثہ ملنا چاہیے بشرطیکہ وہ عفیفہ ہو اور ازواج لاولد جنکا چلن درست ہو اونکی بھی پرورش ضرور ہے لیکن جو فاجرہ ہین اونکو نکال دینا چاہیے اور یہی [illegible] اونکو بھی جو فاسدہ ہین ملا

ملا اوسکی شوہر کے بھائی یا اور وارثون کو ملیگی - مقدمہ ۱۲ اور مقدمات ہیرہ وبیع - ساہنقدہ وغیرہ

سلہ دایے بھاگ ص ۱۰۹ +

سلہ متاچھرا ص ۲۱۳ + +

برہسپت منو — لاولد شخص کی بیوہ جو پاکدامن اور فرایض دینی کی پابند ہے وہ اپنے شوہر کو
پنڈ و پانی دیگی اور اوسکو شوہر کا کل حصہ حاصل ہوگا +

نارد — لیکن وہ زوجہ جایداد شوہری پانے کے لایق نہوگی جس سے افعال ناشایستہ متضر
اپنے شوہر کے سرزد ہون یا جسکو پاس حیا نہو جو اپنے شوہر کے مال کو تلف کرے
یا بدکاری کے باعث سے اپنے شوہر کے نام پر بدا داغ لگائے +

ضلع ہوگلی

مقدمہ ۴۳ س — دو بھائی تھے اون مین سے ایک مرگیا اور اوسکی اولاد مین بیٹے تھے
جو اب تک بقید حیات ہین اور دوسرا بھائی ایک بیٹا چھوڑ مرا بعد ازان وہ بھی ایک زوجہ
چھوڑکر مرگیا زوجہ فاحشہ ہوگئی اس صورت مین وہ شوہر کی جایداد وراثتہ پانیکی مستحق ہے
یا نہین اگر نہین تو اوسکے شوہر کا مال کسکو پہونچیگا +

ج — اگر اوسکا بدکار ہونا فی الواقع ثابت ہوجائے تو شوہر کے مال پر اوسکا کچھ
حق نہین ہے اور اوسے شوہر کے گھر سے نکال دینا چاہیے اور شوہر کی جایداد اگر اوسکے
وارثون مین چچا ایک بھی کوئی نہو تو اوسکے چچا کے بیٹے کو پہونچیگی — یہ رائے بموجب اقوال
مندرجہ دایہ بھاگ وغیرہ کے ہے +

فاحشہ شوہر کے گھر سے نکالدی جاسکتی ہے +

ضلع چوبیس پرگنہ — ۱۰ جولائی ۱۸۱۱ع

مقدمہ ۵ راجہ بھوابل دیو نے وفات پائی اوسکے چار بیٹے تھے بابو الیشر بخش دیو
اور بابو دل گنجن دیو اور بابو اہلاد سنگہ دیو اور بابو سبھہ ناتھہ سنگہ دیو تھے منجملہ ان کے بڑا
بیٹا بابو الیشر بخش دیو مرگیا اور اوسکے ایک نابالغ لڑکا اور دو زوجہ تھین بڑی زوجہ
کا نام رانی شیوراج کنور اور چھوٹی کا نام رانی ابھی مال کنور تھا بعد ازان نابالغ لڑکا بھی فوت
ہوا — اہلاد سنگہ دو بیٹے مسمیان ہرکن ناتھہ اور سبے ناتھہ وارث چھوڑ مرا — اخیر کو
دل گنجن سنگہ ایک زوجہ مسماۃ گلاب کنوری چھوڑ کر مرگیا — سبھہ ناتھہ سنگہ ابھی تک

چهوڑ مرا بعد وفات باپ کے تینون بیٹے بالاشتراک اور بالاتفاق ملک مذکور سے
متمتع ہوتے رہے تهوڑے عرصه بعد اونمین سے ایک مرگیا اور ایک زوجه اور ایک دختر
چهوڑ مرا اوس وقت تک ملک مذکور پر بالاشتراک سب قابض تهے اوسکے مرنے
کے بعد اوسکی بیوه نے اپنا حصه جایداد منقوله کا حاصل کر لیا اور اب وه زمینداری
سے ایک ثلث کا دعوی کرتی ہے - اس صورت مین جایداد موروثی غیر منقوله
غیر منقسمه سے وه مستحق پانے اپنے شوہر کے حصه کی ہے یا نہین +

ج - صورت مذکوره بالا مین بیوه کو زمینداری غیر منقسمه سے کچه حصه پانیکا استحقاق
حاصل نہین ہے +

بموجب دهرم شاستر متعینه مدارس کے اوس بهائی کی بیوه کو جو بالاتفاق رہتا ہو اپنے شوہر کی جایداد سے کچه حق نہین ہے +

ماخذ - بدهاین بعد بیان کرنے تمهید اور اس امر کے که عورت فلان فلان حقوق
کی مستحق ہے یه لکهتا ہے که وه مستحق ترکه کی نہین ہے کیونکه عورات اور اشخاص جنکی حواس
خمسه مین سے کوئی حواس یا عضو نہو تو ترکه پانے کے مجاز نہین ہین +

نارد - اگر منجمله بهائیون کے کوئی بهائی لاولد مرجاے یا کسی مذہبی فرقه مین داخل
ہو تو باقی بهائیون کو چاہیے که اوسکی جایداد کو باستثنا استری دهن آپس مین تقسیم
کرلین اور اوسکی عورات کی پرورش کے واسطے بشرطیکه وے پاکدامن رہین وجه
معاش مقرر کرین +

ضلع سارن - ۲ - مارچ [illegible]

مقدمه ۷ س ۱ - اگر ایک شخص باپ اور بهائی اور زوجه اور دختر اور نواسه چهوڑ مرے
تو اس صورت مین جایداد مکسوبه متوفی سے ہر ایک منجمله ان اشخاص کے کسقدر
حصه پانیکا مستحق ہے +

ج ۱ - اگر متوفی نے جایداد مذکور بغیر صرف کرنے سرمایه پدری کے حاصل کی ہو
اور زوجه اور دختر اور نواسه اور باپ اور بهائی چهوڑے ہو تو جایداد مکسوبه مذکور سے

بهائی اور زوجه اور دختر اور نواسه جایداد

چار حصے کرنے چاہئین منجملہ اونکے دو حصے باپ کو پہونچینگے اور دو اوسکی زوجہ کو پہونچینگے

مشترکہ کسب طور پر حصہ پانے کے مستحق ہونا +

کاتیائن کہتا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کی جایداد مکسوبہ سے نصف یا دو چند حصہ پاتا ہے

لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظ واجب التعظیم کے ساتھ رہتی ہو اوسی طرح چاہیے
کہ اپنے عین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہو۔ بیوہ کے بعد اوسکی جایداد کو اوسکے
وارث پاوینگے۔ اگر جایداد مذکور بامداد مال موروثی حاصل کی گئی ہے اور کاسب کے
بعد اشخاص مذکورہ بالا بقید حیات ہون تو نصف اوس جایداد سے جو مکسوبہ بیٹے کی
ہے باپ لیگا اور دو حصے کاسب کی بیوہ کو ملینگے اور ایک حصہ اوسکے بھائی کو
پہونچیگا + +

س ۲ – اگر ایک شخص بالاتفاق اپنے دو بھائیون کے رکہکر کچہ جایداد منقولہ غیر منقولہ
بذریعہ یا بلا ذریعہ مال موروثی کے حاصل کرے اور وہ باجازت اپنے باپ کے مال
مکسوبہ اور موروثی جایداد کو بھائیون مین باہم تقسیم کرے اور تقسیم باضابطہ ہوجائے
اور ہر ایک بھائی کی جانب سے دستاویز تحریر ہو بعد ازان بھائی مذکورہ بالا اپنے باپ
کے عین حیات مرجانے تو اس صورت مین صرف اوسکی بیوہ اور دختر اور نواسہ
کو اوسکی جایداد پہونچیگی یا کہ اوسکے بھائیون کا بھی اوسمین کچہ حق ہے +

ج ۲ – صورت مذکورہ بالا مین صرف بیوہ مستحق پانے ترکہ شوہر کی ہے +

صورت جسمین بھائی کا حق بیوہ کے سامنے خارج ہے +

س ۳ – اگر بھائی مذکورہ بالا نے بلا رضامندی باپ کے اپنے بھائیون سے
اتفاق کرکے جایداد موروثی اور اپنے مال کسوبہ کی تقسیم بذریعہ دستاویزات باضابطہ
کے کی ہو اور باپ نسبت جواز دستاویزات تقسیم کے معترض ہوا ہو اور وہ اپنے
باپ کے روبرو مرجاوے تو درصورت مرجانے باپ کے بھی بھائی مذکور کی جایداد
منجملہ اوسکی زوجہ اور دختر اور نواسہ اور بھائیون کے کسکو پہونچیگی +

ج ۳ – صورت مذکورہ بالا مین بھائی اوسقدر جایداد کے مستحق ہونگے جو موروثی

تقسیم ملک باہم بیوہ

بابت ہوا در جایداد کہ متوفی کی — یہ ہوا اور سرمایہ پدری کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہو
اوسمین سے نصف بھائی لینگے کیونکہ اوحق اونکے متوفی باپ کا ہے اور باقی نصف سے
دو حصے بھائی متوفی کی زوجہ کو ملینگے اور ایک ایک حصہ بھائیون کو پہونچیگا — اگر جایداد
صرف متوفی ہی کی مکسوبہ ہے اور اوسکے حاصل ہونے مین سرمایہ پدری صرف نہین ہوا
تو اس صورت مین جایداد مذکور سے بعد وفات باپ کے نصف حصہ جو اوسکا حق تھا
بھائیون کو ملیگا اور باقی حاصل کرنے والے کی زوجہ کو پہونچیگا +

س ۴ — دختر اپنی مان کے حین حیات بابت ترکہ پدری کے چچا پر وراثۃً نالش کرنیکی
مجاز ہے یا نہین +

ج ۴ — دختر حین حیات اپنی مان کے چچا پر واسطے ترکہ پدری کے وراثۃً نالش
کرنیکی مجاز نہین ہے +

س ۵ — ایک بیوہ نے بدعوی ترکہ شوہری کی شوہر کے بھائیون پر نالش کی اور
بعد ازان ایک وثیقہ ابرا لکھدیا اوسکی روسے بیوہ نے صرف اپنے ہی حقوق شوہر کے
بھائیون کو نہ دیدیے بلکہ متوفی کی دخترون اور نواسہ کے بھی — اس صورت مین دختر
کو بابت حصہ جایداد مشترکہ پدر متوفی کے اپنی مان اور چچاؤن پر نالش کرنے کا اختیار ہے
یا نہین + +

ج ۵ — اگر بیوہ نے شوہر کے بھائی کے نام نالش کی ہو اور بعد ازان دختر اور نواسہ
کو اپنے حق سے محروم رکھنے کے واسطے اوس نے وثیقہ ابرا تحریر کر دیا ہو تو دختر
مجاز ہے کہ بغرض تنسیخ دستاویز مذکور کے مان اور چچاؤن پر نالش کرے — بیوہ کو
منتقل کرنا کسی جایداد کا باستثنا ہے خاص اپنی جایداد کے قانوناً منع ہے +
اس قسم کے انتقال سے موروثی وجہ معاش تلف ہو جاتی ہے چنانچہ قول ہے
کہ وسے جو پیدا ہوئے ہین اور وسے جو پیدا ہون اور وسے جو فی الواقع رحم مین ہین

اور اوسکے شوہر کے
بھائیون کے بیچ
شوہر اپنے باپ کے
ماسبق مرگیا ہو

دختر حین حیات اپنی
مان کے دعوی وراثت
نہین کرسکتی ہے

مان اگر کوئی ایسا
امر کرے جس سے
دختر اپنے حق سے
محروم رہے تو وہ
نالش کرنے کی
مجاز ہے +

بسکے واسطے ذریعہ پرورش ضرور ہے اور تلف کردینا اونکی موروثی وجہ معاش کا
ایک امر مذموم متصور کیا گیا ہے +

ضلع ہوگلی — جولائی ۱۸۱۴ع

مقدمہ ۸ س ۱ — ایک شخص دس برس قبل وفات اپنے باپ کے اپنی کنبے
کو چھوڑ کر ملک غیر مین جا کر رہا اور جب سے مفقود الخبر ہے اس صورت مین اوسکی
زوجہ فوراً بعد مرگ پدر شوہر کے شوہر کے دو سوتیلے بھائیون پر بابت اپنے
حصہ شوہری کے جو اوسے ترکہ پدری سے ملتا نالش کرنے کی مجاز ہی یا نہین +

ج ۱ — مفقود الخبر شخص کی زوجہ کو بابت حصہ شوہری جائداد موروثی کے
دعوی کرنیکا استحقاق نہین ہے لیکن شوہر کے بھائیون پر زوجہ مذکور کے لیے
خورد و پوش کا سر انجام کرنا ضرور ہے + مد ۱

عورت کو جسکا شوہر مفقود الخبر ہو شوہر کے حصہ جائداد پدری پر دعوی نہین پہونچتا +

س ۲ — دھرم شاستر کے بموجب بعد انقضاے کسقدر زمانے کے شخص مفقود الخبر
متوفی متصور کیا جایگا +

ج ۲ — اگر ایک شخص ملک غیر کو چلا جاے اور بارہ برس تک اوسکی کچھ خبر
نہ ملے تو بعد انقضاے اس زمانہ کے متوفی متصور کیا جایگا اور اوسکے وارثون
کو لازم ہے کہ رسوم میت اوسکی نسبت ادا کرین — اگر وے یہ رسوم ادا
نکرینگے تو گنہگار ہون گے + مد ۲

مفقود الخبر کیواسطے بارہ برس کا زمانہ مقرر ہے بعد ازان اوسکا مرجانا قیاس کرلیا جاتا ہے +

قول منو — اور اونکے لاولد ازواج کی اگر وے نیک رویہ ہین پرورش کیجاے
لیکن جو فاجرہ ہین اونکو نکالدینا چاہیے اور علے ہذا القیاس اونکو بھی جو مفسد ہون + مد ۳

مد ۱ — دھرم شاستر بنگالہ کا ایسا نہین ہے +
مد ۲ — مقدمہ جو بنیون وغیرہ کے باب مین ہے معاینہ کرو +
مد ۳ — قول جاگبلک — مقام اسکا ص ۳۲۹ مین دیکھو +

شہر پٹنہ — ۱۰ — اگست [illegible]ع

مقدمہ ۹ س ا — ایک شخص کے دو زوجہ سے اولاد تھی یعنی پہلی زوجہ سے ایک بیٹا اور دوسری سے دو بیٹے تھے یہ تینون بھائی شامل اور بالاتفاق بطور ایک کنبہ کے رہتے تھے تھوڑے عرصہ بعد منجملہ اونکے ایک بھائی جو پہلی زوجہ سے تھا کسی غیر ملک کو چلا گیا پچیس برس سے اوسکی خبر نہ ملی اور اوسکی زوجہ اوسکے بھائیون کی حمایت مین رہی اور اونھین کے اہتمام مین جایداد بھی تھی اب مفقود الخبر شخص کی زوجہ اپنے شوہر کے حصّہ کا دعوی کرتی ہے اس صورت مین وہ مستحق اپنے حصّہ شوہری کی ہے یا صرف وجہ معاش مناسب کی +

ج ا — اگر شخص مفقود الخبر کی زوجہ شوہر کے بھائیون کے شامل اور بالاتفاق ایک کنبے مین پچیس برس تک رہی ہو تو بموجب دھرم شاستر متشیہ نبارس کے اوسکا دعوی قابل سماعت اور جایز نہین ہے +

ماخذ — بدھائن بعد بیان کرنے تمہید اور اس امر کے کہ عورت فلان فلان حقوق کی مستحق ہے بیان کرتا ہے کہ وہ ترکہ کی مستحق نہین ہے کیونکہ عورات اور ایسے اشخاص جنکے حواس خمسہ سے کوئی حواس یا عضو نہو ترکہ پانیکے مجاز نہین ہین +

اس امر کی نسبت مباحثہ کرنا ضرور نہین ہے کہ ایسے شخص کی زوجہ کو جو پچیس برس سے مفقود الخبر ہو منجملہ جایداد اراضی مشترکہ و موروثی کے حصّہ شوہری کسیطرح کا استحقاق ہے یا نہین +

نارد — اگر بھائیون مین سے کوئی بھائی لاولد مر جائے یا کسی مذہبی فرقہ مین داخل ہو تو باقی بھائیون کو چاہیے کہ اوسکی جایداد کو باستثناء استری دھن آپس مین تقسیم کر لین اور اوسکی اولاد کی پرورش کے واسطے بشرطیکہ وے پاکدامن رہین وجہ معاش مقرر کرین +

ایسے شخص کی زوجہ کو جو پچیس برس سے مفقود الخبر ہوا ہے شوہر کے حصّہ کا جایداد مشترکہ سے بموجب شاستر بنارس کے حق نہین پہونچتا ہے +

س ۲ - بنگالہ مین اس امر کی نسبت کیا قاعدہ ہے +

ج ۲ - دھرم شاستر متعلقہ بنگالہ کے بموجب بیوہ مستحق پانے حصہ شوہر کی ہے +

قانون بنگالہ کے بموجب اوسکا حق ہے +

ضلع سارن +

مقدمہ ۱۰ اس - ایک شخص کے دو بیٹے تھے (۱) و (ب) بڑا بیٹا (۱) باپ کی سامنے مرگیا اور ایک زوجہ اور ایک بیٹا چھوڑ مرا بعد ازان باپ نے وفات پائی اور اوسکے وارث یہ تھے (ب) اور اوسکی زوجہ اور (۱) کا بیٹا اور اوسکی زوجہ - شخص متوفی کے پاس جایداد قسم اراضی سے بھی تھی - تھوڑے عرصہ بعد (ب) بھی اپنی زوجہ اور بھائی کی بیوہ اور بیٹا چھوڑ کر فوت ہوا - اس صورت مین (ب) کی جایداد سے بڑے بیٹے کی بیٹے اور زوجہ کو اور چھوٹے بیٹے کی زوجہ کو کسقدر حصہ ملیگا +

ج - اگر باپ کی وفات کے وقت (۱) کا بیٹا اور زوجہ اور (ب) کی زوجہ بطور خاندان مشترک کی بالاتفاق رہتی ہون تو بموجب شاستر کے صرف (۱) کا بیٹا مستحق جایداد کا ہے لیکن اوسکو لازم ہے کہ (ب) کی زوجہ کو خوراک و پوشش حسب حیثیت دے اور اگر وے سابق مین علیحدہ رہتے تھے اور (ب) کی جایداد علیحدہ تھی تو اس صورت مین (ب) کی زوجہ کو وہ جایداد ملیگی جو اوسکے شوہر کو وراثتاً پہونچی تھی - (۱) کی زوجہ کو حق وراثت حاصل نہین ہے لیکن اوسکے بیٹے پر اوسکی واسطے وجہ معاش مناسب کا سرانجام کرنا لازم ہے +

اگر بھائی کا بیٹا او زوجہ دونو شریک ہون تو بموجب شاستر [illegible] کی بھائی کا بیٹا بحالت مشترک خاندان کے وراثت پایگا ورنہ زوجہ مستحق وراثت ہوگی +

ضلع مرادآباد

درگا پرشاد بنام کھوما وغیرہ

مقدمہ ۱۱ اس - تین زمیندارون مین سے دو مر گئے اور ہر ایک کی زوجہ زندہ تھی اور تیسرا دو بیٹے چھوڑ کر مرگیا - متوفیان کی بیوہ اور بیٹے موروثی اراضی پر بالاشتراک قابض رہے بعد ازان بڑے بھائی کی بیوہ [illegible] تیسرے بھائی کا بڑا بیٹا

رحلت کر گیا اور ایک زوجہ اور ایک بھائی جو بعد الاین ناکتخدا مر گیا چھوڑ مرا ب بالاخر دوسرے بھائی کی بیوہ فوت ہوئی اب صرف تیسرے بھائی کے بیٹے کی بیوہ اور اوسکے شوہر کی پدری نسل کے پانچوین پیڑہی کی اولاد مین ایک شخص بقید حیات ہے۔ اس صورت مین شاستر کے بموجب متنجملہ ان دونون کے کون مستحق زمینداری مذکور کا ہے +

ج۔ صورت مذکورۂ بالا مین بیوہ کو اپنے سپنڈیون کے وراثۂ ترکہ پانیکا استحقاق نہین ہے۔ حوالہ مرقومہ ذیل واسے بھاگ مین مندرج ہین بدھاین بعد بیان کرنے تمہید اس امر کے کہ عورت فلان فلان حقوق کی مستحق ہے یہ لکھتا ہے کہ وہ مستحق ترکہ کی نہین ہے کیونکہ عورات اور ایسے اشخاص جنکے حواس خمسہ سے کوئی حواس یا عضو نہو ترکہ پانے کے مجاز نہین ہین اس بیان سے کہ مستحق ترکہ کی نہین ہے یہ مراد ہے کہ عورت اپنے سپنڈا اور ایسے ہی رشتہ دار کے وارث ہونے کی مجاز نہین ہے پانچوین درجہ کا سپنڈ مستحق وراثت ہے۔ اسی امر مین منو کا قول بھی واسے بھاگ مین مندرج ہے وہ یہ ہے۔ بعد ازان ورثہ قریب تر رشتہ دار سپنڈ کو پہونچتا ہے۔ کلوک بھٹ نے فقرۂ مذکورۂ بالا کی یہ شرح کی ہے کہ سپنڈون سے جو کوئی قریب تر ہو مستحق وراثت کا ہے۔ لفظ سپنڈ ساتوین شخص یعنی اعلے یا اسفل کی چھٹی پیڑہی تک کی اولاد پر حاوی ہے یہی امر ایک اور قول منو سے بھی جو اوسی نسخہ مین مندرج ہے ظاہر ہے۔

اور واضح ہو کہ واسطہ سپنڈون یعنی اون شخصونکا جنکے باہم پنڈ دینے کا تعلق ہے ساتوین شخص یعنی اعلے یا اسفل کی چھٹی پیڑہی تک رہتا ہے اور سمند کون یعنی اون شخصون کے ساتھ جنکے باہم پانی دینے کا تعلق ہے صرف اوس حالت مین باقی نہین رہتا جبکہ اونکا حسب و نسب اور گوت معلوم نہو +

متوفی سپنڈون کی وراثت کے سپنڈ اس وجہ سے مستحق ہین کہ وہ اون تھوڑے عرصے

بیوہ واسطہ داران شوہر یا لڑکی زوجوں کے ترکہ پانیکی مستحق نہین ہو سکتی

کی روح کو پنڈ و پانی دیکر فائدہ پہونچاتے ہین مگر سپنڈون کی ازواج ایسی وراثت
کی مستحق نہین ہین — یہ امر داسے بھاگ اور داتے تتوا ور کرم سنگرہ اور اور کتابون
کے بموجب ہے + ۔

ضلع سمین سنگھ

سوال ۱ اگرچہ تیسرے بیٹے کی بیوہ اپنے شوہر کے چچا کی بیوہ کی جایداد پر وارث ہونے سے بالکل
محروم رکھی گئی پھر بھی اس جایداد سے جسمین تینون بھائی قابض تھے وہ مستحق ایک ثلث کی ہے +
الکون مین سے دو کے مرجانے کے بعد صرف اونکی بیوہ اونکی جایداد کی وارث اور تین حصون مین سے
مستحق پانے دو حصون کی ہوئین یعنی اپنے اپنے شوہر کے استحقاق کے بموجب ہر ایک کو ایک ایک
حصہ پہونچا + +

تیسرے بھائی کے مرنے کے بعد چونکہ اوسکے وارث دو بیٹے تھے لہذا اوسکا ترکہ دو حصون مین تقسیم ہو
اور ہر ایک کو حصہ ملنا چاہیے تھا +

بڑے بھائی کی بیوہ کے وفات کے بعد اوسکی جایداد یعنی ایک حصہ جو اوسے اپنے شوہر سے
ترکہ مین ملا اوسکے دو حصہ کرنے چاہیین تھے اونمین سے ایک ایک حصہ اوسکے شوہر کے بھائی کے
دونون بیٹون کا حق تھا +

تیسرے بھائی کے بیٹے کی وفات کے بعد اوسکی جایداد صرف اوسکی بیوہ کو [illegible]
ملنی چاہیے تھی +

تیسرے بھائی کے دوسرے بیٹے کی وفات کے بعد اوسکی جایداد صرف اوسکی نزدیک تر
سپنڈ کو جو شاستر کی رو سے اوسکا وارث جایز ہے پہونچنی چاہیے تھی — اور دوسرے
بھائی کی بیوہ کے وفات کے بعد اوسکی جایداد بھی اوسکے نزدیک تر سپنڈ کو ملنی چاہیے تھی
کیونکہ عورت اپنے سپنڈون سے ترکہ پانیکی مستحق نہین ہے +

پس اگر دونون اشخاص متذکرہ بالا کو جو بقید حیات تھے کوئی حصہ نہ ملا تو جایداد کو چھ حصون مین

مقدمہ ۲۱۳ — ایک لاولد بیوہ نے اپنے شوہر کے وارثون پر بابت نان نفقہ
بتعین تین سو روپیہ کے نالش کی — معلوم ہوتا ہے کہ مدعیہ کا شوہر دو زوجہ چھوڑ مرا یعنی
مدعیہ اور ایک اور جسکے تین بیٹے ہین — اس صورت مین دعویدار زوجہ مستحق پانے
کسی حصہ کی جایداد شوہری سے ہے یا کہ جایداد مذکور سے صرف نان و نفقہ پانیکا
استحقاق رکھتی ہے +

حکم — لاولد بیوہ اپنے شوہر کی جایداد سے جبکہ اوسکے ایک سوتیلا بیٹا موجود ہو
صرف مستحق پانے خورد و پوش کی ہے اور اوسکو جایداد سے حصہ پانے کا
استحقاق نہین پہونچتا +

بیوہ اپنے سوتیلے بیٹون سے صرف نان و نفقہ پانیکی مستحق ہے +

ضلع [illegible] — ۱۵ — اگست [illegible]ع

مقدمہ ۲۱۴ ایک شخص نے جسکے دو بیٹے تھے اپنی جایداد مالگذاری و معافی [illegible]
کو باہم دونون بیٹون کے مساوی حصون مین تقسیم کر دیا اور اپنے واسطے کچھ نہ رکھا
مگر یہ شرط قرار پائی کہ بابت بقیہ حیات چھ مہینے بڑے بیٹے کے گھر اور چھ مہینے
چھوٹے بیٹے کے گھر رہا کریگا — تقسیم جایداد کے وقت باپ کے پاس کچھ زر نقد
نہ تھا مگر بعد ازان بڑے بیٹے نے کچھ زر نقد حاصل کیا اور اوسکے ذریعہ سے چھوٹے بیٹے
جنے اوسوقت تک کوئی مال خود حاصل نہ کیا تھا کار تجارت کیا — بڑا بیٹا ایک زوجہ
اور ایک دختر چھوڑ کر فوت ہوا بعد ازان باپ اپنے چھوٹے بیٹے اور بڑے بیٹے

تقسیم کرنا چاہیے تھا منجملہ اوسکے تیسرے بھائی کے بیٹے کی بیوہ اپنے شوہر کے حق کے بموجب دو حصے
پائیگی یعنی ایک حصہ وہ جو اوسکے شوہر کو اپنے باپ سے اور دوسرا وہ جو اوسے اوسکے چچا یعنی دادا کے
بڑے بیٹے کی بیوہ سے ترکہ مین ملا اور باقی چار حصے سپنڈ یعنی پدری نسل کے پانچوین پیڑھی کے وارث
کو ملینگے اس تفصیل سے کہ دو حصے اوسکو دوسرے بھائی کی بیوہ سے اور دو تیسرے بھائی کے

دو [illegible] سے +

کی بیوہ اور دختر کے سامنے مر گیا۔ بڑے بیٹے کی وفات کے بعد اوسکی بیوہ
اوس حصہ پر جو اوسکے شوہر کو تقسیم کے وقت ملا تھا قابض ہوئی مگر چھوٹے بیٹے
کی وفات کے بعد اوسکی بیوہ نے بڑے بیٹے کی بیوہ کو اوسکے شوہری جایداد سے
بیدخل کر دیا۔ اس صورت مین کسقدر حصہ بڑے بیٹے کی بیوہ کا حق ہے +

ج۔ منجملہ دو بھائیون کے جنکے باہم باپ نے جایداد تقسیم کر دی اگر بڑا بیٹا کچھ
جایداد بذات خود حاصل کرے اور اپنی زوجہ اور باپ کے عین حیات مر جاے
تو اس صورت مین اوسکی بیوہ کل اوس حصہ کے پانے کی مستحق ہے جو اوسکے شوہر کو
تقسیم کے وقت ملا ہو اور جو جایداد کہ اوسکے شوہر کی مکسوبہ ہو اوسکے چار حصے
کرنے چاہیین انمین سے دو حصہ پانے کی وہ مستحق ہے اور باقی دو چھوٹے بیٹے
کی بیوہ کا حق ہے +

صورت جبکہ دو بھائیون کی بیون کو حصہ مساوی ملتا ہے +

زوجہ الخ۔ ولسے بھاگ کے صفحہ ۱۶ کو معاینہ کرو + ملا

ضلع ہوگلی

ملا۔ یہ بلا شک ایک صحیح بیوستہ ہے بشرطیکہ جایداد منقسمہ باپ کی مکسوبہ ہو والا اگر جایداد موروثی
ہوتی اور اوسکی زوجہ کے اور اولاد پیدا ہو سکتی تو اس صورت مین تقسیم مذکور ناجایز متصور ہوتی اور
بڑے بیٹے کی بیوہ کو اوس حصہ پر جو اوسکے شوہر کو باپ سے تقسیم مین ملا تھا کچھ استحقاق نہوتا کیونکہ
یہ ایک قاعدہ قانونی مسلمہ ہے کہ جب باپ اپنی موروثی جایداد کو اپنے بیٹون مین تقسیم کرے
تو اوسپر لازم ہے کہ بیٹے کی نسبت دو چند حصہ اپنے پاس رکھے ورنہ تقسیم مذکور ناجایز متصور ہوگی —
اور جو جایداد کہ بڑے بیٹے کی مکسوبہ ہو یعنی وہ بلا استعانت سرمایہ پدری یا آخری صرف اپنی کوشش
و محنت سے حاصل کرے تو اوسمین سے نصف اوسکی بیوہ کو ملیگی اور نصف چھوٹے بیٹے کی بیوہ کو
بذریعہ استحقاق اپنے خسر کے جسکے حصہ کی بابت اوسکے شوہر کو حق وراثت حاصل تھا پہونچیگی —
بخلاف اسکے اگر جایداد باپ اور بھائی کی استعانت سے حاصل کی گئی ہے اور کنبہ بالاتفاق

مقدمہ نمبر ۱۴۱ — اگر ایک ہندو بذریعہ اپنے سرمایہ کے یا کسی اور ذریعہ
سے جسکو سرمایہ مشترکہ سے کچھ تعلق نہو جایداد اراضی حاصل کرے اور وہ
اوس زمانہ مین اپنے بھائیون کے شریک رہتا ہو تو اس صورت مین اوسکی
اراضی اوسکی وفات کے بعد اوسکے بھائیون کو جو شامل رہتے ہون پہونچیگی
یا کہ اوسکی بیوہ کو — اور درصورت مستحق ہونے بیوہ کے اوسے اختیار
انتقال جایداد کا بیع یا ہبہ کے ذریعہ سے حاصل ہے یا نہین اور اگر حاصل
نہین ہے تو اس صورت مین اراضی مذکور بیوہ کی وفات کے بعد
کسکو پہونچیگی یعنی اوسکے شوہر کے وارثون کو یا کسی اور کو +

ج — اگر ایک ہندو اپنے سرمایہ یا کسی اور ذریعہ سے جسکو
سرمایہ مشترکہ سے کچھ تعلق نہو جایداد اراضی حاصل کرے اور وہ اوس زمانہ مین
اپنے بھائیون کے شریک رہتا ہو تو اس صورت مین اراضی مذکور
اوسکے بھائیون مین تقسیم نہین ہو سکتی لہذا اوسکی وفات کے بعد
اوسکی بیوہ کا اوسپر استحقاق پہونچیگا نہ اوسکے بالاتفاق رہنے والی
بھائیون کا — لیکن اس صورت مین بیوہ کو یہ استحقاق حاصل
نہین ہے کہ جایداد شوہری کو جو وراثتہً پہونچی ہو بذریعہ بیع یا ہبہ
بلا رضامندی اپنے شوہر کے وارثون کے منتقل کر دے اور
بیوہ کی وفات کے بعد جایداد اراضی مذکور پر اوسکے شوہر کے وارثون کا
تو جایداد کس [illegible] مذکور کچھ حصون مین تقسیم کرنا چاہیے منجملہ اون کے ایک ثلث
حاصل کرنے والے یعنی بڑے بیٹے کی بیوہ کو پہونچیگا اور باقی دو ثلث چھوٹے
بیٹے کی بیوہ کا حق ہے کیونکہ باپ اوسمین سے نصف پانیکا مستحق ہے اور حاصل
کرنے والے کو دو چند حصہ ملتا ہے +

اگر ایک بھائی نے جو اور بھائیون کے ساتھ رہتا ہو جایداد بلا استعانت مال موروثی کے حاصل کی ہو تو جایداد مذکور صرف اوسیکا حق ہے

شوہر کی وفات کے بعد جایداد مذکور اوسکی بیوہ کو پہونچیگی لیکن بیوہ کو اوسکے منتقل کرنیکا استحقاق حاصل نہین ہے اور بیوہ کی وفات کے

[illegible] وہ جایداد [illegible] اوسکے شوہر [illegible] بیوہ کو پہونچیگی [illegible]

اشخاص مذکورہ بالا کو دوسرے جزو کا اختیار [illegible]

ششم — اراضی یا مکانات یا غلام اگر ایسا شخص جو دوسرے کا تابع ہو
ہبہ یا رہن یا بیع کرے تو یہ امر ناجایز اور غیر موثر ہوگا — یہ قول کاتیاین کا بحوالہ
چنتامنی مین منقول ہے +

ایضاً +

ہفتم — لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظ واجب التعظیم کی حمایت
مین رہتی ہو اوسے چاہیے کہ اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہو
بیوہ کے بعد اوسکی جایداد کو اوس کے وارث پائینگے — کاتیاین +

س ۲ — اگر کوئی ہندو اپنے بھائیون کے سامنے جو بالاتفاق رہتے
ہون اپنا حصہ منجملہ جایداد موروثی مشترکہ کے اور اوس اراضی کو جو اوس نے
بطریق متذکرہ سوال آخر الذکر حاصل کی ہو بطور استری دھن اپنی زوجہ کو
دیدے تو اس صورت مین ہندو کی وفات کے بعد اوسکی جایداد
اوسکی بیوہ کو بطور استری دھن پہونچے گی یا اوسکے بھائیون کو جو بالاتفاق
رہتے ہین اور اگر بیوہ کو پہونچے تو اوسے اختیار انتقال بذریعہ بیع
یا ہبہ کے ہے یا نہین اور اگر ہے تو اوسکی وفات کے بعد وہ جایداد کس سے
متعلق ہوگی اوس کے شوہر کے وارثون سے یا کسی اور سے —
ان سوالات کا جواب بموجب دھرم شاستر مروجہ ملک ترہت کے
مطلوب ہے +

جو کچھ شوہر اپنی زوجہ کو دے وہ استری دھن ہے +

ج ۲ — اگر کوئی ہندو جیساکہ سوال دوم مین مذکور ہے اپنے
بھائیون کے سامنے جو بالاتفاق رہتے ہون اپنا حصہ منجملہ جایداد
موروثی مشترکہ کے اور اوس اراضی کو جو اوس نے بطریق
متذکرہ سوال آخر الذکر حاصل کی ہو بطور استری دھن اپنی
زوجہ کو دیدے اور اس امر کی نسبت اوس کے بھائی معترض نہین

کہ اس وجہ سے اوسکی رضامندی مستنبط ہوتی ہے تو اس صورت مین
بعد وفات شخص مذکور کے اوسکی جایداد پر اوسکی بیوہ کا استحقاق ہے
نہ اوسکے بھائیون کا جو باشتراک رہتے ہون مگر بیوہ کو جیسا کہ دیگر
غیر منقولہ جایداد عطیہ شوہری پر جو داخل اوسکے استری دھن کے ہو
اختیار انتقال بذریعہ بیع یا ہبہ نہین ہے اسی طور پر اراضی مذکورہ بالا
کی نسبت بھی اوسکو یہ اختیار حاصل نہین ہے اور اگر بیوہ کوئی بیٹا یا دختر
یا نواسہ یا نواسی نہ چھوڑ مرے تو اوسکی جایداد جو داخل استری دھن ہے
بترتیب ذیل یعنی بیوہ کے ہمشیرزادہ یا شوہر کے بھائی کے بیٹے یا شوہر
کے ہمشیرزادہ یا بیوہ کے برادرزادہ یا داماد یا شوہر کے چھوٹے بھائی کو
ورثہ مین پہونچیگی — اگر ان واسطہ دارون مین سے کوئی نہو تو جایداد اوسکے
شوہر کے قریب ترسپنڈ کو پہونچیگی — یہ راے بموجب بیاد چنتامنی اور
بیاد رتناکرا اور اور کتب شاستر مروجہ ترہوت کے لکھی گئی +

ماخذ اول — جو کچھ کہ محب واسطہ دار سے ملے یا بذریعہ شجاعت حاصل
ہو یا عورت کو اوسکے رشتہ دار برضامندی اوسکے شوہر کے دین وہ
مال مکسو بہ جانز ہے — قول برہسپتی منقولہ بیاد چنتامنی و بیاد رتناکر وغیرہ سے +

دوم — ایک شخص اپنی مرضی کے مطابق اپنا مال بکسو منتقل کرسکتا ہے
— برہسپتی کا قول بیاد چنتامنی اور بیاد رتناکرا اور اور کتب شاستر مین
منقول ہے +

سوم — جو کچھ کہ عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کو اوسکے شوہر یا باپ کے
گھر سے یعنی اوسکے شوہر یا والدین سے ملے اوسکو ایسا عطیہ کہتے ہین
جو واسطہ دار محب سے حاصل ہوا ہو — عورات کا اختیار ایسے عطیہ پر

(حاشیہ:) ایکس اگر وہ جایداد [illegible] کا شوہر [illegible] سے غیر منقولہ ہو تو اوسکو جایداد مذکور کے انتقال کا اختیار نہین ہے بیوہ کی وفات کے بعد اوسکی جایداد [illegible] بترجیح وارثان شوہر پہونچتی ہے +

(حاشیہ:) راے مذکورہ بالا کے اول جزو کا ماخذ +

(حاشیہ:) ایضاً +

(حاشیہ:) ایضاً +

جو واسطہ دار محب سے ملے ہمیشہ ملتا رہا ہو اونکو ہبہ یا بیع کرنے ایسے
عطیہ کا گو وہ غیر منقولہ ہو اپنی مرضی کے مطابق اختیار ہے — قول کاتیاین منقولہ
بیاد چنتامنی و بیاد رتناکر وغیرہ +

راستے مذکور بالا کے دوسری جزو کا ماخذ +

چہارم — عورات کو جو اختیارات جایداد عطیہ واسطہ دار محب پر حاصل
ہین اونکا عموماً بیان کرکے ایک استثنا جایداد غیر منقولہ کی نسبت جو اوسے
اوسکے شوہر نے دی ہو بیان کیا گیا ہے — یہ تاویل قول مندرجہ بیاد رتناکر
کی ہے +

ایضاً +

پنجم — جو کچھ کہ شوہر نے براہ محبت اپنی زوجہ کو دیا ہو اوسکی نسبت زوجہ
کو بعد وفات شوہر کے اختیار ہے چاہے جس طرح صرف مین لاوے یا دیدیوے
مگر یہ اختیار جایداد غیر منقولہ کی نسبت حاصل نہین ہے — نارد کا قول
بیاد چنتامنی اور بیاد رتناکر اور اور کتب شاستر مین منقول ہے +

ایضاً +

ششم — عورت کی جایداد اوسکی اولاد کو پہونچتی ہے اور بیٹی بھی حصہ دار
ہے — برہسپتی کا قول بیاد چنتامنی اور بیاد رتناکر اور اور کتب مین
منقول ہے +

ایضاً +

ہفتم — مان کی جایداد سے جو بعد اداے زر قرضہ باقی بچے دختران
کا حصہ ہے اور اگر بیٹیان نہون تو اولاد ذکور کو پہونچے گا +
قول جاگبلک منقولہ بیاد چنتامنی و بیاد رتناکر وغیرہ +

ایضاً +

ہشتم — اولاد ذکور مین نواسہ اور پرنواسہ بھی داخل ہے +
یہ تاویل قول مندرجہ بیاد چنتامنی کی ہے +

ایضاً +

نہم — مان کی بہن اور نانی اور باپ کی بہن اور ساس اور بڑے
بھائی کی زوجہ کا درجہ مثل مان کے بیان کیا گیا ہے اگر اونکے کوئی بیٹا نہو

اور نہ سوت کا بیٹا نہ نواسہ نہ اون اشخاص کا بیٹا ہو تو اونکی جایداد ہمشیر زادہ وغیرہ کو پہونچیگی — برہسپتی کا قول بحوالہ چندریکا اور اور کتب مین منقول ہے +

وشنو اگر بہت سے واسطہ دار اور بندھو اور رشتہ دار موجود ہون تو وہ شخص جو ترتیب وراثت مین اول ہے اوس شخص کی جایداد بلا اولاد ذکور مر جاسے پائیگا — قول برہسپتی منقولہ بحوالہ رتناکر +

رائے مذکورہ بالا کے دوسرے جزو کا ماخذ +

صدر دیوانی عدالت یکم دسمبر ۱۸۴۳ع

شیونراین سنگھ اپیلانٹ بنام چھیداسنگھ ریسپانڈنٹ

مقدمہ ۱۵ — ایک ہندو ساکن پٹنہ تین زوجہ چھوڑ مرا منجملہ اون تین کے پہلی زوجہ لاولد تھی دوسری کے تین بیٹیان تھین اور تیسری کے ایک تھی — اس صورت مین بعد وفات لاولد زوجہ کے اوسکی جایداد بموجب شاستر مروجہ اوس دیار کے کس سے متعلق ہوگی اور کون مستحق اوسکے دعوی کا ہے +

ج — اگر ہندو ساکن پٹنہ تین زوجہ چھوڑ مرے اور منجملہ اونکے پہلی زوجہ لاولد ہو اور دوسری کے تین بیٹیان اور تیسری کے ایک ہو اور لاولد زوجہ مر جاسے تو اس صورت مین دو بیوہ جو زندہ ہین از روے شاستر بیوہ متوفی کے حصہ پانے اور اوسکی بابت نالش کرنے کی مستحق ہین کسواسطے کہ اگرچہ درصورت نہونے اولاد ذکور کے بیوہ اپنے شوہر کی جایداد پر وارث ہوتی ہے پھر بھی اوسکی وفات کے بعد اوسکی جایداد اوسکے شوہر کے قریب تر وارثون کو پہونچتی ہے چنانچہ اس صورت مین درحالت نہونے بیٹے اور پوتے اور پرپوتے کے اوسکی دونون بیوہ قریب تر وارث ہین — یہ قانون بموجب متاچھرا اور پرمتزادا سے

اگر ایک شخص تین زوجہ چھوڑ مرے اور دو بیوہ اوسکے ترکہ پر وراثتہ قابض ہون اور بعد ازان اونمین سے ایک لاولد مرجاسے تو اوسکا حصہ باقی دونون بیوون کو پہونچیگا +

اور بیوہار میوکھہ اور بیوہار کستبہ اور اور کتب شاستر مروجہ پٹنہ اور اوسکے مقامات
متصل کے ہے +

ماخذ — لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے والدین دینی کی بالکل مطیع ہو وہ
جایداد سے ایام حیات باعتدال متمتع ہو سکتی ہے بیوہ کی وفات کے بعد
اوسکے وارث بانیز اوسکی جایداد پاوینگے — کاتیاین +

اوس شخص کی جایداد جو بغیر اولاد ذکور مر جاے اوسکی زوجہ کو پہونچتی ہے
اور زوجہ نہو تو اوسکی دختر کو الخ — قول بشن زوجہ و بیٹیان الخ —
جاگبلک + [illegible]

صدر دیوانی عدالت — ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۲۶ع
دونداسنگہ اپیلانٹ بنام مسماۃ درگا کنور

فصل تیسری

دخترون اور اونکے بیٹون وغیرہ کے بیان مین

مقدمہ اس — اگر کوئی زمیندار مر جاے اور دو منکوحہ بیٹیان اور ایک ناکتخدا
بیٹی چھوڑ مرے اور منکوحہ لڑکیون مین سے ایک لڑکی بدعوی ایک ثلث
ترکہ پدری عدالت مین نالش دایر کرے اس صورت مین کون مستحق
وراثت کا ہے درحالت موجود ہونے ناکتخدا لڑکی کے منکوحہ بیٹی تقسیم

[1] مقدمہ مذکورہ بالا ایک بیوہ کا ہے جو اپنے شوہر کے دو اور بیوون صاحب اولاد کے
سامنے لاولد مر گئی اگر بیوہ متوفی کے بیٹی یا کئی بیٹیان ہوتین تو اس صورت مین بھی
اوسکی وفات کے بعد اوسکی جایداد اوسکے شوہر کے قریب ترین وارثون کو پہونچتی اور اس
صورت مین قریب ترین وارث شوہر کے اوسکی دونون زوجہ ہین نہ بیٹیان — لیکن
تینون بیوون کے مرجانے کے بعد تمام بیٹیان برابر وارث ہونگی +

جایداد کے لیے نالش سکتی ہے یا نہین +

ح — لڑکیون مین سے ناکتخدا لڑکی کا حق وراثت بہ محرومی اورون کے اس وجہ سے مقدم ہے کہ وہ اپنے متوفی باپ کو پنڈ و پانی دیتی ہے +

ناکتخدا بیٹی کے سامنے منکوحہ لڑکیون کا استحقاق نہین ہے

ماخذ — قول منو مندرجہ بیدہی تتولدا اور کتب دھرم شاستر یہ ہے — جو شخص بلا اولاد ذکور مر جاے اوسکی ناکتخدا دختر اوسکی روح کو پنڈ دیگی + ۱

پس جبکہ منکوحہ اور غیر منکوحہ بیٹیاں ہین تو غیر منکوحہ بیٹیون کے سامنے منکوحہ بیٹیون کو حق وراثت نہین پہونچتا ہے دایے بھاگ مین اس امر کی نسبت قول بیرسار منقول ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص کی جایداد جو بلا اولاد ذکور مر جاے اوسکی غیر منکوحہ دختر کو ملنی چاہیے اور اگر یہ نہو تو منکوحہ کو — منو کا قول یہ ہے کہ جو شخص بلا اولاد ذکور مر جاے اوسکی خاص اپنی بیٹی جو زوجہ منکوحہ سے پیدا ہوئی ہو مثل پسر کے ورثہ پائیگی + ۲

اول غیر منکوحہ بیٹی وارث ہوتی ہے بعد ازان منسوبہ اور پھر منکوحہ اور یہی قاعدہ دخترون کی وراثت کے باب مین ہے لہذا منکوحہ لڑکی کا دعوی قابل سماعت نہین ہے +

شہر ڈھاکہ — ۱۹ جنوری ۱۸۱۰ء

مقدمہ ۲ — ایک شخص ایک بیوہ اور دو بیٹیاں ایک منکوحہ اور دوسری غیر منکوحہ چھوڑ مرا — شخص مذکور کی وفات کے بعد اوسکی زوجہ نے غیر منکوحہ بیٹی کا بیاہ کر دیا اور داماد کو اپنے گھر لے آئی اور داماد مذکور اپنی ساس کی وفات تک خانہ داماد ہو کر رہا اور ساس کی جایداد کا اہتمام کرتا رہا —

۱ یہ قول منو کا نہین ہے بلکہ رشی نرنگ کا +

۲ یہ قول منو کا نہین ہے بلکہ دیول کا +

بیوہ مذکور یعنی او — اساس نے ایک ہبہ نامہ کے ذریعہ سے اپنے شوہر
کی کل جایداد اپنے داماد کو دیدی اور بعد ازان فوت ہوئی داماد نے رسوم
کریاکرم ادا کین اور چونکہ وہ خانہ داماد ہوکر رہا لہذا وہ اپنی موروثی جایداد مین
حصہ پانے سے محروم رکھا گیا — اب اصل مالک جایداد کی منکوحہ بیٹی اپنے
باپ کی نصف جایداد یعنی جایداد موہوبہ مین سے نصف کا دعوی کرتی
ہے — اس صورت مین بیوہ اپنے شوہر کی جایداد بحالت موجودگی ایک
بیٹی کے دوسری بیٹی کے شوہر کو ہبہ کرنیکی مجاز ہے یا نہین +

ج — اگر ایک شخص جسکے اولاد ذکور نہو اور اپنے بھائیون سے علحدہ
رہتا ہو مرجاے اور ایک زوجہ اور دو بیٹیان چھوڑ مرے تو اول بیوہ اوسکی
ترکہ کی وارث ہوگی اور اوسکی وفات کے بعد اوسکی دونون بیٹیان
برابر مستحق ورثہ کی ہین — لہذا جب مالک متوفی کی دو بیٹیان زندہ ہین تو بیوہ
اپنے شوہر کی کل جایداد غیر منقولہ کو دوسری بیٹی کے شوہر کو بلا رضامندی
بڑی بیٹی کے نہین دے سکتی ہے البتہ جایداد غیر منقولہ عطا کر سکتی ہے —
بیوہ مذکور کا غیر منقولہ جایداد کو ہبہ کرنا ناجایز ہے — اوسکی وفات کے بعد
اوسکی دونو بیٹیان اپنے باپ کی جایداد اراضی مین حصہ مساوی پائین گی
یہ راے متاچھرا اور بیوہار میوکھ کے مطابق ہے +

اگر ایک شخص بلا اولاد ذکور مرجاے اور اوسکی جایداد اوسکی بیوہ کو ملے تو بیوہ کی وفات کے بعد جایداد مذکور اوسکی منکوحہ بیٹیون میں مساوی طور پر تقسیم ہوگی +

ماخذ — جاگیلک — زوجہ اور بیٹیان الخ +

برہت وشن — اوس شخص کی جایداد جو بلا اولاد ذکور مرجاے
اوسکی زوجہ کو پہونچتی ہے اور وہ نہو تو اوسکی بیٹیون کو ملے
کاتیاین — بیوہ کو اپنے شوہر کی جایداد کا بشرط عفیفہ ہونے کے

ملہ واے بھاگ صفحہ ۱۲۰ +

ورثہ ملنا چاہیے اور وہ نہو تو بیٹیاں وارث ہوتی ہین +

برہسپتی — ایسے متوفی شخص کا حصہ جسکے اولاد ذکور نہین ہے اوسکی زوجہ کو ملنا چاہیے — زوجہ جایداد شوہری کی وارث قرار دی گئی ہے اور وہ نہو تو بیٹی — جیساکہ ایک شخص کے مختلف اعضا سے پسر پیدا ہوتا ہے اوسیطرح دختر کی پیدائیش بھی ہے پس اس صورت مین اوسکے باپ کی جایداد کو شخص غیر کیونکر لے سکتا ہے +

مان کی جایداد مین سے جو بعد ادا ے زر قرضہ باقی بچے وہ دخترونکا حصہ ہے + مل

باپ کی رعایت سے پوشاک و زیور استعمال مین لایا جاسکتا ہے مگر جایداد غیر منقولہ برضامندی باپ کے بھی صرف مین نہین لائی جاسکتی +

جواہرات اور موتی اور مونگا اور اور مال غیر منقولہ کا باپ مالک ہے لیکن کل جایداد غیر منقولہ کا مالک نہ باپ ہے اور نہ دادا +

اگرچہ کسی شخص نے مال غیر منقولہ یا غلام خود حاصل کیے ہون تاہم اونکا ہبہ یا بیع بغیر رضامندی کل بیٹون کے نہین ہوسکتا +

وے جو پیدا ہوگئے ہین اور وے جو پیدا ہون اور وے جو فی الواقع رحم مین ہین سب کے واسطے ذریعہ پرورش ضرور ہے لہذا ہبہ یا بیع عمل مین نہین آسکتا +

اگر ایسے شخص کی نسل سے جسکو ہمسایہ کے لوگ اور باشندگان قدیم روایت کے مطابق مالک جانتے ہون اولاد موجود ہو تو اس صورت مین شخص مذکور کے قرابت دارون کو چاہیے کہ اراضی اوسکی اولاد کو حوالہ کرین +

مل جاگیاولک کا قول متاچھرا کے صفحہ ۲۶۹ مین دیکھو +

غیر منقولہ مال کی نسبت حق ایسے قرابت دارون کا جو علٰحدہ نسبت ہون
یا بالاتفاق مساوی ہے کسواسطے کہ اونمین سے کسیکو کل جایداد کے رہن
یا بیع کرنے کا اختیار نہین ہے ؛

عدالت اپیل بریلی - ۱۵ مئی سنہ ۱۸۲۰ء
مقدمہ نمبر ۵ - ایک شخص مختلف ازواج سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑ مرا
بیٹا فاترالعقل اور گونگا ہے اور اوسکے اچھے ہونے کی کوئی امید نہین ہے
اس صورت مین صرف دختر اپنے باپ کی جایداد پدری کی وراثت کا استحقاق
رکھتی ہے یا کہ جایداد شخص مذکور کے ناتا کو اس شرط سے پہونچیگی کہ وہ پسر مذکور
کی پرورش کرے +

ج - صورت مذکورہ بالا مین اگر بیوہ نہو تو متوفی کی صرف دختر بحر و می پسر کے
استحقاق وراثت بقید شرط مذکورہ بالا رکھتی ہے اور جایداد سے ناتا کو کوئی حصہ
پانے کا کچھ حق قانوناً نہین پہونچتا ہے مگر پسر مذکور کی ضروریات روزمرہ کا
سرانجام اوسکی سوتیلی بہن پر ضرور ہے ؛

اگر کوئی شخص مختلف ازواج سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑ کر مرے اور بیٹا فاترالعقل اور گونگا ہو تو اس صورت مین صرف دختر وراثت کی مستحق ہے

ماخذ منو - نامرد اور ذات سے خارج اشخاص اور اشخاص جو مادرزاد اندھے
اور بہرے ہون اور مجنون اور فاترالعقل جبلی اور گونگے اور وے جنکا کوئی
حواس یا عضو جاتا رہا ہے محجوب الارث قرار دیئے گئے ہین +

دیول - باپ یا کسی اور مالک جایداد کی وفات کے بعد نامرد یا جو کسی
مرض جبلیا یا مجنون یا فاترالعقل یا نابینا جبلی ہو یا جو بعوض گناہ ذات سے
خارج کیا گیا ہو یا ذات سے خارج شخص کی اولاد یا مکار یا فریبی ہو اپنے
ورثہ سے حصہ نہ پاویگا - ایسے آدمیون کے واسطے باستثناء اوس
شخص کے جو ذات سے خارج کیا گیا ہے کھانے اور کپڑے کا انجام

کر دینا چاہیے ÷

ضلع بردوان — ۲۰ — جولائی ۱۸۲۳ع

مقدمہ ۴۹ ص — ایک شخص قوم شودر کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی بیٹا حین حیات اپنے باپ کے مرگیا اور ایک زوجہ چھوڑ مرا بعد ازان باپ ایک دختر جو اولاد ذکور رکھتی ہے اور بیٹے کی زوجہ چھوڑ کر مر گیا — اس صورت مین شاستر کے بموجب زوجہ مذکور مستحق وراثت ہے یا متوفی کی دختر ÷

ج — اگر شخص مذکور کوئی موصہ نہین چھوڑ مرا ہے تو اوسکی دختر جو اولاد ذکور رکھتی ہے اوسکی کل جایداد وراثتاً پانے کی مستحق ہے — بیوہ کا حق خسر کے مال پر در صورت موجود ہونے اوسکی دختر کے نہین ہے کیونکہ دختر اپنے بیٹون سے اپنے باپ اور باپ کے دو مورثون کو بھی پنڈ دلوا سکتی ہے لیکن بیٹے مذکور کی زوجہ اس فرض کے ادا کرنے کی مجاز نہین ہے ÷

ماخذ — زوجہ اور بیٹیان اور نیز والدین اور علے ہذا القیاس بھائی اور اونکے بیٹے اور گوتج اوبند ہو اور شاگرد اور ہمسبق مین سے اگر پہلا شخص نہ ہو تو اوسکے بعد جو ترتیب مین دوسرا ہو وہ بلاشک اوس شخص کی جایداد کا جو اس دنیا سے بلا اولاد ذکور رحلت کر گیا ہے وارث ہوگا — نواسہ بھی پوتے کے مانند عقبے مین نجات دلواتا ہے — یہ مسائل دایے بھاگ اور کتب شاستر مین مندرج ہین ÷

شہر ڈھاکہ — ۲۰ — مارچ ۱۸۱۵ع

مقدمہ ۵ ص — اگر کوئی شخص دو بیٹیان چھوڑ مرے اور بعد ازان اونمین سے ایک بیٹی دو بیٹے اور اپنی بہن چھوڑ کر مرجاے تو اس صورت مین دختر متوفی کی جایداد اوسکے دونون بیٹون کو پہونچیگی یا اوسکی بہن کو — اصل کی

دختر کے سامنے پسر کی بیوہ کا حق نہیں

نسبت خواہ وہ منقسمہ ہو یا غیر منقسمہ کیا آئین ہے +

ج ۔ اگر شخص مذکور دو بیٹیان چھوڑا ہوا اور بعد ازان ایک اونمین سے دو بیٹے اور ایک بہن چھوڑ کر وفات پائے اور بیٹی متوفی کو ناکتخدا یا کتخدا ہونے کی صورت مین ورثہ ملا ہو اور بعد اوسکی اوسکی بہن عقیمہ قرار پائی ہو یا لاولد بیوہ ہو گئی ہو تو اس صورت مین متوفیہ کا حصہ جو اوسکو جایداد موروثی سے ملا ہو اوسکے بیٹون کو پہونچیگا اگر متوفیہ کو بعد بیاہ کے حصہ ملا ہو اور اوسکی بہن عقیمہ یا لاولد بیوہ نہو تو اوسکی جایداد میں اوسکی بہن جسکے اولاد ذکور ہے یا اوسکے ایسی اولاد ہونیکا احتمال ہے وارث ہونے کی مستحق ہے کیونکہ جایداد جو منکوحہ دختر کو وراثۃً ملے وہ اوسکی وفات کے بعد اوسکے باپ کی دوسری قریب تر وارث کو ملتی ہے اور اگر باپ کے وارثون مین زوجہ تک کوئی نہو تو اوسکی دختر کا حق وراثت مین مقدم ہے ۔ اگر جایداد منقسمہ ہو یا غیر منقسمہ اور کنبہ کے لوگ بعد تقسیم جایداد شامل رہتے ہون یا علیحدہ تو وہ بموجب دھرم شاستر متمشیۂ بنگالہ کے دوسرے قریب تر وارث کو پہونچیگی ۔ یہ راے مطابق داے بھاگ اور شرح داے بھاگ مصنفہ سری کرشنا ترک النکار اور داے کرم سنگرہ اور بیادارنوستو اور بیادبھنگارنو اور کتب شاستر متمشیۂ بنگالہ کے ہے +

ماخذ ۔ زوجہ نہو تو بیٹی وارث ہوتی ہے ۔ اس باب مین خاص قاعدہ مرقومۂ ذیل پر لحاظ رکھنا چاہیے یعنی اگر ایک غیر منکوحہ لڑکی نے ترکہ پایا ہو اور بعد ازان اوسکا بیاہ ہو جاوے اور لاولد مر جاوے تو منکوحہ بہن جسکے اولاد ذکور ہے اور بہن جسکے ایسی اولاد ہونے کا احتمال ہو دونون بالاشتراک متوفی بہن کی جایداد مذکور کی وارث ہونگی اور وہ جایداد اوسکے شوہر یا کسی

اگر جایداد پدری دو دخترون کو وراثۃً پہونچی ہو اور منجملہ اونکے ایک دختر پسر چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا حصہ اوسکی بہن کو پہونچیگا بشرطیکہ بہن ہونے پسر رکھتی ہو یا پیدا ہونے کا احتمال ہو ورنہ بیٹا متوفیہ کا اوسکی پسر کو پہونچیگا +

اور کونہ پہونچے گی کیونکہ اونکا استحقاق خاص استری دھن پر ہے — لیکن اگر
نیم سنکوچہ لڑکی نہو تو وہ لڑکی جسکے اولاد ذکور ہو اور وہ جسکے ایسی اولاد ہونے کا
احتمال ہو دونون بالاشتراک مستحق وراثت ہین اور اون مین سے ایک نہو تو
دوسری ورثہ پاوے گی — اگر ایسی بیٹیان جنکے اولاد ذکور ہو یا ہونیکا احتمال ہو نہون
تو عقیمہ یا بیوہ بیٹیان ورثہ پانے کی مجاز نہین ہین کیونکہ وے اپنے بیٹون
کی وساطت سے مالک جایداد کو بذریعہ پنڈ دیانی دینے کے فائدہ
نہین پہونچا سکتین — اگر بیٹیان جو مستحق وراثت ہون نہون تو نواسہ وارث
ہوتا ہے — یہ مقولہ دایے کرم سنگرہ اور بیاد آر نوستو مین مرقوم ہے +
علی ہذا القیاس اگر ورثہ بیٹی کو پہونچے تو اوسکی وفات کے بعد وی شخص
اوسکے قایم مقام ہونگے جو اوسکے موجود نہونے کی صورت مین اوسکے باپ
کی جایداد کے وارث ہوتے مثلاً اوسکا بیٹا یا دادا وغیرہ وے اشخاص جو
بیٹی کی جایداد کے وارث ہین مثلاً اوسکی بیٹی کا بیٹا وغیرہ — یہ مقولہ
دایے بھاگ مین منقول ہے +

صدر دیوانی عدالت

مقدمہ ۶ س — ایک زمینداری موروثی کا مالک مرگیا اور ایک زوجہ
اور ایک دختر چھوڑ مرا اوسکی وفات کے بعد واسطۃً اوسکی زوجہ جایداد پر قابض ہوئی
بعد ازان اوس نے بھی وفات پائی اب اوسکی دختر مذکور بیوہ لاولد ہے
اور اوسکے شوہر کے چچا کا ایک بیٹا موجود ہے یہ دونون وراثت کا دعوی
کرتے ہین اس صورت مین ان مین سے کون مستحق ہے اگر دونون ہین تو
کسقدر حصہ ہر ایک کو ملیگا +

جایداد جو زوجہ کو | ج — صورت مذکورۂ بالا مین شاستر کی رو سے استحقاق وراثت چچا کے

بیٹے کو بہ مقابلہ جسکے بیوہ لاولد دختر کا استحقاق خارج ہے مگر بالک کے چچا کے بیٹے سے وہ مستحق پانے خور و پوش کی ہے — یہ رائے دای بھاگ اور اور کتب شاستر کے بموجب ہے +

عدالت اپیل ڈھاکہ — ۶ فروری ۱۸۰۸ع

مقدمہ ۸ — چار حقیقی بھائی ایک موروثی جایداد اراضی پر بالاشتراک قابض تھے منجملہ اونکے دو زندہ ہین اور دو مر گئے متوفیون مین سے ایک کے دو بیٹے ہین اور دوسرے کے ایک غیر منکوحہ لڑکی اس صورت مین لڑکی کا کچھ حصہ جایداد مین سے ہے یا نہین اگر ہے تو کسقدر حصہ اوسکو پہونچتا ہے +

ج — اگر غیر منکوحہ دختر کے علاوہ چچاؤن اور چچازاد بھائیون کے اور کوئی رشتہ دار لقید حیات نہون تو اوسپر (یعنی چچاؤن اور چچازاد بھائیون پر) دختر مذکورہ کا بیاہ کرنا واجب ہے اگر لڑکی کے متوفی باپ نے موروثی جایداد مین سے اپنا حصہ اور شرکا سے علیحدہ نہین کر لیا تھا تو وارثون پر بیاہ کرنا اخراجات ضروری اوس لڑکی کے بیاہ کا ناحاصل جایداد مشترکہ سے لازم ہے — دختر اپنے متوفی باپ کے حصہ جایداد کی وارث نہین ہوسکتی — یہ رائے دھرم شاستر کے بموجب ہے جیسا کہ جاگیلک اور نشن و دیگر عقلا نے لکھا ہے + ملہ

ضلع علی گڈہ — ۱ — جون ۱۸۰۵ع

اپنے شوہر کے مرنے کے بعد بیٹے اوسکی زندگی کے بعد اوسکے شوہر کے چچا کے بیٹے کو بہ نسبت دختر کے جو بیوہ لاولد ہو پہونچیگی +

بموجب دھرم شاستر متعلقہ بنارس کے مذہب ایک شخص کی دختر غیر منکوحہ بالاتفاق رشتہ کے لئے چچا و چچا کے بیٹے سے بموروثی اوسکے وراثت پانیکی صرف خور و پوش پانیکی مستحق ہے +

ملہ بموجب دھرم شاستر متعلقہ بنارس کے بھائی یو شامل رہتا ہو بمقابلہ اوسکے شرکا مذکور کے اوسکے ورثہ اناث کو حق وراثت نہین پہونچتا چنانچہ متاچھرا کے فقرہ مرقومہ ذیل سے یہ امر واضح ہے — زوجہ کو جایداد ملنے کا حکم ہے وہ اوس صورت سے متعلق ہے جبکہ اوسکا

مقدمہ ۹۔ س — ایک شخص ایک زوجہ ہندہ اور ایک دختر حمیدہ چھوڑ کر مرا حمیدہ کے دو بیٹے زید اور بکر تھے زید اپنی ماں کے سامنے ایک زوجہ چھوڑ کر لا ولد فوت ہوا — اس صورت میں زید کی بیوہ بعد وفات حمیدہ کے مستحق پانے حصہ منجملہ ترکہ اصل مالک کے ہے یا حمیدہ کی وفات کے بعد جائداد مذکور بکر یا اوسکے وارثوں کو درصورت بقید حیات ہونے زید کی بیوہ کے پہونچیگی +

ج — اگر زید مرجانے اصل مالک کے اوسکے کوئی وارث پڑپوتے تک نہو تو اوسکی جائداد اوسکی بیوہ کا حق ہے اور اوسکی وفات کے بعد اوسکی دختر حمیدہ ورثہ پائیگی اوسکے بیٹے زید کی بیوہ کا کچھ حق وراثت نہیں ہے کیونکہ اوسکا شوہر حین حیات اپنی ماں کے اپنے نانا کی جائداد نہیں پاسکتا تھا لیکن حمیدہ کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا بکر اپنے نانا کی کل جائداد کا استحقاق وراثت رکھتا ہے اور اوسکی وفات کے بعد اوسکے وارث بجز محرومی زید کی بیوہ کے جائداد مذکور پائینگے — یہ رائے بموجب داے بھاگ اور بیادہ منگار و اور اور کتب شاستر کے ہے +

اگر دختر یا دختر کا بیٹا اور دختر کے پسر کا بیوہ اور پسر وارث ہوں تو بیوہ کا کچھ حق نہیں ہے دختر اور دختر کا پسر بعد دوسرے کے وارث ہونگے +

ماخذ — قول جاگیلاک اور لیش — زوجہ اور بیٹیاں اور نیز والدین اور علی الاتصال بھائی اور اونکے بیٹے اور گوتج اور بندھو اور شاگرد اور ہمسبق وغیرہ الخ — اوس شخص کی جائداد جسکے اولاد ذکور نہیں ہے اوسکی زوجہ کو

شوہر اپنے بھائیوں سے علیحدہ رہتا ہو صفحہ ۲۳۴ — اسواسطے یہ ایک قاعدہ قرار پایا ہے کہ منکوحہ زوجہ جو عقیمہ ہو کل جائداد اپنے شوہر کی پائیگی بشرطیکہ شوہر اپنے کنبہ کے جائداد سے علیحدہ ہوگیا ہو اور بعد ازاں کبھی شامل نہوا اور بلا اولاد ذکور مرگیا ہو صفحہ ۲۴۳ — لیکن بموجب قانون شرعیہ بنگالہ کے شامل ہونا کنبہ کا مانع استحقاق وراثت نہیں ہے +

پھوپھی ہے اور زوجہ سہوتو بٹیون - +

س ۲ — اصل مالک کی وفات کے بعد اوسکی کل جایداد کو اوسکی زوجہ نے اپنے دو نواسون زید اور بکر کے نام بحالت موجودگی اونکی مان یعنی بیوہ کی دختر حمیدہ کے ہبہ کر دیا اس صورت مین یہ ہبہ جایز اور واجب التعمیل ہے یا نہین +

ج ۲ — اگر بیوہ حین حیات اپنی بٹی حمیدہ کے اپنے شوہر کی کل جایداد کو جو شوہر کی وفات کے بعد اوسے وراثتہً پہونچی ہو بلا رضامندی دختر مذکور کے نواسون کو ہبہ کرے تو یہ ہبہ ناجائز ہے کیونکہ قاعدہ مسلمہ یہ ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کی جایداد سے حین حیات باعتدال متمتع ہو سکتی ہے یہ مقولہ بموجب مسائل منقولہ دایے بھاگ اور دیگر کتب دھرم شاستر کے ہے +

ماخذ — کاتیاین — لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظا واجب التعظیم کے ساتھہ رہتی ہو اوسے چاہیے کہ اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہو — بیوہ کے بعد اوسکی جایداد کو اوسکے وارث پاوینگے +

مہابھارت کے اوس باب مین جو دان دھرم سے متعلق ہے اسطور پر لکھا ہے کہ عورات اپنے ترکہ شوہری کو استعمال مین لا سکتی ہین — عورات کو کسی صورت مین اپنے شوہر کی جایداد کو تلف کرنا نہ چاہیے +

ضلع ندیا — ۸ مارچ ۱۸۶۲ء

اکشا منکوری داسی بنام آنند چندر گبت

مقدمہ ۹ س — نواسہ در صورت موجود ہونے ناناکی لاولد بیوہ دختر کی نانا کے ترکہ پانے کا مستحق ہے یا نہین +

نواسہ کے سالن[illegible] ج — صرف نواسہ نانا کے ترکہ پانے کا مستحق ہے گو ناناکی دختر جو لاولد

وہ دختر جو لاولد او بیوہ ہو وراثت سے محروم رہتی ہے +

او بیوہ ہے بقید حیات ہو۔ دختر مذکور بباعث نہونے اوسکے شوہر اور اولاد کے
وراثت سے محروم ہے +

ماخذ۔ برہسپتی کا قول واسے بھاگ اور او دھرم شاستر کی کتابون مین منقول ہے
وہ یہ ہے کہ جیسے کہ دختر کے باپ کی جایداد درصورت موجود ہونے رشتہ دارون
کے دختر کو پہونچتی ہے اسیطور پر اوسکا بیٹا اپنے نانا کے ترکہ کا وارث ہے +
منو۔ نانا دھرم شاستر کی رو سے بجاے باپ کے متصور ہے لہذا نواسے
کو پنڈ دینا اور ورثہ پر قابض ہونا چاہیے +۔ ملا

فقرہ مذکورہ بالا کے صحیح معنی یہ ہین کہ گو ایسی بیٹیان جنکے اولاد ذکور ہو یا ہونے کا
احتمال ہوہون تو عقیمہ یا بیوہ بیٹیان ورثہ پانے کی مجاز نہین ہین کیونکہ وے اپنی
بیٹون کی وساطت سے مالک جایداد کو بذریعہ پنڈ و پانی دینے کے فائدہ
نہین پہونچا سکتین +

ضلع ہوگلی۔ یکم جولائی ۱۸۶۲ع

مقدمہ ۱۰ اس۔ تین حقیقی بھائی بالاتفاق رہتے تھے اور بطور کنبہ مشترکہ
کے اپنی موروثی جایداد پر متصرف تھے بڑا بھائی ایک زوجہ اور ایک دختر اور
منجھلا بھائی ایک بیٹا اور چھوٹا بھائی ایک زوجہ اور ایک بیٹا چھوڑ مرا۔
بڑے بھائی کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ اپنے شوہر کے منجھلے اور چھوٹے
بھائی کے شامل رہی مگر اپنے حصہ جایداد سے بلاشرکت احدے متمتع ہوتی
رہی بعد ازان اوس نے بھی وفات پائی اور ایک دختر اور اوسی دختر کا بیٹا
چھوڑ مری اس صورت مین بڑے بھائی کی جایداد اوسکے نواسہ کو پہونچیگی یا بھتیجون
یعنی منجھلے اور چھوٹے بھائیون کے بیٹون کو ۔

ملا نوین اشلوک کا ۔ جزو ص ۱۳۶ + +

ج — صورت مذکورہ بالا مین بڑے بھائی کی جایداد پر اوسکا نواسہ وارث ہے
نہ اوسکے منجھلے اور چھوٹے بھائی کے بیٹے — بیدا ے دھرم شاستر کے
بموجب ہے + مدا

نواسہ کے سامنے بھتیجے کو حق وراثت نہین پہونچتا +

ضلع نبرا — ۲۰ جون ۱۸۱۵ع

مقدمہ ۱۱ اس — اگر کوئی شخص ایک بھائی کی بیوہ اور بھتیجا اور نواسہ چھوڑ مرے
اور یہ سب بالاتفاق اور شامل سکنے مین رہتے ہون اس صورت مین باوجود
ہونے نواسہ کے جو نابالغ ہے بھائی کی بیوہ اور بھتیجا جایداد متوفی پر کچھ استحقاق
وراثت رکھتے ہین یا نہین +

ج — اگر وارثون مین سے کوئی وارث دختر تک نہو تو صرف متوفی کا نواسہ
وارث ہوگا اور اوسکے مقابلہ مین بھائی کی بیوہ اور بھتیجے کا کچھ حق نہین ہے گو وے
نابالغ کے ساتھ بطور شرکت اور متفق سکنے کے رہتے ہون — جایداد
جسکا نابالغ وراثتہ مستحق ہے اوسکا اہتمام تا ایام نابالغی اوسکے قریب تر رشتہ دار
کے ذمہ رہیگا +

بھتیجا یا نواسہ کے بھائی کی بیوہ اور بھائی کے بیٹے کو حق وراثت نہین پہونچتا +

ماخذ — زوجہ اور بیٹیان اور نیز والدین اور علے ہذا القیاس بھائی الخ —
بیٹیون سے اس جگہہ دختر اور دختر زادہ مراد ہے +

عدالت اپیل ڈھاکہ — ۱۲ اگست ۱۸۱۹ع

مقدمہ ۱۲ اس — ایک شخص کے ازواج مختلفہ سے دو بیٹے تھے چھوٹا

۱ — یہ جواب دھرم شاستر متشیہ بنگالہ کے بموجب صحیح ہے اگر کسی اور مقام مین ایسی صورت
واقع ہوتی تو جواب مختلف ہوتا — مقدمہ نمبر ۔ معاینہ کیا جاے — مقدمہ جگموہن مکرجیا وغیرہ بنام
[illegible] وغیرہ کو بھی صدر دیوانی عدالت کی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰ مین دیکھو اس مقدمہ مین ایک ہندو
کی جایداد متنازعہ اوسکے حقیقی بھائی کے پوتون کے اوسکے نواسہ کو ملی ہے

بیٹا اپنی زوجہ اور والدین اور سوتیلا بڑا بھائی چھوڑ کر مرا اور اوسکی وفات کے بعد
باپ بھی فوت ہوا اور بڑا بیٹا جملہ منقولہ وغیر منقولہ ترکہ پدری پر قابض ہوا ۔۔۔
بعد گذرنے تھوڑے عرصہ کے یہ بیٹا بھی اپنی سوتیلی ماں اور ایک نواسہ
اور سوتیلے بھائی کی بیوہ چھوڑ کر مرگیا ۔۔۔ اس بڑے بھائی کی وفات کے
بعد اوسکی بیوہ جملہ جایداد شوہری پر قابض ہوئی مگر جلد مرگئی اب جایداد مذکور کے
دو دعویدار ہین یعنی اوسکا خاص نواسہ اور اوسکے شوہر کے چھوٹے بھائی
کی بیوہ جو ابھی تک زندہ ہے ۔۔۔ اس صورت مین دھرم شاستر کے
بموجب جایداد مذکور بڑے بیٹے کے نواسہ کو پہونچے گی یا چھوٹے بیٹے
کی بیوہ کو ؟

ج ۔۔۔ اگر وارثون مین سے ایسی بیٹیان بھی نہون جنکے اولاد ذکور ہو
یا ہونے کا احتمال ہو تو نواسہ وارث ہوگا ۔۔۔ عورت جسکا شوہر اپنے باپ
کے سامنے مرگیا ہو اوسکو بعد وفات اپنے شوہر کے سوتیلے بھائی کی بیوہ کے
وراثت پر کچھ استحقاق نہین ہے لیکن اوسکی وجہ معاش کا سرانجام بڑے بیٹے
کے نواسہ پر واجب ہے ۔

بیوہ کی وفات کے بعد اوسکی جایداد اوسکے شوہر کے نواسہ کو پہونچیگی نہ اوسکے شوہر کے سوتیلے بھائی کی بیوہ کو مگر بیوہ مذکور مستحق پانے وجہ معاش کی ہے +

ضلع بردوان ۔ ۱۹ ۔ اگست سنہ ۱۸۲۲ع

مقدمہ ۱۲۲ ۔۔۔ ایک شخص قوم کایتھہ کے تین بیٹے زید و بکر و عمرو تھے
وے باپ کی وفات کے اوسکی اراضی پر جو ۱۲ بیگہ اور ۱۰ بسوہ تھی قابض
ہوئے بعد ازان بڑا بیٹا زید مرگیا اور اوسکا بیٹا اپنے باپ کے حصہ پر متصرف
رہا بعد ازان دوسرا بیٹا بکر بھی ایک بیٹا چھوڑ کر فوت ہوا تیسرا بیٹا عمرو ابھی تک
بقید حیات ہے بڑے بیٹے کا بیٹا بھی مرگیا مگر اوسکے ایک دختر
اور دو نواسے ہین یہ دونون نواسے باوجود زندہ ہونے اپنی ماں کے

[illegible] بٹیلا ولد مرجائے اور زوجہ نہ چھوڑ مرے تو حق اوسکا اوسکے باپ اور مان کو پہونچیگا اور مان بھی مرگئی ہو تو بشرطانہوں نے بھائیون اور بھتیجون سے

حق کو باپ کے اتفاق پر ترجیح دی گئی ہے اور یہ امر انتخاب مندرجہ ذیل سے جسمین مسئلہ مرقومہ متاچھرامع رائے کولبروک صاحب کے مندرج ہے ظاہر ہے — چونکہ منجملہ والدین کے مان کو زیادہ خصوصیت ہے لہذا یہ نہایت مستحسن ہے کہ جایداد اوسکو وراثتہً ملے لیکن درصورت نہونے مان کے باپ مستحق وراثت ہے —

بلمبھٹ شارح کی یہ رائے ہے کہ پہلے باپ اور پیچھے مان کو وارثہ ماننا چاہیے اور تمثیل اوسکی یہ ہے کہ رشتہ داران بعیدہ مین واسطہ داران پدری کو بمقابلہ اقربا مادری کے ترجیح ہوتی ہے اور اس رائے کی تائید مین شاستر کے بہت سے اقوال ہین چنانچہ نندپنڈت جو متاچھرا اور آئین بشن کے شارح ہین اونکی بھی یہی رائے تھی لیکن بشٹ بھٹ متاچھرا کے شارح سابق نے اپنی تالیف موسومہ مدن پرجیت مین رائے دی اس امر کی نسبت بموجب قول متاچھرا کے قایم کی ہے اور اپنی شرح موسومہ سبودھنی اور تالیف مذکورہ مین بگنیشور کی رائے کی تائید کی ہے — غرضکہ اس باب مین کمال اختلاف ہے یعنی سری کرکی یہ رائے ہے کہ باپ اور مان بالاتفاق وارث پاتے ہین اور اکثر علماء مشہور مثلاً ایلاورک اور کملاکر اور مصنفان سمرتی چندریکا و مدن رتن و بیوہار میوکھ وغیرہ باپ کو بمقابلہ مان کے ترجیح دیتے ہین اور جیتواہن اور رگھونندن کو بھی اسی مسئلہ کے ساتھہ اتفاق ہے — لیکن باشسپتی مصر کو متاچھرا سے درباب ترجیح حق مان کے اتفاق ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اونکو بسبب تصحیف عبارت قول بشن کے جسکا ذکر بیرمترودائے مین لکھا ہے یہ مغالطہ ہوا اور بیرمترودائے کے مصنف نے ان اختلافات کو بلحاظ صفات ذاتی والدین کے دفع کیا ہے یعنی اگر مان بہ نسبت باپ کے زیادہ واجب التعظیم ہو تو وہ مستحق ترکہ ہے اور اگر مان صفات فضیلہ کے ساتھہ متصف ہو

دادا اور دادی ترکہ پاسینگے بعد ازان قریب تر واسطہ دار سپنڈ کو ورثہ ملیگا ۱ پ ملے

تو باپ کو ترکہ پہونچتا ہے +

عبارت ذیل بہار تھ نگار نو سے منقول ہے کہ مان کی فضیلت کی نسبت اور زیادہ دلایل پیش ہو سکتی ہین مثلاً اوسکی بزرگی ایک قول تاکیدی مین اسطور پر بیان کی گئی ہے کہ مان کا درجہ باپ سے ہزار مرتبہ برتر ہے کیونکہ وہ بچہ کو اپنے رحم مین رکھتی اور پرورش کرتی ہے اس واسطے مان نہایت واجب التعظیم ہے ۔ اگر مان کی عظمت باپ سے ہزار مرتبہ زیادہ ہے تو پران کا قول جو مسادیو اچاریج نے نقل کیا ہے کسطرح پر صادق ہوگا +

ملا دھرم شاستر کے بموجب باپ اور مان اس دنیا مین واجب التعظیم ہین اور اگرچہ روسے زمین کی مو کلہ قابل تکریم ہے لیکن مان اوس سے بھی زیادہ واجب التعظیم ہے مگر ان دونون مین سے باپ کو فضیلت ہے کیونکہ صلب پر زیادہ لحاظ کیا جاتا ہے اور اگر باپ نہو تو مان نہایت تعظیم کے قابل ہے اور بعد اوسکے بڑا بھائی +

وہ خود اس اختلاف ظاہری کا اسطور پر دفع دخل کرتا ہے کہ فقرہ مذکورہ بالا مین جو باپ کا ذکر آیا ہے وہ اوس باپ کی نسبت صادق ہے جو بعد ادا کرنے رسوم ایام حمل اور اون مراسم متبرک کے جو دوجنمی قوم کے شخصون کے واسطے واجب ہین اپنے بیٹے کو کل بید پڑھاوے ورنہ مان زیادہ تر واجب التعظیم ہے اور لحاظ اس تاویل کے منو کا قول بھی صادق آتا ہے +

جبکہ صرف اچاریج یعنی گائتری سکھلانے والے کا مرتبہ دس اپدھیا سے فایق ہے تو باپ کا درجہ ایسے سو اچاریون سے برتر اور مان کی منزلت باپ سے سو مرتبہ زیادہ ہے ۔ بیاس +

دس مہینے مان نے جنین کو اپنے رحم مین رکھا اور نہایت درد گوارا کیا اور تکالیف

سپنڈ وان مین جو قریب تر واسطہ دار ہے وہ وارث ہونے کا مستحق ہے
اور جو رشتہ مین بعید ہے وہ بمقابلہ قریب تر واسطہ دار کے وراثت سے
محروم رہتا ہے مقولہ مذکورہ بالا کے یہی معنی ہین +

چنانچہ برہسپتی کا قول ہے کہ جب بہت سے واسطہ دار پدری یا مادری
کسی لاولد آدمی کی جایداد کے دعویدار ہون تو منجملہ ان واسطہ دارون بعید کے جو
قریب تر ہے وہی ورثہ پائیگا +

منو اور وشن اور برہسپتی اور کاتیاین اور جاگیولک کے اقوال مذکورہ بالا
کے بموجب یہ امر قرار پایا ہے کہ اگر بڑے بھائی کا بیٹا اپنے چچاؤن سے
علیحدہ ہو گیا ہے اور پھر شامل نہین ہوا تو اوسکی جایداد اول اوسکی دختر
کو ملیگی اور وہ نہو تو اوسکے نواسون کو لیکن اگر جایداد پر قبضہ بالاشتراک ہے

اور کسل کے سبب سے نوبت غش طاری رہی اور پھر اوس سے بچہ پیدا ہوا اور چونکہ مان اپنے
بچون کو جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے لہذا مادر شفیق مستحق تعظیم ہے — اگر کوئی شخص سو برس
تک مان کی خوبیان تحریر کرے تو بھی عہدہ برا نہ ہوگا

چونکہ بسبب نقل کرنے دیگر اقوال پرانون کے حجم اس کتاب کا ضرورت سے زیادہ
ہوجائیگا لہذا اونکا بیان ترک کیا جاتا ہے اور اختلاف ظاہری کا دفع دخل اسطور پر ہوتا ہے کہ
واجب التعظیم ہونا ذریعہ وراثت نہین ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو بصورت موجودگی والدین کے اسکو
حق ورثہ پہونچیگا لیکن ورثہ کا استحقاق اس امر پر مبنی ہے کہ وارث بذریعہ پنڈ وغیرہ کے مورث
کو فائدہ پہونچا سکے اور چونکہ باپ بمقابلہ مان کے اسطرح کا فایدہ پہونچا سکتا ہے لہذا اوسکو باوصف
موجود ہونے مان کے حق وراثت حاصل ہے +

ہرچند اکثر مصنف باپ کو مان پر ترجیح دیتے ہین مگر بموجب شاستر مروجہ بنارس اور متھیلا کے
مان کا استحقاق وراثت زیادہ فایق ہے +

یا اگر بعد علیحدہ ہونے کے وہ اپنے پدری رشتہ دارون کے ساتھہ پھر شامل ہوگیا ہے تو اوسکی جایداد اوسکے چچا اور چچا کے بیٹے کو پہونچیگی کیونکہ وے اوسکے سگوترا اور سپنڈ ہین — یہ راے متا چھرا اور بیوہار میوکھ کے موجب ہے +

عدالت اپیل بریلی

مقدمہ ۱۴۳ اس — ایک برہمن دو بیٹے اور ایک دختر اور ایک نواسہ چھوڑکر مرگیا بعد ازان اوسکا بڑا بیٹا لاولد فوت ہوا بعد اسکے اوسکا چھوٹا بیٹا ایک زوجہ اور ایک دختر چھوڑ مرا یہ دونون بھی بعد ازان فوت ہوے لیکن دختر مذکور کا شوہر اور اوسکی ایک دختر بقید حیات ہین شوہر مذکور اس مقدمہ مین مدعا علیہ ہے — اصل مالک کا نواسہ اوس جایداد کا دعوی کرتا ہے جو چھوٹے بھائی کی دختر کو پہونچی ہے اس صورت مین جایداد مذکور اصل مالک کے نواسہ کو ملیگی یا چھوٹے بھائی کی دختر کے شوہر کو +

ج — صورت مذکورہ بالا مین جایداد جو چھوٹے بیٹے کی دختر کو اوسکے باپ سے وراثتہ ملی ہے وہ اصل مالک کے نواسہ کو پہونچیگی اور بمقابلہ نواسے کے دختر مذکور کا شوہر اور اوسکی دختر جایداد سے بالکل محروم رہینگے کیونکہ متوفی کو اوسکا نواسہ فایدہ پہونچا سکتا ہے — جو حال کہ خاص دختر مذکور کا استری دھن ہے اوسکو اوسکے وارث پائینگے — یہ مسئلہ داے بھاگ کے موجب ہے +

جایداد موروثی جو دختر کو وراثتہ پہونچے وہ اوسکی وفات کے بعد بمحرومی اوسکے شوہر اور دختر کے اوسکے پدری رشتہ دارون کو پہونچیگی ++

ضلع ہوگلی — ۲۰ — فروری ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۱۵ اس — ایک شخص نے عین حیات اپنی مان کے اپنے نانا کی جایداد کی بابت نالش دایر کی اور اوسکی مان سے اولاد کا پیدا ہونا بھی ممکن ہے —

اس صورت مین نواسہ مستحق دلائے جانے جایداد کا ہے یا نہین +

ج — جایداد مدعوہ پدری کی ان کا بلا شرکت احدے استحقاق وراثت
ہے لہذا مدعی جب تک اوسکی ماں بقید حیات ہے متوفی کا وارث تصور
نہین کیا جا سکتا +

کوئی شخص بحین حیات اپنی ماں یا نانا کی جایداد کا دعویٰ نہیں کر سکتا +

ضلع چوبیس پرگنہ

مقدمہ ۱۷اس — ایک زمیندار دو زوجہ اور اون سے دو بیٹیاں چھوڑ مرا
تھوڑے عرصہ کے بعد دونوں زوجہ نے وفات پائی اور اونکے مرنے
کے بعد پہلی زوجہ کی دختر جو لاولد بیوہ ہے اور دوسری زوجہ کی دختر جسکے
دو بیٹے ہین بالاشتراک جایداد پر قابض رہین اور زر محاصل کو آپس مین مساوی
تقسیم کیا — دختر جو بیوہ اور لاولد ہے اوس نے اپنے نصف حصہ کو اپنے
متوفی باپ کے فائدہ عقبے کے لیے اپنے گرو کے نام بذریعہ ایک
دستاویز کے ہبہ کر دیا — اس صورت مین ایسا ہبہ نامہ جائز ہے یا نہیں +

ج — صورت مذکورہ بالا مین دختر کو جو بیوہ اور لاولد ہے پدری جایداد پر
کچھ حق نہین پہونچتا ہے گو وہ اوسکے نصف محاصل سے منتفع ہوتی
رہی ہو پس اوسکا ہبہ کرنا بلا اجازت اپنی سوتیلی بہن اور اوسکے بیٹون کے
ناجائز ہے — یہ رائے بموجب داے بھاگ اور اور کتب شاستر مروجہ بنگالہ
کے ہے +

بیوہ اور لاولد لڑکی کا حق مقابلہ اوس دختر کے جسکے اولاد ذکور ہے زایل ہو جاتا ہے +

ماخذ — اسیواسطے اوس مسئلہ پر جسکا ذکر شلوک پیرو ہے لحاظ رکھنا چاہیے
یعنی لڑکی جسکے اولاد ذکور ہے یا جسکے ایسی اولاد ہونے کا احتمال ہے وہ
ورثہ پانیکی مجاز ہے نہ وہ لڑکی جو بیوہ یا عقیمہ ہے یا جسکے صرف اولاد اناث
ہو اور اولاد ذکور نہ پیدا ہوئی ہو — داے بھاگ +

پس مفہوم اوس مسئلہ کا جبکہ ا ر و شرنہ پیر وسے ہے اور جسکو مصنف دای بھاگ
نے بھی معتبر قرار دیا ہے یہ ہے کہ اگر ایسی بیٹیان جنکے اولاد ذکور ہو یا ہونے
کا احتمال ہو سوا ان تا عقیب یا بیوہ بیٹیان ورثہ پانے کی مجاز نہین ہین کیونکہ وے
اپنی بیٹیون کی وساطت سے مالک جایداد کو بذریعہ پنڈ و پانی دینے کے
فائدہ نہین پہونچا سکتین ۔ اسے کرم سنگرہ ۔
عدالت اپیل کلکتہ

فصل چوتھی

والدین وغیرہ کے بیان مین

مقدمہ اس ۔ اگر کوئی نابالغ مان اور چار چچا اور کچھ جایداد جو چچاؤن کی جایداد کے
شریک اور شامل ہو چھوڑ مرے تو اس صورت مین منجملہ جایداد غیر منقسمہ کے
نابالغ کا حصہ اشخاص مذکورہ بالا مین سے کسکو پہونچیگا ۔ اگر شاستر کے بموجب
مان حین حیات اپنے جایداد مذکور پر استحقاق رکھتی ہو تو اس صورت مین وہ
مکان نابالغ کے اوس دیوار کی قیمت جسپر اوسکے شوہر کے ایک بھائی نے
غصباً قبضہ کر لیا ہو پانیکی مستحق ہے یا نہین ۔

جواب ۔ اگر نابالغ مرجاوے اور اوسکے وارثون مین سے کوئی وارث باپ تک
نہو تو اوسکی مان کل جایداد منقولہ اور غیر منقولہ پائیگی اور در صورت موجودگی مان کے
چچاؤن کا مطلق ورثہ مین کچھ استحقاق نہین ہے ۔ چچا جسنے
دیوار مشترکہ پر قبضہ کر لیا ہے اوسکو بقدر حصہ نابالغ دیوار کی قیمت مان کو جو اوسکے
سبھے کی بلا شرکت احدے وارث ہے دینی ہوگی ۔
ماخذ جاگبلک کا قول ہے کہ زوجہ اور بیٹیان اور نیز والدین الخ ۔

نتیجہ ۔ والدین مان بمقابلہ چچا کی جایداد مشترکہ کی وارث ہوتی ہے ۔

برہسپتی کا قول ہے کہ متوفی بیٹا جسکے زوجہ نہو نہ اولاد ذکور اوسکی مان کو
اوسکا وارث سمجھنا چاہیے یا باجازت مان کے بھائی ورثہ پا سکتا ہے +

ضلع ندیا - آیورن بنام راجماے کرجیا +

مقدمہ ۲۱۴ - ایک شخص کے دو زوجون سے تین بیٹے تھے منجھلے
بیٹے کی وفات کے بعد جو ناکتخدا تھا باپ نے اپنی جایداد منقولہ و غیر منقولہ
کو مساوی طور پر اپنے دو باقی بیٹون مین تقسیم کر دیا - دونون بھائی حین حیات
اپنے باپ کے علحدہ ہو گئے اور اپنے اپنے حصہ پر متصرف رہے
تھوڑے عرصہ کے بعد بڑا بیٹا ایک زوجہ اور دو بیٹے چھوڑ مرا منجملہ اونکے
ایک بیٹا بھی چند روز کے بعد مر گیا اور اصل مالک کی وفات کے بعد اوسکا
چھوٹا بیٹا اور اوسکے بڑے بیٹے کی بیوہ اور بیٹا بقید حیات تھے بڑے بیٹے
کی بیوہ مع اپنے بیٹے کے اوسکی جایداد پر قابض ہوئی اور آخر کو بیوہ مذکور
کا بیٹا یعنی اصل مالک کا پوتا بھی مر گیا اوسکی وفات کے بعد بھی
بیوہ حصہ شوہری پر تھوڑے عرصہ تک قابض رہی لیکن اب اصل مالک
کا چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے کی بیوہ کو بیدخل کرنا چاہتا ہے اور اونکے آپس مین
جایداد کی نسبت نزاع ہے پس درصورت تصفیہ حصص اور تقسیم ہونے
جایداد کے بطور مذکورہ بالا جایداد مذکور فریقین مین یعنی باہم اصل مالک کے
چھوٹے بیٹے اور بڑے بیٹے کی بیوہ کے کیونکر تقسیم ہونی چاہیے +

ج - اگر یہ ثابت ہو جاے کہ اصل مالک نے جایداد کو بطور صریحہ بالا تقسیم
کر دیا تھا تو اوسکا چھوٹا بیٹا اور اوسکے پوتے کی مان یعنی اوسکے بڑے بیٹے
کی بیوہ علحدہ علحدہ مستحق پانے اون حصون کے ہین جو اصل مالک نے
نے اپنے بیٹون کے واسطے مقرر کیے تھے +

اگر جایداد منقسم ہو تو منجملہ ورثہ مین مان کو اوسکی نسبت بالعموم استحقاق پہونچتا ہے +

س ۲۰- اگر اصل مالک کے دو زوجہ سے تین بیٹے تھے اور دوسرا
بیٹا اپنے باپ کے سامنے ناکتخدا مر گیا اور بڑا بیٹا بھی اپنے باپ کے
حین حیات ایک زوجہ اور دو بیٹے چھوڑ مرا منجملہ اونکے ایک بیٹا
بعد ازان فوت ہوا بعد اوسکے اصل مالک بغیر تقسیم کرنے جایداد کے اپنے چھوٹے
بیٹے اور بڑے بیٹے کی بیوہ اور بیٹے کے سامنے مر جاے اور بعد اوسکے
بڑے بیٹے کا بیٹا بھی مر گیا ہو تو اس صورت مین پس ماندون مین سے کون
مستحق پانے وراثت کا ہے یعنی اصل مالک کا چھوٹا بیٹا یا اوسکے بڑے
بیٹے کی بیوہ- اور اگر دونون مستحق ہین تو کسقدر حصہ ہر ایک کو ملنا چاہیے +

ج ۲۰- اصل مالک کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اور پوتا دونون ترکہ
پانے کے مساوی حقدار ہین اور پوتے کی وفات کے بعد اگر اوسکے
وارثون مین سے باپ تک کوئی وارث نہین ہے تو اوسکی مان وارث
ہوگی لہذا اصل مالک کی جایداد اوسکے چھوٹے بیٹے اور بڑے بیٹے
کی بیوہ کو بحصص مساوی پہونچے گی +

اگر بیٹے نے [illegible] چچا کے دادا کی جایداد [illegible] سے حصہ مساوی پایا ہو اور وہ مر جاے تو اوسکا ترکہ اوسکی مان کو پہونچیگا +

عدالت اپیل کلکتہ- ۲۲ جولائی [illegible]ع

دیبی پرشاد چترجیا بنام سیوا واسی دیبی

مقدمہ ۱۳ س- بعد وفات کشن کشور کی پہلی زوجہ رتن مالا اور اوسکے
لا ولد متبنی نند کشور کے اونکے دو آنہ کے حصہ کا اشخاص مرقومہ ذیل مین سے
کون شخص وارث ہوگا- نراینی دیبی دوسری زوجہ کشن کشور کی وارث
ہوگی یا نراینی دیبی مذکورہ کا متبنی بیٹا رام کشور بشرطیکہ وہ فی الواقع متبنی
کیا گیا ہو- یا کشن گوپال راے برادر حقیقی کشن کشور کے ورثہ یا گنگارام
اور لکھی نراین سوتیلے بھائیون کے ورثہ مستحق وراثت مذکور کے ہونگے

اور اوس مقدمہ سے جواز یا عدم جواز تبنیت رام کشور کے نراینی دیبی پہلا نے گود لیا متعلق ہے یا نہین +

ذیل مین شجرہ خاندان مندرج ہے

(سری کشن) زمیندار پرگنہ میمن سنگھ وغیرہ چار بیٹے چھوڑ مرا پہلا اور دوسرا بیٹا ایک زوجہ سے اور تیسرا اور چوتھا دوسری زوجہ سے +

اول	دوم	سوم	چہارم
کشن کشور چار آنہ کے حصہ تنازعہ کا زمیندار سنہ ۱۸۱۱ع مین لاولد مر گیا اور دو زوجہ یعنی پہلی رتن مالا اور دوسری نراینی دیبی چھوڑ مرا پہلی زوجہ بعد گود لینے نند کشور کے سنہ ۱۹۱۱ مین مر گئی اور دوسری نراینی دیبی مدعیہ کا بیان ہے کہ اوس نے بعد وفات نند کشور کے رام کشور کو متبنی کیا +	رتن گوپال کے اولاد نہ تھی لیکن اوسنے جگل کشور پدر رام کشور مدعا علیہ کو متبنی کیا +	گنگا نراین +	لکھی نراین دو بیٹے چھوڑ مرا یعنی شام چندر و رودر چندر +

ح - اگر بعد وفات مسماۃ رتن مالا پہلی زوجہ کشن کشور کے اوسکا متبنی بیٹا نند کشور جسے بیوہ مذکور نے باجازت جایز اپنے شوہر کے گود لیا لا ولد مر جاوے تو نند کشور مذکور کا دو آنہ کا حصہ کشن گوپال برادر حقیقی کشن کشور کو

ف دھرم شاستر بنگالہ کے بموجب سوتیلی مان کو استحقاق وراثت حاصل ہے

متبنی بیٹے یعنی نند کشور کے چچیرے بھائی کو ملیگا نہ کشن کی دوسری زوجہ
یعنی نند کشور کی سوتیلی مان کو نہ وارثان گنگا نراین و لکھی نراین کو جو متبنی اگر ہوئے
باپ کے سوتیلے بھائی تھے لیکن اگر نراینی دیبی اپیلانٹیہ کا رام کشور کو
گود لینا جایز ہو تو رام کشور نند کشور کے ۵ آنہ کا وارث ہوگا۔ شاستر مین دو
متبنی کرنے کے واسطے نہ تصریحاً ممانعت اور نہ اجازت ہے اگر بنگالہ
مین دو متبنی کرنیکا دستور ہو تو بلا شک رام کشور کی تبنیت جایز متصور ہوگی
اور اوسکو ۵ آنہ کا حصہ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ملیگا۔ نند کشور کی سوتیلی مان
یعنی نراینی اپیلانٹیہ بدین وجہ اوسکی وارث نہین ہوسکتی کہ دای بھاگ
اور اور کتب شاستر مروجہ بنگالہ مین جہان کہین لفظ ماتا یعنی مان کا واقع
ہوا ہے اوس سے جننی یعنی مادر حقیقی سے مراد ہے ان کتابون
کی رو سے سوتیلی مان مجاز وارث ہونے کی نہین ہے البتہ اوس کو
اوس شخص سے جو ورثہ پائے وجہ معاش ملنی چاہیے دکھن کی کتب
شاستر یعنی متاچھرا وغیرہ مین لفظ ماتا سے مادر حقیقی و مجازی دونون مراد ہے
چنانچہ بموجب کتب مذکور کے سوتیلی مان کو حصہ ملے گا +

ماخذ منو۔ بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے پیدا ہو۔ بیٹا جو زوجہ
منکوحہ کے بطن سے بطور جایز دوسرے شخص سے پیدا ہو۔ بیٹا جو اپنے ماں باپ نے
دوسرے کو دیا ہو یعنی متبنی بیٹا جسکی ولدیت مخفی ہو یعنی جسکا پدر حقیقی معلوم
نہو سکے۔ بیٹا جسے اوسکے والدین نے ترک کر دیا ہو۔ یہ چھ بیٹے
قرابتی اور وارث ہین جب کسی شخص کو بموجب قاعدہ مرقومہ مابعد کے
کسی نے بیٹا دیا ہو اور وہ بیٹا بصفات نیک متصف ہو تو اوس بیٹے کو
ترکہ مین سے پانچوان یا چھٹا حصہ ملیگا گو وہ خاندان غیر سے لیا گیا ہو +

اور اوسکی سوتیلی بیٹی کی جایداد نند کشور کے بھائی کو متبنی بیٹے کو پہونچے گی +

بدھاین - جایداد مین شریک ہونے کے مستحق یہ بیٹے ہین - بیٹا
جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے ہو - جس دختر کو بطور پسر مان لیا ہو اوسکا بیٹا
- بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے اور ایسے قرابت دار کے صلب سے
ہو جو بغرض توالد بطور جایز مقرر کیا جاے - بیٹا جو ایک نے دوسرے کو
دیا ہو - بیٹا جو متبنی کیا جاے - بیٹا جسکی ولدیت مخفی ہو - بیٹا جسکو والدین نے
چھوڑ دیا ہو +

گوتم - بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے ہو - بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے
بطن اور ایسے قرابت دار کے صلب سے ہو جو بغرض توالد مقرر کیا گیا
بیٹا جو ایک نے دوسرے کو دیا ہو - بیٹا جو متبنی کیا جاے - بیٹا جسکو
اصلی والدین نے چھوڑ دیا ہو - یہ بیٹے ملک کے وارث ہوتے ہین +

منو - بیٹا جو لاولد مر جاے اور زوجہ نہ چھوڑے تو اوسکی مان ورثہ پائیگی
اور اگر مان بھی مر گئی ہو تو دادی کو ترکہ پہونچے گا +

اقوال مرقومہ بالا مین جو لفظ مان واقع ہوا ہے اوس سے مادر حقیقی مراد ہے
کیونکہ ایسے مسایل جو ذیل مین لکھے جاتے ہین اونمین الفاظ مان اور
دادی اور پردادی کے اصلی معنی لیے جاتے ہین یعنی حقیقی مان -
باپ کی حقیقی مان - دادا کی حقیقی مان اور اسی نام سے مراد ہین اونکے پنڈ
رکھے جاتے ہین لیکن سوتیلی مان وغیرہ کے نام اوقات معینہ کے
سرادھ مین پنڈ دینا صریح منع ہے چنانچہ منو کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت
لاولد مر جاے تو ایسے شخص کی نسبت وہ سرادھ کیا جاے گا جو اوسکے
واسطے مخصوص ہے نہ وہ جو اوقات معینہ پر کیا جاتا ہے - دای بھاگ [illegible]

حاشیہ - فی الحقیقت یہ امر صراحت واضح نہیں ہے تاکہ سمجھا جاے اور مقامات مین سوتیلی مان کو

صدر دیوانی عدالت — ۴ نومبر سنہ [illegible]ع

نرائنی دیبی بنام ہرکشور رائے

مقدمہ ۴۴ س — اگر کوئی نابالغ اپنی بہن اور چچا اور دادی چھوڑ مرے تو اس صورت مین شاستر کے بموجب منجملہ اشخاص مذکور کے کون اوسکا وارث ہوگا +

ج — نابالغ کی دادی بلاشرکت احدے مستحق وراثت ہے اور بمقابلہ اوسکے بہن اور چچاؤن کا استحقاق جاتا رہتا ہے +

بمقابلہ دادی کے ہمشیر اور چچاؤن کا حق نہین ہے +

اس باب مین قول منقولہ داے بھاگ اور کتب شاستر یہ ہے بیٹا جو لاولد مرجاے اور زوجہ نہ چھوڑ مرے تو اوسکی مان ورثہ پائیگی اور مان بھی مرگئی ہو تو دادی ترکہ پائیگی + [illegible]

مقدمہ ۵ س — ایک برہمن ایک زوجہ اور دو بیٹے چھوڑ مرا اس صورت مین زوجہ بیوہ اوسکے کسقدر حصہ پانیکی مستحق ہے یا نہین اگر ہے تو کسقدر حصہ پائیگی — اوسنے اپنا حصہ ایک بیٹے کو بحالت موجودگی دوسرے

حق وراثت پہونچتا ہے ہرچند مستحق ہونا اوسکا بیوستہ پنڈتان مرقومۂ بالا سے مستنبط ہے لیکن بالعکس اسکے بھی فرض کیا جاسکتا ہے — اس باب مین تنبیہ متعلقہ ص ۴۴ جلد فیصلجات صدر دیوانی عدالت سابقہ کیجاے تقسیم کی حالت مین سوتیلی مان بموجب قاعدۂ متشبہ بنارس کے حصہ پاسکتی ہے +

یہ امر شاستر بنگالہ کے مطابق ہے اور حسب ترتیب داے کرم سنگرہ مصنفہ سری کرشن کے جو اوس ضلع مین بڑی معتبر کتاب متصور ہے جاری ہے لیکن سری کرشن نے جو داے بھاگ پر شرح لکھی ہے اوسکے بموجب چچا کے دعوی کو دادی کے دعوی پر ترجیح ہے +

بیٹے کی دو بیوؤن کے منتقل کر دیا ہے یہ ہبہ جایز ہے یا نہین ؟

ج ۔ صورت مذکورۂ بالا مین بیوہ منجملہ جایداد اپنے شوہر متوفی کے ایک ثلث کی مستحق ہے اگر وہ اپنے حصہ پر متصرف ہو کر اوسے ایک بیٹے کے نام درصورت موجود ہونے دوسرے بیٹے کی دو بیوؤن کے ہبہ کر دے تو یہ ہبہ جایز اور واجب التعمیل متصور ہونا چاہیے + ط

عدالت اپیل ڈھاکہ ۔ ۵ ستمبر ۱۸۰۵ع

تین بیٹوں کی تسیح ساوی حصہ پانیکی مستحق ہے اور اوسے اختیار ہو کہ اپنا حصہ کسی بیٹے کو دیدے تمنیہ مسائیہ کردہ +

عدا اس مقدمہ مین یہ امر تصریح نہین لکھا ہے کہ بیوہ مذکورہ دونون لڑکون کی یا فقط ایک کی مان تھی یا لاولد تھی اگر وہ دونون لڑکون کی مان تھی اور اوسنے اپنے شوہر یا سسر سے کچھ مال بطور استری دھن نہین پایا تو وہ بیٹون کے برابر حصہ پانیکی مستحق ہے اور اگر استری دھن پایا ہو تو وہ مستحق نصف حصہ پانیکی ہے چنانچہ جیمو تواہن کہتا ہے کہ اگر باپ کی وفات کے بعد حقیقی بھائیون مین تقسیم جایداد ہو تو مان کو ساوی حصہ دینا چاہیے مان کا بیٹون کے ساتھ ساوی حصہ پانا اوس صورت مین ہوگا جبکہ مان کو کچھ مال بطور استری دھن نہین دیا گیا ہو اور اگر دیا گیا ہے تو اوسکو نصف حصہ ملیگا ۔ لیکن اگر اوسکے صرف ایک بیٹا تھا یا وہ لاولد تھی تو اس صورت مین اوسے وارث ہونیکا استحقاق نہین ہے کیونکہ صورت اول مین اوسکا صرف اکلوتا بیٹا اوسکی پرورش روزمرہ کا سرانجام کر لیگا اور دوسری صورت مین منجملہ جایداد شوہر کے وہ صرف وجہ معاش پانیکی مستحق ہے چنانچہ داے کرم سنگرہ مین سری کرشن ترک النکار نے یہ بیان کیا ہے کہ سوتیلی مان حصہ نہین پاتی ہے لیکن کھانے اور کپڑے سے اوسکی خبرگیری کرنی ضرور ہے ۔ علاوہ اسکے اگر بھائی بطور مشترک اور متفق کے رہنا چاہین تو مان اونکو اپنا حصہ علحدہ کر دینے کے لیے مجبور نہین کر سکتی کسواسطے کہ داے بھاگ یا کسی اور شاستر کی کتاب مین ایسا حکم نہین ہے کہ جایداد موروثی کی تقسیم جیسا کہ درصورت مرضی کسی شریک ورثہ کے ہو سکتی ہے مان کی مرضی کے مطابق بھی ہو سکے +

دو بیٹیاں بیٹیان - باپ نے اپنے عین حیات اپنی جایداد کو تقسیم کر دیا اور پانچ
حیابرس کے حصے اپنی پانچوں دختروں کو اوسیقدر مساوی حصے اپنے پانچوں بیٹوں
کو دیے - جملہ دختر اور بیٹے اپنے اپنے حصہ پر قابض ہوے - چار لڑ
کے جو چھوٹی زوجہ سے تھے بلا اولاد ذکور مر گئے اور اونکی ماں اونکے حصوں پر
متصرف ہوئی اور بعد ازان وہ بھی مر گئی - اب اصل مالک کی پہلی زوجہ کے
بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا اور چھوٹی زوجہ سے ایک بیٹی بقید حیات ہے اس
صورت مین منجملہ اونکے کسکو اوس جایداد کا وراثتاً حق پہونچتا ہے جو اصل مالک
کی چھوٹی زوجہ کے چار بیٹوں کی ہے اور جو اونکی ماں کو وراثتاً پہونچی تھی +

ج ۱ - اگر برہمن نے اپنی جایداد منقولہ اور غیر منقولہ کو اپنی اولاد یعنی پہلی زوجہ
کے ایک بیٹے اور تین بیٹیوں اور دوسری زوجہ کے چار بیٹوں اور
دو بیٹیوں مین تقسیم کر دیا ہو اور پانچوں بیٹیاں اور پانچوں بیٹے اپنے اپنے حصہ
پر قابض سب ہوں اور چھوٹی زوجہ کے چار بیٹے مر جائیں اور وارثوں
مین سے نواسوں تک کوئی وارث نہ چھوڑ مرین تو اونکی ماں مستحق پانے اونکی
جایداد کی ہے - اور ان کی وفات کے بعد اگر بیٹوں مذکور کی حقیقی بہن اور سوتیلے
بھائی کا بیٹا بقید حیات ہو تو اس صورت مین اونکے سوتیلے بھائی کے بیٹے
کا وراثتاً حق پہونچتا ہے بشرطیکہ اونکے وارثوں مین سے حقیقی بھائی کے
بیٹے تک کوئی وارث موجود ہو اور بہن حصہ پانے سے محروم رہتی ہے +

جایداد موروثی جو کسی عورت کو اپنے بیٹے سے پہونچی ہو صورت مذکورہ کی وفات کے بعد وہ جایداد بیٹے مذکور کے سوتیلے بھائی کے بیٹے کو ملیگی نہ اوسکی بہن کو +

س ۱ - اگر چھوٹی زوجہ کی دختر کے ایک بیٹا ہو تو اس صورت مین نواسہ
اسپند ماموں سے ورثہ پانے کا مستحق ہے یا نہیں +

ج ۱ - درصورت موجود ہونے سوتیلے بھائی کے بیٹے کے بہن کے
بیٹے کا ترکہ مین کچھ استحقاق نہیں ہے +

اور نہ بہن کے بیٹے کو +

ضلع پورنیا پرگنہ [illegible] - دسمبر سنہ ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۳ س - ایک بیوہ نے بابت اپنے متعلقہ شوہر کی منجملہ جایداد موروثی
اراضی وغیرہ کے اپنے شوہر کے بھتیجون پر نالش دایر کی مگر بھتیجون نے
کسیقدر جایداد غیر منقولہ اوسکی وجہ معاش کے واسطے مقرر کرکے باہم تصفیہ
کر لیا - اوس وقت سے وہ اپنی سوت کی دختر کے ساتھ رہا کی دختر مذکور
کے ایک بیٹا تہا جو بعد ازان مرگیا بیوہ مذکور کی وفات کے بعد اوسکی سوت
کی دختر کے شوہر نے اوسکی نسبت رسوم کریاکرم ادا کین مگر اوسکی برسی اوسکے
شوہر کے بھتیجون نے کی اس صورت مین اوسکی جایداد جو اوسکے شوہر کی
موروثی ہو یا بیوہ کی خاص - اور جایداد مذکور اوسنے اپنے شوہر کے مال موروثی
کے محاصل سے خرید کی ہو یا اپنے سرمایہ خاص سے - اس صورت مین یہ
جایداد اوسکے شوہر کے بھتیجون کو پہونچے گی یا اوسکے سوت کی دختر کو؟

ج - اگر بیوہ لاولد نے جایداد غیر منقولہ منجملہ جایداد موروثی اپنے شوہر کے
بھتیجون سے اپنی وجہ معاش کے لیے ازروے تصفیہ باہم پائی ہو تو اوسکا
تعلق حق جایداد مذکور کی نسبت صرف اوسکے حین حیات ہے لہذا اوسکی
جایداد باستثناء اوسکے خاص استری دھن کے اوسکے شوہر کے بھتیجہ
کو پہونچے گی مگر مال جو اوسنے اپنی وجہ معاش سے خریدا ہے اور اوسکا
زیور اور منافع خارجی اور انتفاع اوسکے خاص مال یعنی استری دھن کے
داخل ہے لہذا وہ مال اوسکی سوت کی دختر کو پہونچے گا +

جایداد جو کسی عورت کو اوسکے شوہر سے وراثتاً ملی ہو اوسکی وفات کے بعد اوسکے شوہر کے بھتیجون کو ملیگی اور اوسکا خاص مال یعنی استری دھن اوسکے سوت کی دختر کو پہونچیگا +

ماخذ - عورت کی وجہ معاش اور اوسکا زیور اور منافع خارجی اور انتفاع اوسکی
ملکیت خاص مین داخل ہے - منو کہتا ہے کہ عورت کی ملکیت خاص اوسکی
غیر منسوبہ لڑکیون اور انکو جنکا بیاہ نہین ہوا ہے پہونچتی ہے +

تقسیم ہوسکے (یعنی) ہر ایک کو دو دو حصے ملینگے اور باقی ایک حصہ متبنی کو
پہونچیگا یہ امر بموجب آئین منو اور آئین مندرجہ اوس ہو منو اور واسے کرم سنگرہ اور
بیاد ارنو سمرتی واسے نتنو اور رت تک چندریکا اور دت تک ممانسا اور
شرح واسے بہاگ اور اور کتب شاستر کے ہے +

ماخذ — قول منو سے منو جو ذات واجب الوجود سے پیدا ہوا ہے اوس نے
انسان کے بارہ قسم کے بیٹے بیان کیے ہین اونمین سے چھہ قرابتی
اور وارث ہین اور چھہ قرابتی ہین اور وارث نہین الا صرف اپنے باپ
کی جایداد کے - تفصیل اونکی یہ ہے بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے
پیدا ہو - بیٹا جو زوجہ منکوحہ کے بطن سے بطور جایز دوسرے شخص سے
پیدا ہو - بیٹا جو ایک نے دوسرے کو دیا ہو - متبنی بیٹا - بیٹا جسکی
ولدیت مخفی ہو یعنی جسکا پدر حقیقی معلوم نہ ہوسکے - بیٹا جسے اوسکے
والدین نے ترک کردیا ہو یہ چھہ بیٹے قرابتی اور وارث ہین - برہسپتی
کا قول اور جو نتنو مین منقول ہے وہ یہ ہے کہ واضعان قانون مین منو کا
اول درجہ ہے اسواسطے کہ اونھون نے تمام مطالب وید کے اپنے
مجموعہ مین ادا کر دیے ہین کوئی مجموعہ جو اوسکے اقوال مشتہرہ کو مسترد کرے
پسند خاطر عوام نہین ہے +

واسے کرم سنگرہ مین مقولہ ذیل مندرج ہے - بیاد ہو باہم صحیح النسب
اور متبنی بیٹون کے تقسیم کیجاے منجملہ اوسکے دو حصے صحیح النسب بیٹے
کے ہوتے ہین اور ایک حصہ متبنی بیٹے کا بشرطیکہ وہ اپنے باپ کا ہمقوم ہو
بیاد ارنو ستو مین بھی یہی مسئلہ لکھا ہے +

بیان مرقومۂ بالا کے ساتھہ مصنف واسے نتنو کا بھی اتفاق ہے

[illegible]

ہو جاوین اور ایسے متفق بھائیون مین سے ایک بھائی بغیر چھوڑنے کسی
قریب وارث مثلاً بیٹے وغیرہ کے مر جاوے تو اوسکی جایداد صرف اوسکے
اوس بھائی کو ملے گی جو دوبارہ شریک ہوگیا ہی اور اوسکی وفات کے بعد
صرف اوسکا بیٹا مستحق وراثت ہے۔ اون بھائیون کے بیٹون کا جو متفق
نہین ہین کچھ حق نہین ہے ✣

اون بھائیون کے بیٹون کو جو متفق نہین ہین ورثہ ہوتا ہے ✣

ماخذ۔ جاگیلک کا قول واے بھاگ اور اور کتب شاستر مین یہ منقول ہے
کہ اگر ایک بھائی بعد علٰحدگی کے دوسرے بھائی کے ساتھ پھر شامل ہو جاوے
تو اوسکو دوسرے بھائی کی وفات کے بعد اوسکا حصّہ پہونچے گا اور اگر بعد
اوسکے متوفی کے بیٹا پیدا ہو تو وہ حصّہ مذکور اوسے حوالہ کر دے گا پھر شامل
ہو جانے کے معنی ہبیتی نے یہ بیان کیے ہین کہ جو شخص ایک مرتبہ علٰحدہ
ہو کر پھر باعث محبت کے اپنے باپ یا بھائی یا چچا کے ساتھ رہے
تو یہ صورت دوبارہ شامل ہونیکی ہی ✣

س ۲۔ اگر پانچون بھائی علٰحدہ ہو کر جدا رہین اور منجملہ اونکے ایک بھائی
بلا اولاد ذکور مر جاوے تو اس صورت مین اوسکی جایداد کسکو پہونچے گی ؟

ج ۲۔ وارثون مین سے اگر کوئی وارث ماں تک نہو تو جملہ حقیقی بھائی
ورثہ پانیکے برابر مستحق ہین ۔۔ واے بھاگ وغیرہ مین حوالہ اس قول کا
مندرج ہے ✣

ماں کے بعد بھائی کو ورثہ پہونچتا ہے ✣

ماخذ ذیل۔ بعد ازان حقیقی بھائیون کو اوس بھائی کا ترکہ جو لاولد مر جاوے
تقسیم کر لینا چاہیے ۔ جاگیلک ۔ مگر حقیقی بھائی اس طور پر اپنے حقیقی بھائی
کے حصّہ پر متصرف رہیگا یا حوالہ کر دے گا ۔ منو ۔ جو شخص بیٹا نہ چھوڑ مرے
اوسکا ورثہ اوسکے باپ کو پہونچیگا یا بھائیون کو ✣

ضلع ہوگلی - ۱۰ - دسمبر سنہ ۲۰ء

مقدمہ ۷ چار حقیقی بھائی بالاتفاق رہتے تھے اور بطور کنبہ شترکہ کے
اپنی موروثی اور مکسوبہ جایداد کے محاصل سے متمتع ہوتے تھے اور قبل
تقسیم ہونے جایداد مذکور کے دو بھائی انمین سے اپنی زوجہ چھوڑ کر مرگئے
بعد اونکی وفات کے باقی دو بھائیون نے تقسیم جایداد کے لیے اپنی
رضا و رغبت سے ایک پنچ مقرر کیا چنانچہ پنچ نے یہ فیصلہ کیا کہ جایداد
کے چار حصے کرنے چاہییں منجملہ اونکے دو حصے اون دونون بھائی
لین اور دو حصے بیوون کو ملین اور بیوون کے حصون کا انصرام اونکے
شوہرون کے بھائیون کے سپرد ہو اور اونکو دے حین حیات اپنے
ترکہ کا محاصل پاتی رہین فریقین نے اس امر کو قبول کیا اور تھوڑے عرصہ
تک اوسکے مطابق کاربند رہے بعدازان ایک بھائی اور مرگیا اور زوجہ
اور دو نابالغ بیٹے چھوڑ مرا بعدازان منجملہ بیوون کے وہ بیوہ جسکے شوہر
کا حصہ اوسکے شوہر کے بھائی کے جو اب فوت ہوا سپرد تھا مرگئی اور
بالآخر وہ بھائی بھی جو زندہ تھا چند بیٹے چھوڑ کر مرگیا اس صورت مین جو اشخاص
کہ اب بقید حیات ہین اونمین سے کون مستحق پانے بیوہ متوفی کی اوس جایداد
کا ہے جو اوسے وراثتاً اپنے شوہر سے ملی تھی ؟

ج - صورت مذکورہ بالا مین بیوہ کا حصہ یعنی جایداد کا ایک ربع جو پنچ کی
تجویز سے بیوہ کو ملا تھا اوسکے شوہر کے اوس بھائی کو ملنا چاہیے جو
بقید حیات ہو اور اوسکی وفات کے بعد حصہ مذکور اوسکے بیٹون کو پہونچیگا
اور اشخاص موجودہ ترکہ پانے سے محروم رہینگے ؛
ماخذ جاگربلک - زوجہ اور بیٹیان اور نیز والدین اور علی ہذا القیاس بھائی

بیوہ کی وفات کے بعد اوسکی جایداد اوسکے شوہر کے اوس بھائی کی اولاد کو ملیگی جو بیوہ کی وفات کے وقت زندہ تھا اور اوسکے شوہر کے اون بھائیون کے بیٹون کو نہ ملیگی جو قبل وفات [illegible]

اوراوسکے بیٹے یہ مقولہ موجب داے بھاگ وغیرہ سے ہے +

عدالت اپیل کلکتہ - ۶ - مئی ۱۸۶۹ء

مقدمہ ۸ س - سندر اور پیارے اور جواہر تین بھائی تھے اونھون نے اپنی جایداد اراضی وغیرہ کو آپس مین تقسیم کر لیا اور بطور کنبے جداگانہ کے علحدہ رہنے لگے پیارے کے تین بیٹے موتی اور ہیرا اور تیا تھے منجملہ اونکے بڑا بیٹا موتی مرگیا اوسکے ایک متبنی بیٹا ہے چھوٹا بیٹا تیا بلا اولاد فوت ہوا اور اوسکے وارثون مین سے کوئی وارث زوجہ تک نہین ہے اور دوسرا بیٹا ہیرا اپنی زوجہ چھوڑ مرا زوجہ مذکور اپنے شوہر کی جایداد پر متصرف رہی اور بعد ازان مر گئی اب موتی کا متبنی بیٹا اور سندر کا پوتا اور جواہر کے کئی بیٹے زندہ ہین اور ہیرا کے بیوہ کی جایداد کا دعویٰ کرتے ہین اس صورت مین منجملہ ان دعویدارون کے کسکو حق وراثت پہونچتا ہے

ج - صورت مذکورہ بالا مین بیوہ کے شوہر کے حقیقی بھائی کا متبنی بیٹا بلا شرکت غیرے اس وجہ سے مستحق پانے ورثہ کا ہے کہ وہ بیوہ کے شوہر کی مان اور باپ اور دادا کی ارواح کو پنڈ و پانی وغیرہ سے فائدہ پہونچاتا ہے اور اوسکے شوہر کے دو چچاؤن کے بیٹون اور پوتے کا حق بمقابلہ متبنی اوسکے شوہر کے حقیقی بھائی کے جاتا رہتا ہے +

حقیقی بھائی کے متبنی بیٹے سے چچا کے بیٹے اور پوتے کا حق جاتا رہتا ہے +

عدالت اپیل ڈھاکہ - ۱۰ - دسمبر [illegible]ء

بھولاناتھ مسرا بنام راج چندر مسرا

مقدمہ ۹ س - ایک شخص جو اپنے دو بھتیجون کے ساتھ بالاشتراک رہتا تھا اونسے جدا ہو گیا اور اوس نے جایداد منقولہ اور غیر منقولہ کی تقسیم کرائی اور اوس وقت سے وہ اپنے خاص بیٹے کے ساتھ رہا بیٹا

دختر بھی بعد ازان ایک دختر چھوڑ کر مرگئی اس صورت مین پیارے کی جایداد
اوسکی دختر کی دختر کو پہونچیگی یا اوسکے بھائی کے بیٹون کو +

ج۔ صورت مذکورۂ بالا مین دوسرے بیٹے پیارے کی وفات کے
بعد اوسکی جایداد جو اوسے اپنے باپ سے ترکہ مین ملی تھی اوسکی زوجہ
کو پہونچیگی چاہیے بعد ازان اوسکی دختر کو اور اوسکی وفات کے بعد دختر
کے چچا کے بیٹے مستحق وراثت ہین۔ دختر کی دختر ورثہ پانے سے
محروم رہتی ہے۔ یہ راے مطابق دایہ بھاگ اور اور کتب دھرم شاستر
کے ہے +

بمقابلہ بھتیجون کے دختر کی بیٹی کا حق نہین پہونچتا +

ضلع چوبیس پرگنہ۔ ستمبر سنہ ۱۸۱۶ء

مقدمہ ۱۱ ا س۔ دو ہندو زمیندار جو حقیقی بھائی تھے اونمین سے ایک
اپنی زوجہ چھوڑ کر مرگیا اور دوسرے بھائی اور اوسکے بیٹے اور پوتے
نے بیوہ مذکور کے سامنے وفات پائی۔ مگر دوسرے بھائی کے
بیٹے کی بیوہ اور اوسکی ایک لڑکی اور دو نواسے زندہ ہین۔ اس صورت مین
پہلے بھائی کی بیوہ کی وفات کے بعد اوسکی جایداد اوسکے شوہر کے
دوسرے بھائی کے بیٹے کی بیوہ کو پہونچیگی یا اوسکے شوہر کی خاص بیٹی یا
نواسہ یا اون واسطہ دارون کو جو شوہر کے پدری نسل سے چھٹی پشت
مین ہین اور اگر پہلے بھائی کی بیوہ اور دوسرے بھائی کے بیٹے کی بیوہ
بلحاظ طعام اور امور کے بالاتفاق رہتی ہون اور اقربا جو ایک ہی مورث
اعلی کی اولاد ہون اور واسطہ اونکا ساتوین پیڑھی سے بعد ہو تو اس
صورت مین دھرم شاستر کا حکم کیا ہے +

بموجب دھرم شاستر کی ہدایت

ج۔ دو حقیقی بھائیون مین سے ایک بھائی اگر مرجاے تو اوسکی جایداد

ماخذ - ایک شخص جو بلا اولاد ذکور مرجاے اور اوسکے بہت سے رشتہ دار یعنی ناتی یا قرابت دار بعید یعنی سکل یا بندھو رشتہ دار ہون تو جو اونمین سے بواسطہ مین قریب تر ہو وہی اوسکی جایداد کا مالک ہوگا - قول برہسپتی منقولہ داے تتو و داے کرم سنگرہ ÷

ضلع میمن سنگہ - ۵ - مارچ ۱۸۷۱ع

مقدمہ ۲۱۴ - دیوکی نندن اور دھرنی دھر اور رام کنت اور کالی پرشاد چار بھائی تھے - دیوکی نندن بیساکھ کے مہینے ۱۲۵۲ بنگلہ مین مرگیا اور دو بیٹے چھوڑ مرا - ۱۲۹۵ بنگلہ مین دھرنی دھر لا ولد مرگیا اور اوسکی بیوہ سور دھنی نے بھی ۱۲۷۱ بنگلہ مین وفات پائی - رام کنت ۱۲۷۶ بنگلہ مین فوت ہوا اور اوسکی بیوہ جے منی اور دو بیٹے موجود ہین کالی پرشاد نے ۱۲۷۰ بنگلہ مین اس جہان سے رحلت کی اور اوسکی بیوہ ابتک بقید حیات ہے - بھائیون کے قبضہ مین جایداد اراضی مساوی حصون مین تھی اور فیصلہ پنچون کے بموجب دھرنی دھر اور کالی پرشاد کی بیوہ اپنے اپنے شوہرون کے حصہ جایداد کے محاصل سے حین حیات متمتع ہوتی رہین اور اونکی وفات کے بعد اونکے حصے باہم دیوکی نندن اور رام کنت اور اوسکے وارثون کے تقسیم ہو گئے - اس صورت مین بعد وفات سور دھنی بیوہ دھرنی دھر کے کالی پرشاد کی بیوہ مستحق پانے کسیقدر حصہ منجملہ اوس محاصل کے جو سور دھنی کو ملتا تھا ہے یا نہین ÷

ج - اگر دھرنی دھر اور کالی پرشاد کی بیوہ اپنے اپنے شوہرون کے حصہ جایداد کے محاصل سے حین حیات متمتع ہوتی رہین تو دھرنی دھر کے بیوہ کی وفات کے بعد کالی پرشاد کی حقیقی اس امر کی نہین ہے

بھائی کی بیوہ دائون کی ترتیب مین نہین ہے ÷

ضلع جنگل محال - ۲۲ - مئی ۱۸۱۹ء

مقدمہ ۴۴ اس - ایک برہمن نے اپنے حقیقی بھائی سے جایداد اراضی
و مال مشترکہ کی تقسیم کرائی اور علیحدہ رہنے لگا اور ایک نابالغ بیٹا اور ایک
غیر منکوحہ دختر اور ایک زوجہ اور بھائی مذکورہ بالا کے بیٹے چھوڑکر مر گیا بعد ازان
اوسکا بیٹا فوت ہوا اور اوسکے بعد اوسکی زوجہ بھی مرگئی اب اوسکی دختر جسکے
اولاد ذکور پیدا ہونے کا امکان ہے اپنے باپ کے ترکہ کا دعوی کرتی
ہے - اس صورت مین یہ دختر مستحق وراثت ہے یا متوفی کے بھائی کے بیٹے
ج - صورت مذکورہ بالا مین دختر کا کچھ حق نہین ہے کیونکہ مالک کی وفات
کے بعد اوسکی جایداد اوسکے بھتیجے کو ورثتاً پہونچی جسکی روح کو وہ پنڈ و پانی دینے
سے فائدہ نہین پہونچا سکتی - بھائی کے بیٹے مستحق وراثت ہین کیونکہ وے
اون دو مورثون کو پنڈ و پانی دے سکتے ہین جنکو اصل مالک پر دینا فرض تھا

ہمشیرہ کا حق بمقابل بھائی کے بیٹون کے جاتا رہتا ہے

ضلع بردوان - ۳۰ - دسمبر ۱۸۱۹ء

اپنورن دیبی بنام گنگا ہری سرمنی وغیرہ

استحقاق وراثت فوراً بعد وفات باپ کے حاصل ہوا اور جو استحقاق کہ اولاد ذکور کو ایک مرتبہ
حاصل ہو جاتا ہے وہ کسی ایسی عدم قابلیت کی وجہ سے جو بعد ازان عارض ہو زایل نہین ہوتا
لہذا چوتھے بھائی کا بعد ازان بیمار ہونا اوسکے مانع ارث نہین ہو سکتا اور اوسکی وفات کے بعد
اوسکا حصہ یعنی جایداد موروثی کا ایک ربع اوسکے تیسرے بھائی کو جو زندہ تھا پہونچنا چاہیے تھا
اوس کے بڑے بھائی کی بیوہ اور دوسرے بھائی کے بیٹے کا اوس سے کچھ تعلق نہ تھا
کیونکہ بھائی کے مقابل مین اونکا کچھ حق نہین ہے - لیکن اس مقدمہ مین واضح ہوگا کہ دوسرے
بھائی کے بیٹے نے بھتیجے کے طور پر ترکہ نہین پایا ہے بلکہ بذریعہ ورثت اپنے باپ کے
اس مقدمہ مین چچا کی جایداد پر وارث ہونے کا کچھ تنازع نہ تھا +

دو بہنون مین سے ایک [illegible] دو بیٹے موجود ہین اور دوسری لاولد ہو وے
اس صورت مین اصل مالک کی جایداد اشخاص مذکورۂ بالامین جو زندہ ہین کسطرح پر
تقسیم ہوگی - اشخاص موجودہ مین سے کیسکو منجملہ جایداد کے ایک حصہ جو اوسکے
حصہ سے زیادہ ہو ہبہ یا بیع کرنے کا اختیار ہے یا نہین +
جواب - باپ کی وفات کے بعد اوسکی کل جایداد اوسکے بیٹے کو مرن ہوگی مگر
اوسکے بیٹون کا حق نہین ہے اگر بیٹا مرجاوے اور وارثون مین سے کوئی
وارث برادرزادہ کے بیٹے تک نہ چھوڑ مرے تو اوسکے بھانجے مساوی
طور پر ترکہ پانے کے مستحق ہین بہنون کو بھائیون کی جایداد پر وارث ہونے
کا کچہ حق نہین ہے - ہر ایک بھانجے کو منجملہ جایداد مذکورہ کے اپنے حصہ
کے ہبہ یا بیع کرنے کا اختیار ہے بہنین کبھی جایداد کو کسی طور پر منتقل
کرنے کی مجاز نہین ہین یہ رائے واسے بھاگ اور واسے [illegible] منو اور
اور عالمون کے بموجب ہے +
گوتم - عالمان واجب التعظیم کی ہدایت کے بموجب جایداد پر قبضہ ولادت
کی رو سے پہونچتا ہے +
بیٹے کا حق باپ کی جایداد پر درصورت [illegible] ہونے حق ملکیت باپ کے
قایم ہوتا ہے - اور بیٹا اپنی ولادت اور ایسی حقیقت کی رو سے اپنے
باپ کی جایداد پانے کا مجاز ہے - یہ مسئلہ واسے [illegible] ہے +
مسئلہ ذیل واسے بھاگ مین مندرج ہے - باپ کے وارثون مین سے
اگر اوسکا کوئی وارث پرپوتے تک نہو تو ملحوظ رہے کہ وراثت کا استحقاق
بھانجے کو پہونچتا ہے +
منو کہتا ہے کہ - نواسہ بھی پوتے کے مانند عقبی مین نجات کا باعث ہوتا ہے

بھانجے درصورت نہونے برادرزادون کے وارث [illegible] ہین +

چھوڑکر فوت ہوا اور بالآخر چھوٹے بیٹے کی زوجہ اور دختر دونوں مرگئیں دختر نے
اپنا شوہر اور ایک غیر منکوحہ دختر چھوڑی اس صورت مین منجملہ اشخاص حی القایم
کے کون شخص مستحق پانے باپ کی جایداد کا ہے +

ج - چھوٹے بیٹے کی وفات کے بعد اوسکی بیوہ اپنے شوہر کے جایداد
کی مالک ہے اور اوسکے بعد اوسکی دختر کا ترکہ پر استحقاق ہوتا ہے دختر کے
شوہر اور دختر کا کچھ حق نہیں ہے کیونکہ وے مالک متوفی کو کچھ فائدہ
نہیں پہونچا سکتے بھانجہ ترکہ پانے کا مستحق ہے + مدا

۲۰ - فروری [illegible]ع +

جے نراین گرجیا بنام رام رتن چترجیا +

مقدمہ ۷ س - ایک زمیندار ایک بیٹا اور چار بیٹیاں چھوڑکر فوت ہوا
اوسکی وفات کے بعد اوسکا بیٹا کل جایداد مصروکی پر قابض ہوا اور بلا اولاد
ذکور بیٹیان چھوڑکر مرگیا - منجملہ اونکے دو بعد وفات اپنے شوہرون اور اولاد
کے مرگئیں اور باقی دو بہنوں مین سے ایک کے تین بیٹے تھے
اور دوسری کے ایک متبنی بیٹا - اس صورت مین منجملہ اشخاص حی القایم کے
ہر ایک جایداد مین سے کسقدر حصہ پانیکا مستحق ہے +

ج - صورت مذکورہ بالا مین شاستر کے بموجب جایداد کے سات حصے
کرنے چاہیین منجملہ اونکے چھ حصے تو ایک بہن کے تینوں بیٹوں

بھانجہ کے مقابل مین دختر کی دختر کا وراثت مین کچھ حق نہیں ہے +

بنگالہ مین بہن کا متبنی بیٹا دوسری بہن کے تین حقیقی بیٹوں کے ساتھ جایداد کا ساتوان حصہ پاتا ہے +

مدا - مرت عالمان بنگالہ نے بھانجے کے استحقاق کو تسلیم کیا ہے - دہرم شاستر متہشیہ
بنارس اور متی لا کے بموجب بھانجہ وارث اپنے ماموں کی جایداد کا نہیں ہے اور دختر کی
دختر کے استحقاق وراثت کو بھی اکثر عالموں نے تسلیم کیا ہے مگر کسی جگہ تعمیل اس مسئلہ کی نہیں
ہوئی - جلد اول کے باب وراثت کو معاینہ کرو +

ماموں کی جایداد پر ہونے کے مستحق ہیں اور بھانجوں میں سے ایک کی وفات کے بعد اوسکی زوجہ اپنے شوہر کے حصہ پانیکی مستحق ہے +

اس باب میں برہسپت منو کا قول داے بھاگ میں منقول ہے کہ کسی لاولد شخص کی بیوہ جو پاکدامن اور فرایض دینی کی پابند رہے وہ اپنے شوہر کو پنڈہ پانی دیگی اور اوسکو شوہر کا کل حصہ حاصل ہوگا + [illegible]

ضلع میمن سنگہ - ۱۰ مئی [illegible]

مقدمہ ۱۰اس - ایک شخص ایک زوجہ اور ایک بھانجہ چھوڑکر مر گیا بھانجہ زوجہ کے حین حیات فوت ہوا اور ایک بیٹا چھوڑ مرا اس حالت میں بیوہ کی وفات کے بعد بھانجے کا بیٹا اوسکی جایداد کے وراثتہ پانے کا مستحق ہے یا نہیں +

بہن کا پوتا وارث نہیں ہے +

ج بھانجے کا بیٹا جسکا باپ قبل وفات بیوہ کے مر گیا ہو مستحق وراثت نہیں ہے +

ضلع سلہٹ - ۸ مئی [illegible]

مقدمہ ۱۱اس - زید ایک ہندو اپنی زوجہ اور باپ چھوڑکر مر گیا بعد ازاں باپ بھی فوت ہوا اور ایک زوجہ مسماۃ ہندہ جو زید کی ماں نہ تھی اور ایک نابالغ لڑکا بکر اور ایک بھانجا عمرو چھوڑ مرا بعد ازاں بکر لاولد مر گیا بکر کی وفات کے بعد بیوہ مسماۃ ہندہ باپ کی جایداد پر قابض ہوئی اور اوسنے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے ذریعہ سے کل جایداد اپنے شوہر کے بھانجے عمرو کے نام لکھدی مگر جایداد مذکور پر موصی الیہ کے قابض کرا دینے کے قبل وہ مر گئی۔

مدا واضح ہوگا کہ مقدمہ ہذا اور اس سے پہلے مقدمہ میں جواب بموجب دھرم شاستر بنگالہ کے دیا گیا ہے +

اس صورت مین یہ وصیت بموجب شاستر متشیہ متھیلا اور بنگالہ کے جائز
اور واجب التعمیل ہے یا نہین ۔ اور بخلاف اسکے اگر کوئی وصیت نامہ تحریر
نہوا ہو تو اس صورت مین جایداد مذکور زید کے باپ کے بھانجے کو وراثتہً
پہونچے گی یا اوسکی بیوہ کو +

ج ۔ اگر زید اپنی زوجہ اور باپ چھوڑ کر مر گیا اور بعدازان باپ بھی فوت ہوا
اور اپنی ایک زوجہ مسماۃ ہندہ یعنی زید کی سوتیلی مان اور ایک نابالغ لڑکا بکر
اور ایک بھانجہ عمرو چھوڑ مرا اور نابالغ بکر لاولد مر گیا اور بعد اسکے باپ کی
بیوہ جایداد مذکور پر قابض ہوگئی اور اوسکو ایک وصیت نامہ کے ذریعہ سے
اپنے شوہر کے بھانجے عمرو کے نام منتقل کر دیا لیکن جایداد مصرحۂ وصیت نامہ
پر عمرو کے قابض کرا دینے کے قبل مر گئی اس صورت مین بموجب شاستر
متشیہ متھیلا اور بنگالہ کے وصیت جائز اور واجب التعمیل نہین ہے اور وارث
جو جایداد مذکور پر مستحق وراثت ہین اونکی ترتیب یہ ہے ۔ زید جو اپنے
باپ کے سامنے مر گیا اوسکی بیوہ بموجب شاستر متشیہ متھیلا اور بنگالہ کے
اپنے شوہر کی جایداد وراثتہً پانے کی مجاز ہے بشرطیکہ جایداد مذکور منقسمہ ہو
اور اور شرکا وراثت سے علٰحدہ کر لی گئی ہو ۔ اگر جایداد وارثون کے قبضہ
مین بالاشتراک ہو تو بیوہ بموجب شاستر متشیہ بنگالہ کے اپنے شوہر
کے حصہ پر وارث ہوگی لیکن شاستر متشیہ متھیلا کے مطابق وہ اوس
امر کی مستحق نہین ہے کیونکہ اسیطرح اوس نواح کے مفسران شاستر نے
بیان کیا ہے ۔ کہ بیوہ کا استحقاق وراثت سرمایۂ مشترکہ کے تقسیم ہو جانے پر منحصر
ہے کیونکہ عالمان مذکور کی راے کے بموجب صرف تقسیم سے استحقاق
ملکیت منفرداً پیدا ہوتا ہے لہٰذا منجملہ زید کی جایداد کے جسقدر کہ

بموجب قاعدہ وراثت متشیہ بنگالہ کے بیوہ بھائی کے وارثون کی ترتیب مین انحصار ہوا ان درجہ ہے اور بموجب شاستر متشیہ متھیلا اور بنارس کے در صورت موجودگی کو ترجیح کر مستحق وراثت پانے کا نہین ہے اور گو ترجیح ہے مراد تمام واسطہ وارثون سے ہے جو موجود ہون [illegible] سے ہون +

بی بھکت یعنی منقسمہ اور اسدھن یعنی جایداد خاص نہین ہے بموجب شاستر
متہشیہ متیھلا بعد وفات زید کے اوسکے باپ کو وراثتاً پہونچے گی اور بموجب
شاستر متہشیہ بنگالہ کے زید مذکور کا باپ اوسقدر ترکہ پاویگا جسقدر جایداد مشترکہ
سے زید کا خاص حصہ ہو گو دونون صورتون مین زید کی بیوہ تا حیات ہے
اور باپ کی وفات کے بعد کل جایداد جو اوسکو وراثتاً پہونچی ہو اوسکے
نابالغ بیٹے بکر کو ملیگی اور لا ولد مر جانے کے بعد اوسکے وارث کو پہونچیگی
یعنی شاستر متہشیہ متیھلا کے بموجب اگر اوسکے وارثون مین سے کوئی وارث
زوجہ سے گوترج تک نہو تو بھانجہ وارث ہوگا کیونکہ وہ بھی بندھون سے
ہے مگر قبل اسکے وہ وارث نہین ہو سکتا لیکن بموجب شاستر متہشیہ
بنگالہ کے درصورت نہونے وارثون کی زوجہ سے دادا کے پوتے تک
پھوپیرا بھائی مستحق وراثت ہے کیونکہ دادا کی دختر کا پسر ہے +
یہ رائے بموجب بیاد چنتامنی اور اور کتب شاستر متہشیہ متیھلا کے ہے
اور نیز دائے بھاگ اور اور نسخون مروجہ بنگالہ کے ہے
ماخذ - فقرہ جو مہابھارت سے بیاد چنتامنی اور دائے بھاگ اور اور
کتب شاستر مین منقول ہے یہ ہے - عورات کو ترکہ شوہری کے محاصل
سے صرف متمتع ہونے کی اجازت ہے کسی صورت مین اونکو جایداد شوہری
کے تلف کرنے کا اختیار نہین ہے +
۲- تلف کرنے سے بیع کرنا یا اپنی مرضی کے مطابق منتقل کرنا مراد
ہے - بیاد چنتامنی +
۳- بشن کا قول بیاد چنتامنی اور اور کتب شاستر مین منقول ہے
اوس شخص کی جایداد جو اولاد ذکور نہ چھوڑ مرے اوسکی زوجہ کو پہونچتی ہے

اور نہ وجہ نہو تو اوسکی دختر کو اور نہ ہون تو مان کو اور نہ ہو تو باپ کو اور علیٰ ہذا القیاس +

۴ - یہ قاعدہ شوہر کی جایداد منقسمہ سے متعلق ہے - بیاد چنتامنی +

۵ - اسواسطے تبندریا کے مقولہ پر لحاظ رکھنا چاہیے جسکی روسے زوجہ اپنے ایسے شوہر کی کل جایداد جسکے اولاد ذکور نہو وراثتہً پانیکی بالحاظ اس امر کے مستحق ہے کہ شوہر مذکور شرکا وراثت سے علٰحدہ تھا یا شامل کیونکہ اس قسم کا فرق کہین بیان نہین کیا گیا ہے - ولسے بھاگ +

۶ - اگرچہ گوتج نہون تو بندھو وارث ہوتے ہین - بندھو رشتہ دار تین قسم کے ہین اول جو خاص ایک شخص کی ذات سے رشتہ رکھتے ہون دوسرے وے جو اوسکے باپ کے تیسرے وے جو اوسکی مان کے رشتہ مین ہون - چنانچہ جاگیلک کا قول اس باب مین یہ ہے +

حقیقی بھانجے اور حقیقی موسیرے بھائی اور حقیقی ماموں زاد بھائی ذاتی بندھو ہین - اور باپ کی حچی کے بیٹون اور باپ کی خالا کے بیٹون اور باپ کے مامون کے بیٹون کو اپنے باپ کے بندھو تصور کرنا چاہیے اور مان کی حچی کے بیٹون اور مان کی خالا کے بیٹون اور مان کے مامون کے بیٹون کو مان کے بندھوؤن مین شمار کرنا چاہیے - اسطرح وارثون کی ترتیب سے یہان مراد ہے - بیاد چنتامنی +

۷ - واسے بھاگ کا ایک مقولہ یہ ہے کہ علیٰ ہذا القیاس دادا اور پردادا کی اولاد جسمین نواسہ بھی داخل ہے بلحاظ اوس ترتیب قرابت کے جو پنڈ دینے کے واسطے معین ہے مستحق وراثت ہوگی +

۸ - جایداد غیر منقسمہ کی صورت مین قول سنگہہ منقولہ بیاد چنتامنی صادق آتا ہے - بھائیون اور بیٹون کی لاولد ازواج نیک رویہ کے لیے

اوسکے رشتہ دارون شوہری صرف کھانا اور ایسے پرانے کپڑے جو
بوسیدہ ہون دین +

صدر دیوانی عدالت - ۱۰ - دسمبر سنہ ۱۸۲۶ع

سماۃ ہیرابائی بنام بھائی لال +

مقدمہ ۱۴ اس - قوم چھتری کی ایک بیوہ جو اپنے شوہر کی جایداد پر قابض
تھی لاولد مرگئی اوسکی جایداد کا صرف ایک شخص یعنی اوسکے شوہر کا ماموں کا
بیٹا دعویدار ہے اس صورت مین درحالت نہونے کسی اصلی وارث یا متبنی بیٹے
کے شخص مذکور کو اوس بیوہ کی جایداد وراثتاً پانے کا مستحق ہے یا نہین +
ج - اگر لاولد شخص مذکور کی بیوہ جایداد شوہری پر قابض ہو نیکی صورت مین
مرجاوے اور شوہر کے ماموں کا بیٹا چھوڑ مرے اور اوسکے شوہر کے
وارثون مین سے اگر کوئی وارث خالازاد بھائی تک ہو تو بموجب وارثون
کی ترتیب مرقومہ متاچھرا اور دیگر کتب شاستر مروجہ اضلاع مغربی کے اور اگر
وارثون مین سے کوئی وارث ماموں تک ہو تو بموجب سلسلۂ وارثون
مرقومہ دایے کرم سنگرہ مصنفہ سری کرشن ترک النکار اور بیاد ارکوستو
اور بیا بھاگار و کتب مروجہ بنگالہ کے اور اگر وارثون مین سے کوئی وارث
خالازاد بھائی تک ہو تو وارثون کی ترتیب مرقومہ سری کرشن ترک النکار کے
بموجب جو اونھون نے دایے بھاگ کی شرح مین لکھی ہے بیوہ متوفی کی
کل جایداد بشرط نہونے اوسکے متبنی بیٹے کے اوسکے شوہر کے ماموں
کے بیٹے کو پہونچیگی کیونکہ وہ اتم بندھو یعنی اوسکے ذاتی بندھو رشتہ دارون
مین شمار کیا جاتا ہے یہ رائے بموجب متاچھرا اور کتب شاستر مروجہ
اضلاع مغربی کے ہے - اور نیز دایے بھاگ اور اوسکی شرح مصنفہ

متاچھرا اور شرح
دایے بھاگ
مصنفہ سری کرشن
ترک النکار کے
بموجب ماموں زاد
بھائی خالازاد
بھائی کے بعد
وارث ہے
دایے کرم سنگرہ
اور دو کتب مروجہ
بنگالہ کے بموجب
وہ ماموں کے
بعد وارثہ
ہے +

سمرتی ارتھ تتر کی لنکار اور والے کرم سنگرہ اور بیاد ارنوستوا اور بیاد بھنگار نواہ کے
دیگر کتب دھرم شاستر متمشیہ بنگالہ کے مطابق ہے +
ماخذ ا- کتب مرقومۂ بالا مین یہ قول جاگبلک منقول ہے - زوجہ اور
بیٹیان اور نیز والدین اور علے ہذا القیاس بھائی اور اونکے بیٹے اور گوتیج
اور بندھو- الخ +

۱- اگر گوتیج نہون تو بندھو وارث ہوتے ہین - بندھو رشتہ دار تین
قسم کے ہین اول جو خاص ایک شخص کی ذات سے رشتہ رکھتے ہون
دوسرے وے جو اوسکے باپ کے اور تیسرے وے جو اوسکی مان
کے رشتہ مین ہون چنانچہ قول مرقومۂ ذیل سے یہ امر ظاہر ہے - بھانجے
اور حقیقی موسیرے بھائی اور حقیقی ماموں زاد بھائی اپنے ذاتی بندھو ہین -
اور باپ کی چچی کے بیٹون اور باپ کی خالا کے بیٹون اور باپ کے
ماموں کے بیٹون کو اپنے باپ کا بندھو تصور کرنا چاہیے - اور مان کی
چچی کے بیٹون اور مان کی خالا کے بیٹون اور مان کے ماموں کے بیٹون کو مان کے
بندھوون مین شمار کرنا چاہیے - اس صورت مین قربت کی وجہ سے
متوفی کے بندھو اول اوسکے وارث ہونیکے مستحق ہین یہ نہون تو اوسکے
باپ کے بندھو اور یہ نہون تو مان کے بندھو - واضح رہے کہ یہان [illegible]
اسی قسم کے سلسلہ وراثت سے ہے جو اوپر مذکور ہوا - متاچھرا +

۲- نانا نہو تو مان اور یہ نہو تو ماموں کا بیٹا یہ نہو تو اوسکا پوتا - اگر ماموں کا
پوتا نہون تو خالا کا بیٹا وارث ہوتا ہے +

۳- استحقاق وراثت ماموں اور اون لوگون کو جنہین مثل متوفی کے [illegible]
پانی دینا واجب ہے پہونچتا ہے اگر یہ نہون تو ورثہ مالک کی خالا کے

ورثہ پانے کی مستحق ہے اور اگر وہ قبل اشخاص متذکرہ سوال مرقومہ بالا
تو اس صورت مین استحقاق وراثت چچاؤن کو پہونچتا ہے - یہ راے مطابق
واے بھاگ اور اوسکی شرح اور واے کرم سنگرہ او بیاونگار نوا اور کتب
کے ہے +

ماخذ - واے بھاگ - واضح ہو کہ اگر باپ کے وارثون مین سے کوئی
وارث پر پوتے تک نہو تو استحقاق وراثت بھائیکے کو پہونچتا ہے —
واے بھاگ کی شرح مین یہ لکھا ہے کہ - بہن وراثت سے بدین وجہ
محروم رکھی گئی ہے - کہ بموجب دو سکے اوقات معینہ مین وہ عورت ہونیکے
سبب سے پنڈ و پانی دینے کی مجاز نہین ہے اگر کوئی نہو تو باپ کا
حقیقی بھائی وارث ہوتا ہے +

واے کرم سنگرہ - اگر بھائی کے پوتے نہون تو بھانجون کو وراثت
کا استحقاق پہونچتا ہے - دادا نہو تو دادی وارث ہوتی ہے اور یہ نہو
تو چچا +

یہی راے مصنفان بیاونگار نوا اور بیاو ارنو ستو کی بھی ہے +

عدالت اپیل کلکتہ - ۷ - جنوری ۱۸۲۶ع

مقدمہ ۱۵ اس - ایک شخص مرگیا اور دادی اور دو چچا اور ایک حقیقی بہن
چھوڑ مرا بہن کی عمر قریب پچیس برس کے ہے اور اسکے شوہر کی عمر قریب
۳۰ برس کے جس سے اوسکی دو بیٹیان ہین ایک پانچ برس کی
اور دوسری تین برس کی اور احتمال ہے کہ اوسکے اولاد ذکور بھی
پیدا ہو اس صورت مین منجملہ اشخاص مذکورہ بالا کے کون مستحق وراثت
پانے جایداد متوفی کا ہے - اگر بہن کے اولاد ذکور پیدا ہونے کے

وے جو پیدا ہوئے ہین اور وے جو ابھی پیدا نہین ہوئے ہین اور وے جو فی الواقع رحم مین ہین سب کے واسطے ذریعہ پرورش ضرور ہے اور اونکی موروثی وجہ معاش کو تلف کرنا ایک امر مذموم متصور کیا گیا ہے +

عدالت اپیل کلکتہ ۱۴ - فروری ۱۸۲۶ع

فصل ساتوین

برادر و ہمشیر دینی کے بیان مین

مقدمہ ۱۸ س - ایک لاولد بیوہ کی وفات کے بعد ظاہرا جسکے کوئی وارث نہ تھا اوسکی جایداد حاکم وقت کے قبضہ مین آئی اور مشتہر کیا گیا کہ اگر کوئی وارث ہو تو میعاد معینہ کے اندر حاضر ہو بعد انقضاے میعاد معینہ ایک گوشائین حاضر ہوا اور اوسنے قبضہ جایداد کے لیے اس بنا پر کہ بیوہ اوسکے باپ کی چیلی تھی سوال گذرانا اور اوس نے بیوہ کا چیلی ہونا اپنے چا شاگردون کی شہادت سے ثابت کیا لیکن بموجب دستور مسلمہ اس دیار کے کبھی گوشائین کو اوسکے چیلہ کی جایداد نہین ملی ہے اور کوئی تمثیل ایسی معلوم نہین ہوئی کہ تحت حکومت اس عدالت کے کسی چیلہ کی جایداد جو لاوارث مر گیا ہو اوسکے گوشائین کو پہونچی ہو اس صورت مین شاستر کے بموجب گوشائین مذکورہ بالا بیوہ کی جایداد کا وارث ہو سکتا ہے یا نہین اور جایداد مذکورہ کے دعوی کرنیکا مجاز ہے یا نہین +

ج - اگر وارثون مین سے کوئی وارث سپنڈک تک نہو تو وراثت کا استحقاق اچاریہ کو پہونچتا ہے - گوشائین مذکور بیوہ کا گرو و پتر یعنی گرو کا بیٹا ہے — گرو کو اچاریہ نہین کہتے ہین - اگر بیوہ قوم برہمن سے نہین ہے تو اوسکی

دھرم شاستر کے بموجب اچاریہ وارث ہوتا ہے گرو اگر کسی کے نفس سے [illegible]

جایداد راجہ کو ضبط کر لینی چاہیے کیونکہ اس صورت مین صرف وہی اوسکا وارث
ہے اس باب مین منو کا یہ حکم ہے کہ برہمن کی جایداد راجہ کو کبھی لینی نہ چاہیے
لیکن اور قومون کی جایداد اگر اونکے وارث نہون تو راجہ لے سکتا ہے اور
یہی قاعدہ مسلمہ ہے +

وارث نہون تو جایداد راجہ کو ضبط کر لینی چاہیے لیکن اگر شخص مذکور برہمن ہو +

ضلع ہوگلی ۔ ۱۳ ۔ اپریل سنہ ۶۲ء

مقدمہ ۲ س ۔ ایک بیراگی لاوارث مر گیا لیکن ایک شخص اسکے تئین
اوسی اچارج کا چیلا ظاہر کرتا ہی جسکا متوفی چیلا تھا اور اس وجہ سے اپنا استحقاق وراثت
قایم کرتا ہے فقرا کے فرقہ مین ایسا شخص بھائی تصور کیا جاتا ہے یا نہین ج
ج ۔ واسے بھاگ یا کسی اور کتاب دھرم شاستر مین کوئی ایسا حکم نہین ہے
کہ کسی بیراگی کی وفات کے بعد اوسکے اچارج کا کوئی اور چیلا اوسکی جایداد کا
وارث ہو اونمین باہم کوئی رشتہ نہین ہے البتہ وے اشخاص جو ایکہی
اچارج کے چیلے ہون اونکو عابدون مین مذہب کی رو سے بھائی
بولتے ہین اگر متوفی کا ایسا بھائی بحالت قریب المرگ ہونے اوسکے
اوسکا تیماردار ہوا اور اچارج خود دعوی وراثت نکرے تو برادر دینی ترکہ پانیکا
مستحق ہے یہ مسلہ دستور عامہ کے بموجب درست ہے +

در صورت موجود نہونے دوسرے وارثون قربت کے برادر دینی کا حق وراثت حسب رواج عام جایز ہے +

مقدمہ ۳ س ایک بیراگی مذہبی رسوم کے بموجب ایک دیوتا کی مورت
کو ایک جگہ قایم کرنے مرگیا جایداد کثیر چھوڑ مرا اوسکی وفات کے بعد
اوسکے بھائی نے جایداد مذکور کا دعوی کیا اور ایک اور شخص غیر بھی جو متوفی
سے کچھ رشتہ نہین رکھتا ہے جایداد کا دعوی کرتا ہے اور ثبوت
کافی اس امر کا دیتا ہی کہ متوفی تعلقات خانہ داری کو چھوڑ کر تارک الدنیا ہو گیا تھا
اور اوسکو اپنا چیلا [illegible] مقرر کیا تھا اور اسی وجہ سے اوسکے متوفی کی

نسبت رسوم کریاکرم ادا کین - اس صورت مین منجملہ ان شخصون کے کون شخص متوفی کی جایداد کو وراثۃً پانیکا مستحق ہے +

ج - اگر بیراگی فی الواقع تعلقات خانہ داری چھوڑکر تارک الدنیا ہو گیا تو اس صورت مین اوسکا مرید اور چیلہ بمحرومی اوسکے بھائی کے بالکل مستحق ورثہ پانیکا ہے کیونکہ بھائی کا واسطہ متوفی کے ساتھہ صرف اوسوقت تک تھا جسوقت تک کہ وہ خانہ دارون کے سلسلہ مین تھا +

تارک الدنیا کی جایداد کا اوسکا چیلہ یا مرید وارث ہے نہ اوسکے واسطہ دار +

ماخذ بر سبیل - مقدمات کا فیصلہ صرف قوانین تحریری کی عبارت سے کیجو نہین چاہیے کیونکہ اگر اونکی منشاء کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا تو ممکن ہے کہ دادرسانی مین قصور واقع ہو + ملا

۵ - اگست ۱۸۶۱ء

مقدمہ ۳۴ س - بلرام سیتا داس ایک عابد نے ایک مکان پرستش کے لیے قرار دیکر اوسمین ایک دیوتا کی مورت قایم کی اوسکی وفات کے بعد مدعیہ نے جو بیوہ رام متوفی کے پرپوتے کے بیٹے کی بیوہ ہے بحالت موجودگی متوفی کے پوتے کے معبد مذکور کا دعوی کیا اس صورت مین دعوی مدعیہ کا اس وجہ سے کہ مکان مذکور پرستش کے واسطے مخصوص

ملا رائے مذکورہ بالا بلاشک صحیح ہے مگر اوسکی تائید مین جو ماخذ منقول ہے وہ بالکل غیر متعلق معلوم ہوتا ہے داسے بھاگ کے فقرہ مرقومہ ذیل سے اس بوستہ کا جو سوال مذکورہ بالا کے جواب مین دیا گیا ہے صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص گوشہ نشین یا تارک الدنیا یا عالم ہو اوسکا مال اوسکے برادر دینی یا نیک شاگرد یا اوستاد معتبر کو پہونچیگا اگر یہ نہون تو متوفی کے ہمطرہ یعنی شخص کو ورثہ ملیگا —

داسے بھاگ ص ۲۲۳ +

کیا گیا تھا دھرم شاستر کے بموجب جایز ہے یا کہ وارث اوس شخص کا جسنے
مندر بنوایا یا مالک متصور ہوگا ؟

ج - مکان مع دیوتا کی مورت کے پروہت کے سپرد کر دیا گیا تھا نہ اوسکو
دیدیا گیا تھا مکان کو ترک کرنے اور اوسمین دیوتا کی مورت قایم کرنے کی وجہ سے
وہ واسطے دیوتا ہی کو دے دیا گیا تھا لہذا وہ صرف دیوتا ہی سے متعلق ہے
کس واسطے کہ اوسمین دیوتا موجود ہونے سے اوسکا کسی اور کو دیدینا غیر ممکن ہے
صرف ترک کر دینے سے استحقاق ملکیت قایم نہین ہو سکتا اور چونکہ پروہت
کو استحقاق ملکیت کبھی حاصل نہوا لہذا اوسکے بیٹے کی بیوہ کو اوسکا حاصل ہونا
کب ممکن ہے تخصیص کرنا مکان کا ایک کار نیک تھا جسمین بانی کے وارث
بھی شامل ہین اور اونکو اوس سے مستفید ہونے کا استحقاق حاصل ہے

شہر مرشد آباد

لکھی نراین بنام کیول نیچی وغیرہ

مکان جو پرستش کے واسطے مقرر کیا گیا ہو اوس مکان وارثون کو مستفید ہونے کا بلا شرکت استحقاق حاصل ہے اور بانی مکان کے پروہت کے وارثون کا کچھ استحقاق نہین ہے

فصل آٹھوین

بیٹے کی بیوہ کے بیان مین

مقدمہ [illegible] - ایک شخص کے پانچ بیٹے تھے منجملہ اونکے ایک بیٹا ایک زوجہ
چھوڑ کر لا ولد مر گیا اور اوسکی وفات کے بعد باپ نے بھی باقی چار بیٹون کے
سامنے وفات پائی اس صورت مین منجملہ اوسکی جایداد غیر منقولہ کے اوسکے
بیٹے کی زوجہ اپنے شوہر متوفی کے بھائیون کے ساتھہ بقدر حقیت اپنے
شوہر کے حصہ پانے کی مستحق ہے یا نہین ؟

ج - صورت مذکورہ بالا مین بیوہ کا اپنے خسر کی جایداد پر کچھ استحقاق نہین ہے

عورت خسر کی ترکہ نہین پا سکتی ہے

لیکن اگر اوسکا شوہر اپنے باپ کی وفات کے بعد مرتا تو بیوہ کو وہ حصہ پہونچتا
جسکا اوسکا شوہر وارث ہوا ہوتا یہ قاعدہ داے بھاگ اور کتب شاستر
مین درج ہے +

شہر ڈھاکہ - ۱۵ - جولائی ۱۸۱۷ء

مقدمہ ۲ س - منجملہ دو بھائیون کے بڑے بھائی کے ایک بیٹا تھا وہ
اپنے باپ کے سامنے زوجہ اور دو بیٹیان چھوڑ کر مر گیا اس صورت مین بڑے
بھائی کی وفات کے بعد اوسکی جایداد اوسکے بیٹے کی بیوہ کو وراثتہً پہونچیگی یا
اوسکے چھوٹے بھائی کے بیٹون کو کیونکہ اوسکا چھوٹا بھائی بھی مر گیا ہے
اگر بیوہ کو پہونچے اور وہ اپنی ایک دختر سے دو بیٹے اور دو بیٹیان اور دوسری
سے ایک بیٹی چھوڑ مرے تو ان اشخاص حی القایم مین سے بیوہ مذکور
کی جایداد کا جو اوسے وراثتہً ملی تھی کسکو استحقاق حاصل ہے +

ج - بڑا بھائی اپنے وارثون مین سے کوئی وارث بھائی تک نہ چھوڑ کر مرے
تو اوسکے بھائی کے بیٹے بدرجہ مساوی وارث ہونیکے مستحق ہین نہ اوسکے
بیٹے کی بیوہ کیونکہ اوسکا بیٹا اوسکے سامنے مر گیا +

ماخذ ایشن - اوس شخص کی جایداد جو بلا اولاد ذکور مر جاے اوسکی زوجہ کو
پہونچتی ہے اور وہ نہو تو بیٹیون کو اگر بیٹی بھی نہو تو باپ کو اگر وہ بھی مر گیا ہو تو
تو ماں کو وہ بھی نہو تو بھائیون کو اور اونکے بعد بھائیون کے بیٹون کو پہونچتی
ہے +

بھائیون کے بیٹون کے مقابلہ مین بیٹے کی بیوہ کا ورثہ نہین حق نہین ہے اوسکی وجہ معاش اونکے ذمہ ہے +

بھائی کے بیٹے جب چچا کی جایداد پر وارث ہون تو اونکو اوسکے بیٹے
کی بیوہ کے لیے وجہ معاش مناسب کا سر انجام کرنا ہوگا +

ضلع ہوگلی - ۲۱ - مئی ۱۸۱۲ء

مقدمہ ۳۴ س۔ ایک بیوہ نے جسکے ایک دختر اور داماد تھا بیٹا گود لیا

اس امر مین اوس نے اپنے شوہر متوفی سے پہلے اجازت حاصل کر لی تھی اور متبنی کا بیاہ کیا بعد ازان متبنے مر گیا اور ایک زوجہ اور ایک بہن اور بہن کا بیٹا چھوڑ مرا بعد اوسکے گود دینے والی مان نے بھی وفات پائی اسصورت مین اصل مالک کی جایداد متبنی کی بیوہ کو وراثتہً پہونچے گی یا نواسہ کو +

ج۔ اگر بیوہ نے باجازت اپنے شوہر کے بحالت موجودگی دختر اور رشتہ دار کے بیٹا گود لیا تو صرف متبنی مذکور اپنے گود لینے والی مان کی جایداد پر جو اوسے اوسکے شوہر سے پہونچی تھی مستحق وراثت ہے متبنی کی وفات کے بعد اگر وارثون مین سے پر پوتے تک نہو تو متبنی کی بیوہ جایداد مذکور پائیگی گو متبنی کرنے والے باپ کا نواسہ موجود ہو سوال مذکورہ بالا کا قانوناً یہی جواب ہے +

متبنی کی بیوہ کو متبنی کرنیوالی مان کی جایداد بمحرومی اوس کی دختر اور نواسہ کے پہونچیگی +

س ۲۔ اگر بیوہ نے باجازت اپنے شوہر متوفی کے لڑکا گود لیا ہو اور لڑکے مذکور کے والدین کو معاوضہ مین کچھ روپیہ دیا ہو اور وہ لڑکا اپنے متبنی کرنیوالے باپ کی جایداد پر قابض ہونے سے قبل مرجاے تو اس صورت مین اوسکی بیوہ اصل مالک کی جایداد وراثتہً پانے کی مستحق ہے یا نہین +

ج ۲۔ اگر اصل مالک متبنی زوجہ کو متبنی کرنیکے واسطے ہدایت کر گیا ہو اور اوس نے کچھ زر معاوضہ دیکر بموجب قاعدہ مجوزہ دھرم شاستر کے لڑکا گود لیا ہو اور وہ لڑکا اپنے گود لینے والے باپ کی جایداد پر قابض ہونیکے قبل مرجاے تو اوسکی بیوہ بہر صورت وارث ہونیکی مستحق ہے اور کسی کو وراثت سے کچھ تعلق نہین ہے [1] +

گو متبنی قبل اپنی وفات کے جایداد پر قابض نہوا ہو +

شہر [illegible] اگست سنہ [illegible]

[1] اس مقدمہ مین متبنی صرف بذریعہ تبنیت کے وارث اپنے گود لینے والے باپ کی

منو کا قول جو واسے بھاگ اور اور کتب میں منقول ہے۔ وہ یہ ہے کہ
بھائی بعد وفات والدین کے جایداد کو تقسیم کر کے باہم مساوی حصہ
لے سکتے ہیں اور حین حیات والدین کے اونکو جایداد پر اختیار حاصل نہیں ہے
قول دیول جو واسے بھاگ اور اور کتب شاستر میں منقول ہے وہ یہ ہے کہ
بیٹے بعد وفات اپنے باپ کے جایداد موروثی کو تقسیم کر سکتے ہیں اگر باپ
کسی وجہ سے محجوب الارث نہو تو بیٹے اونکو اوس کی جایداد میں کچھ اختیار نہیں ہے +
جاگیلک کا قول جو واسے بھاگ اور اور کتب شاستر میں مندرج ہے
وہ یہ ہے کہ درصورت نہونے بیٹے یا پوتے کے زوجہ اور بیٹی اور
والدین اور علیٰ ہذا القیاس بھائی اور اونکے بیٹے اور گوتج اور بندھو علی سبیل الترتیب
جایداد پر وارث ہونے کے مستحق ہیں — واسے بھاگ میں لکھا ہے
کہ درصورت نہونے بیٹوں اور اونکی اولاد ذکور کے بھائیوں کو جایداد وراثتہً
حاصل ہوگی + ۱۰

۱۰ یہ مسئلہ کہ ایسے بیٹے کی بیوہ جو اپنے باپ کے سامنے مرگیا ہو اپنے خسر کی جایداد
وراثتہً پانیکی مستحق نہیں ہے بمقدمہ مساۃ آیابتی بنام راج کشن ساہو مندرجہ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۲
صفحہ ۱۰ قرار پایا تھا ضمیمہ اصول دھرم شاستر کے صفحہ ۳۴ اور صفحات مابعد بھی معاینہ کیے جاویں بنگالی
کی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰ میں ایک مقدمہ مندرج ہے اوسمین جواب اس سوال کا کہ آیا بیٹی کی بیوہ کو
ایسے متوفی کی جایداد پر جسکے کوئی اور وارث نہو حق وراثت پہونچتا ہے یا نہیں پنڈتوں نے یہ [illegible] دیا کہ
شاستر کی رو سے بیٹی کی بیوہ وارث ہے — مگر اس مسئلہ کی تائید میں انہوں نے کوئی حوالہ
نہیں دیا — یہ سچ ہے کہ بمبئی [illegible] کے مصنف نے بیٹے کی بیوہ کو استحقاق کی تائید کی
ہے — مگر کولبروک صاحب کا قول ہے کہ یہ مسئلہ مسلم عام نہیں ہے — ضمیمہ اصول دھرم شاستر
کے صفحہ ۱۱۱ اور ۴۳ دیکھو +

باب دوسرا

وجہ معاش کے بیان مین

مقدمہ ۱ س - ایک شخص نے اپنی زوجہ کو گھر سے نکال دیا اسباعث وہ اپنے حقیقی بھائی کے کنبے مین جاکر رہی اور اپنے شوہر سے وجہ معاش کا دعوی کرتی ہے اس صورت مین وہ اپنے وجہ کفاف کے لیے شاستر کے بموجب نالش کرسکتی ہے یا نہین +

ج - زوجہ جسکو اوسکے شوہر نے اپنے گھر سے نکال دیا اور جو اپنے بھائی کے کنبے کے شامل رہتی ہے وہ اپنے شوہر سے مستحق پانے وجہ معاش کی ہے بشرطیکہ حالات مقدمہ سے شوہر کا زوجہ کو نکال دینا غیر واجب معلوم ہووے اسے مسلہ عام ہے + ۱

عدالت اپیل ڈھاکہ - ۹ - ستمبر ۱۸۱۵ع

رام پیارے بنام سہر گورام +

اگر شخص شوہر اپنی زوجہ کو بلا کسی وجہ کافی کے نکال دیوے تو اوسکی وجہ معاش کا سر انجام اوسپر واجب ہے +

مقدمہ ۲ س - اگر ایک شخص اپنی زوجہ کو نکال دے یا زوجہ خود اپنے شوہر سے غصہ ً فرار ہوجاے اور اپنی مان کے کنبے کے شامل جا رہے تو منجملہ ان دونو صورون کے وہ ہر صورتمین وجہ معاش کے لیے نالش کرنیکی مجاز ہے یا نہین +

ج - اگر شوہر نے زوجہ کو اپنے گھر سے نکال دیا ہے اور وہ اپنی مان کے ساتھ رہتی ہے تو اس صورت مین وہ مستحق پانے وجہ معاش کی ہے لیکن

اگر زوجہ نے اپنی خوشی شوہر کو چھوڑ دیا ہے تو وہ اوس سے مستحق پانے وجہ معاش کی نہین ہے

۱ - اگر زوجہ عفیفہ نہو نے یا کسی اور ایسے ہی جرم کی وجہ سے نکال دیجاے تو اوسکو کچھ استحقاق وجہ معاش پانے کا نہین ہے +

کہ شوہر پر اپنی زوجہ کی پرورش ضرور ہے +

ضلع سارن — ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۱۲ع

مقدمہ ۱۳۹ ص — ایک بیوہ کچھ جایداد پر جو اوسکے شوہر کی وفات کے بعد وارثہ سپوتی قابض تھی اوسکے بیٹے کی بیوہ نے جو بلا کفو پر اپنے باپ کے ساتھ مر گیا بابت مقدار خاص وجہ کفاف کے نالش کی پر کی پنڈتون نے جنسے اس امر مین استفسار ہوا یہ بیوستہ دیا کہ اگر بیوہ اپنی ساس کے گھر مین رہتی ہو تو اوسے بیوہ کے لیے کھانا او کپڑا دینا چاہیے لیکن کوئی قاعدہ خاص درباب تعین وجہ کفاف کے شاستر مین مندرج نہین ہے اسکا تعین حیثیت کے مطابق چاہیے — پس اگر ساس اور بہو کے باہم نااتفاقی ہو تو بہو کا ساس کے ساتھ رہنا ضرور نہین اگر قابض جایداد بموجب کسی قاعدہ مسترہ کے اپنے اہل خاندان کے واسطے وجہ کفاف دینا واجب ہے لیکن وہ بقدر آمدنی جایداد کے وجہ کفاف ندے تو ایسی صورتین حاکم کو اوسکے مقدار معین کرانے کا اختیار ہے +

ر(ح) — تاوقتیکہ بیوہ کے شوہر کا باپ اور لڑکے اور رشتہ داران حیات ہون بیوہ کو اونکے گھر مین رہنا واجب ہے اور شاستر مین کوئی صورت اس قاعدہ کے بالعکس نہین لکھی ہے چنانچہ قول آیندہ سے ہویدا ہے +

شاستر مین صرف نان و نفقہ دینے کا حکم ہے نہ وجہ کفاف خاص کا +

خسر اور لوگون پر نیک اور لاولد بیوہ کی پرورش واجب ہے لیکن کوئی ایسا حکم نہین ہے جسکے بموجب وجہ کفاف خاص کے لیے اس بنا پر نالش کیجا سکے مدا — کہ وہ حسب حیثیت کے نہین دیا گیا —

ملا باہمت کہتا ہے کہ بیوہ کو ہر شام چانول بقدر ایک پستھ کے دیے جاوین اور

نیک بیوہ اوسکے ترکہ کی وارث ہوتی ہے اور اگر وہ پاکدامن نہو تو ذات سے
خارج کیجاتی ہے لہذا بیوہ مذکورہ کا اوسکے شوہر کے ترکہ مین کچھ حق نہین ہے
اور اپنی وجہ معاش کا دعوی نہین کر سکتی گو اوس نے اقرارنامہ وجہ کفاف کے
لیے قبل بدوضعی کے تحریر کرا لیا ہو +

ماخذ بیاس - نیک عورت کو چاہیے کہ بعد وفات اپنے شوہر کے عفت
کی بدرجہ غایت پابند رہے اور ہر روز غسل سے اپنے تئین پاک کر کے
دونون ہاتھون مین پانی لیکر اپنے شوہر کی روح کو دے اور لذائذ نفسانی سے
کنارہ کر کے ہر روزہ ریاضت کے ساتھ دیوتاؤن کی پرستش کرے
خصوصاً بشن کی +

کاتیاین - لا ولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظ واجب التعظیم کے شامل
رہتی ہو اوسے چاہیے کہ اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہو
- بیوہ کے بعد اوسکی جایداد اوسکے وارث پائینگے +

نارد - اونکو چاہیے کہ اوسکی عورتون کے لیے اونکے حین حیات وجہ
معاش مقرر کرین بشرطیکہ وے پاکدامن ہون لیکن اگر وے بدروش ہون
تو بھائیون کو چاہیے کہ اونکا وجہ کفاف منتزع کرین +

شہر ڈھاکہ - ۱۱ - جنوری [illegible]ع

مقدمہ ۱۴ س - ایک لوہار کے تین بیٹے تھے اونکے بلوغ تک اوسنے
اونکی پرورش اور پرداخت کی بعد ازان وے علحدہ ہو گئے اور اپنے
باپ کی جایداد پر قابض ہوئے باپ اب پیر ضعیف ہے اور بیٹے کھانا
کپڑے سے اوسکے خبرگیران نہین ہوتے اس صورتین باپ اپنی بیٹون سے
مستحق پانے وجہ معاش کا ہے یا نہین +

مقدمہ ۵ اس - ایک تاجر تین بیٹے چھوڑ کر مر گیا اور وے اسپنے باپ کی جایداد پر بلا اشتراک قابض ہوئے اور اپنے باپ کی کاروبار تجارت کا انصرام کرتے رہے بڑا بھائی مر گیا اور اوسکا بیٹا اوسکا وارث ہوا اور اپنے چچاؤن کے

باپ اسپنے حین حیات اپنی جایداد کو تقسیم کرکے صحرا مین گوشہ گزینی اختیار کر سکتا ہے یا اسیسے فرقہ مین جو جمعیت شخصون سکے مناسب ہے داخل ہو سکتا ہے یا منجملہ جایداد کے حصہ جزوی بیٹون مین تقسیم کرکے اور حصہ کثیر اسپنے واسطے رکھ کے وہ اسپنے گھر ہی مین رہ سکتا ہے — اگر وہ محتاج ہو جاوے تو بیٹون سے اونکا حصہ واپس لے سکتا ہے —

مصنف بیوا دیبگارنو نے قوانین مذکورہ بالا کی اس طور پر توضیح کی ہے +

جب کہ بیٹون مین نسبت حاصل جایداد کے باہم تنازع ہوا اور باپ اس امر سے دق ہو کر جایداد کو تقسیم کر دے اور یہ قصد کرکے اسپنے گھر مین رہے کہ مین حصہ مناسب اسپنے واسطے رکھ کے علیحدہ رہونگا تو اس باب مین واضع قانون کی یہ رائے ہے کہ وہ جزوی حصہ کو اسپنے بیٹون مین تقسیم کر دے اور بیٹے دیگر جایداد حاصل کرکے اپنی پرورش کر سکتے ہین لیکن باپ بسبب ضعیفی او تحمل نہونے محنت کے حصہ کثیر جو اوسکی بسر اوقات اور فرایض دینی کے لیے کافی ہو اسپنے پاس رکھ سکتا ہے اور اسطور پر اوسکو اسپنے گھر مین رہنے کا اختیار ہے مگر بہر حال اوسکو مکتب قریب ہونا چاہیے — لیکن اگر بوجہ کسی امر اتفاقی کے وہ حصہ جو اوس نے اسپنے واسطے رکھا تھا اوسکے اخراجات ضروری کے لیے کتفی نہو تو اس صورت مین گو وہ حصہ کتنا ہی کثیر ہو واضع قانون کی یہ رائے ہے کہ اگر وہ ضائع ہو جاوے تو جو کچھ اوس نے اسپنے بیٹون کو دیا ہے اونسے واپس لے سکتا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ بیٹون وغیرہ پر والدین کی تعظیم و تکریم سے بڑھکر اور کوئی فرض واجب نہین ہے اگر باپ کی کل مکسوبہ او مشترکہ جایداد بھی اوسکی بسر اوقات کے واسطے کافی نہو تو بیٹون کو لازم ہے

ساتھہ کاروبار مین شریک رہا بعد ازان وہ ایک زوجہ چھوڑ کر لاولد مر گیا اس
صورت مین زوجہ منجملہ اوس جایداد کے جو باہم اوسکے شوہر اور شوہر کے
چچاؤن کے شرکت مین تھی حصہ پانے کی مستحق ہے یا صرف وجہ معاش
کی اور اگر مستحق وراثت ہے تو اپنے شوہر کا حصہ پائیگی یا اوس سے
کچھہ کم ÷۱۰÷

کہ اپنی مکسوبہ جایداد مین سے بھی اوسے دین +

علاوہ ازین حین حیات باپ کے بیٹون کے تصرف مین کچھ جایداد نہین ہو سکتی اور نہ
اونکو خود مختاری کا منصب حاصل ہے چنانچہ اس باب مین منو کا قول یہ ہے کہ شاستر کے
بموجب تین شخص یعنی زوجہ اور بیٹا اور غلام بذات خاص کسی مال کے مالک نہین ہین مال جو
وہ پیدا کرتے ہین وہ اوس شخص کے لیے حاصل کیا جاتا ہے جس سے اونکو تعلق ہے +

بنظر ان حالات کے باپ اپنے بیٹون سے کو جایداد اونکی مکسوبہ ہو حق پانے صرف وجہ
معاش ہی کا نہین ہے بلکہ جایداد مذکور سے حصہ لے سکتا ہے خواہ جایداد مذکور باپ کی ذاتی محنت
یا اوسکے روپیہ کی استعانت سے حاصل کی گئی ہو یا بلا اونکے ۔ چنانچہ اقوال واسے بھاگ
سے جو ذیل مین لکھے جاتے ہین یہ امر ہویدا ہے +

چونکہ یہ عبارت بالعموم واقع ہوئی ہے کہ باپ اپنے واسطے دو حصے رکھے یا دو حصے
لے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس عمل پر باپ بیٹے کی جایداد مکسوبہ سے بھی دو حصے
لینے کا مجاز ہے +

کاتیاین نے اس امر کو بتصریح لکھا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کی جایداد مکسوبہ سے دو چند حصہ
یا نصف لے سکتا ہے اور مان بھی اوس صورت مین جبکہ باپ مر گیا ہے بیٹے کے ساتھہ
ساوی حصہ پانیکی مستحق ہے ۔ معنی اس فقرہ کے یہ ہین کہ بیٹے کی جایداد مکسوبہ سے باپ دو چند
حصہ یا نصف جایداد لینے کا مستحق ہے +

مسئلہ۔ اگر تاجر مذکور تین بیٹے چھوڑ کر مر گیا اور وے بعد ازان کاروبار تجارت
بشراکت کرتے رہے اور بعد اسکے بڑا بیٹا ایک پسر چھوڑ مرا اور پھر
اوس پسر نے وفات پائی اور ایک زوجہ چھوڑ مرا اور جایداد اب تک غیر منقسم
ہے تو اس صورت مین زوجہ کو اپنے شوہر کے حصہ پر کچھ دعوی وراثت
نہین ہے مگر صرف وجہ معاش پانے کی مستحق ہے چنانچہ اس باب مین
قول ہے کہ۔ بھائیون اور بیٹون کی زوجہ جو رو بیہ معینہ کی بدرجہ عنایت
پابند رہین اونکے رشتہ دار ون شوہری صرف کھانا اور اپنے پرلے کپڑے
جو بوسیدہ ہوون دیا کرین ٭ سلہ

بدعاین بعد بیان کرنے تنقیح اوس امر کے کہ۔ عورت فلان فلان حقوق
کی مستحق ہے یہ لکھتا ہے کہ وہ مستحق ترکہ کی نہین ہے کیونکہ عورات اور ایسے
اشخاص جنکے حواس خمسہ سے کوئی حواس یا عضو نہو وے مستحق ترکہ پانیکی
نہین ہین ٭

بھائیون مین سے اگر کوئی بلا اولاد ذکور مر جاوے یا کسی مذہبی فرقہ مین
داخل ہو تو باقی بھائیون کو اوسکی جایداد با استثناء اوسکی زوجہ کے استری
دھن کے آپس مین تقسیم کر لینا چاہیے۔ نارد ٭

عدالت اپیل پٹنہ ۔ ۵ ۔ مئی سنہ ۱۸۱۱ ع

ف — سمرتی شاستر مین وجہ ... بنارس سے معینہ کی زوجہ ... اوسکی شوہر کے بھائیون ... سے حصہ ... اوسکا شوہر ... تنہا مستحق ... پانے کا ... اوسکو ... ٭

حاصل قاعدہ یہ ہے کہ۔ اگر بیٹے نے بذریعہ محاصل جایداد پدری کے مال حاصل کیا ہو تو نصف اوسکے
نصف باپ کا حق ہے اور دو چند حصہ اوس بیٹے کو ملے گا جسکا وہ کسب ہے اور باقی بیٹون کو ایک ایک حصہ
لیکن اگر باپ کا سرمایہ صرف مین نہ آیا ہو تو باپ کو دو حصے ملین گے اور اسی قدر حاصل کرنے والے کو اور
باقی شرکت سے محروم رہینگے ٭

سلہ قول ساکمہ ٭

مسماۃ چوراسی مفلسہ بنام کرمو بھگت وغیرہ +

مقدمہ ۸ س - منجملہ چہ بھائیون سگے چار ایک مان سے تھے اور دو
ابطن کبینہ مشترک سکے اپنے باپ کے ساتھ رہتے تھے اور منجملہ چار
حقیقی بھائیون سکے دوسرا بھائی اپنے باپ کے سامنے نو برس کی زوجہ
چھوڑ کر مرگیا باقی حقیقی تین بھائیون مین سے بڑے بھائی نے کچہ جایداد
منقولہ و غیر منقولہ اپنے ذات خاص سکے سرمایہ اور محنت سے حاصل کی
اور دوسرے بھائی متوفی کی بیوہ اپنے شوہر کے بھائی کی مکسوبہ جایداد
سے ایک ربع اور جایداد موروثی سے حصہ شوہری کا دعوی کرتی ہے
اس صورت مین بیوہ مذکور جایداد مدعوہ سے حصہ پانے کی مستحق ہے
یا نہین +

ج - بنظر حالات مذکورہ بالا بیوہ جایداد موروثی سے حصہ شوہری کا دعوے
نہین کر سکتی ہے نہ اپنے شوہر کے بڑے بھائی کی جایداد مکسوبہ سے
- البتہ اوسکے خسر کے وارثون اور قایم مقامون پر اوسکی پرورش ضرور ہے
یہ ایسے بموجب دایے بھاگ کے ہے +

عدالت اپیل کلکتہ - ۴ دسمبر ۱۸۱۲ء

مقدمہ ۹ س - ایک شخص کچہ جایداد اراضی اور دو بیٹے چھوڑ مرا قبل تقسیم
ہونے جایداد کے ایک بیٹا ایک زوجہ اور دو بیٹے مختلف زوجون سے
چھوڑ کر مرگیا بعد ازان اوسکے دونون بیٹے مذکور بھی جایداد مشترکہ غیر منقسمہ
چھوڑ کر فوت ہوئے - اس صورت مین بیوہ مستحق پانے کل جایداد متروکہ شوہر
کی ہے یا نہین +

ج - بیوہ اپنے بیٹے کی وفات کے بعد اوسکے حصہ کی وارث ہے

بیٹا مذکور اور وہ بیوہ [illegible] زوجہ سے جبا بالکل مالک اوسکے شوہر
کی جایداد کے تھے لیکن بیوہ کو سوتیلے بیٹے کے وارث ہونے کا
استحقاق نہین ہے کیونکہ سوتیلے بیٹے کا حصہ اوسکے وارثونکو پہونچتا ہے
الا اوس صورت مین کہ سوتیلا بیٹا قبل حصص ملنے کے مرجاے صورت
مذکورۂ بالا مین بیوہ کو کل جایداد وراثتہ پہونچیگی اور اگر یہ صورت نہو تو وہ
اپنے شوہر کی دوسری زوجہ کے بیٹے کے وارث سے صرف مستحق
پانے وجہ معاش کی ہے +

سوتیلے بیٹے کا وارث نہین ہوسکتی مگر اوس کے وارث سے صرف وجہ معاش پانے کی مستحق ہے +

ضلع چوبیس پرگنہ

مقدمہ ۱۰اس - ایک شخص مرگیا اور دو بیٹے ایک زوجہ سے جو اوسکے
سامنے مرگئی تھی اور دوسری زوجہ اور اوسکی دو بیٹیان چھوڑ مرا اور بعد ازان اوسکا
ایک بیٹا بھی مرگیا اب اوسکی پہلی زوجہ سے ایک بیٹا اور دوسری زوجہ
اور اوسکی دو بیٹیان بقید حیات ہین اور اگر زوجۂ مذکور نے کچھ حصہ جایداد کا اپنے
سوتیلے بیٹے سے نہین پایا ہے تو اس صورت مین وہ جایداد مین سے
حصہ پانیکی مستحق ہے یا نہین اگر ہے تو کسقدر +

ج - بیوہ اپنے سوتیلے بیٹے سے مستحق پانے صرف وجہ معاش کی ہے
اور اگر اوسکی دونون دختر ناکتخدا ہون تو وے بھی اپنے باپ کی جایداد سے
اسقدر جایداد پانے کی مستحق ہین جو اونکے بیاہ کے اخراجات کو واسطے
کافی ہو - اگر بعد بیاہ ہوجانے کے وے اس سبب سے کہ اونکے
شوہر قابل اونکی پرورش کے نہین ہین محتاج ہون تو اونکے سوتیلے بھائی
کو اونکے لیے کھانے اور کپڑے کا سرانجام کرنا چاہیے یہ راے داے بھاگ
اور اور کتب شاستر کے بموجب +

بیٹا جو اپنے باپ کی جایداد کا وارث ہو اوسے اپنی سوتیلی ماں اور اوسکی بیٹیون کی پرورش کرنی چاہیئے +

ضلع چوبیس پرگنہ — ۲۴ — جنوری سنہ ۱۸۱۵ء

مقدمہ ۱۱۔ — ایک بیوہ نے اپنے خسر اور شوہر کے چھوٹے بھائی پر اس
بیان سے نالش کی کہ میرے خسر کی کچھ جایداد اراضی کی سو بیگہ موروثی تھی او
دو بیٹے تھے اور بڑا بیٹا متوفی میرا شوہر تھا اور چھوٹا بیٹا میرے شوہر کا حقیقی
بھائی ہے اور میرا شوہر اپنے باپ اور بھائی کے حین حیات مجھے او
دو دختر چھوڑ کر مر گیا بعد ازاں ایک دختر بھی فوت ہوئی مگر دختر مذکور کے تین
نابالغ بیٹے حیات ہیں — لہذا میں دعویدار ہوں کہ ساٹھ روپیہ سالانہ بابت
وجہ معاش مناسب بحساب پانچ روپیہ ماہواری کے مجھے دلایا جاوے —
اس صورت میں بیوہ جسکا شوہر اپنے باپ اور بھائی کے سامنے مر گیا اپنے
خسر اور شوہر کے بھائی پر وجہ معاش کے لیئے نالش کرنے کی مجاز ہے
یا نہیں — اگر مدعیہ کا شوہر اپنے باپ اور بھائی سے علحدہ ہو گیا ہو تو اس صورت
میں بھی بیوہ اشخاص مذکورہ بالا سے وجہ معاش کا دعوی کر سکتی ہے یا
نہیں +

ج — بیٹا جو اپنے باپ کے سامنے مر جاوے اور اوسکی بیوہ عفت کے
ساتھ اور باطاعت اپنے شوہر کے کنبے کے رہتے وہ اپنے خسر سے
اور اوسے جو اوسکی جایداد کے وارث ہوں مستحق پانے وجہ معاش کی ہے
لیکن اگر اوسکے شوہر نے اپنا حصہ اپنے باپ سے پایا اور اوس سے
علحدہ ہو گیا تو اوس صورت میں بیوہ اپنے خسر یا اوسکے وارثوں پر وجہ معاش
کا دعوی کرنے کی مستحق نہیں ہے — یہ رائے بموجب بیاوا ترو مستو اور اور
کتب شاستر کے ہے +

ت — جو بھائی کہ علحدہ ہو کر مر گیا ہو اوسکی بیوہ اپنے شوہر متوفی کے کنبہ سے وجہ معاش پانے کی مستحق [illegible] نہیں ہے +

ضلع بیر بھوم — ۱۳ اگست سنہ ۱۸۱۲ء

کلی مِتی داسی بنام بودہ نراین مرندار وغیرہ +

مقدمہ ۲۱۱اس — ایک راجپوت اپنی زوجہ اور ایک مرخولہ قوم اہیر سے
چھوڑ مرا مرخولہ سے چار بیٹے تھے شخص مذکور کی وفات کے بعد اوسکی زوجہ نے
رسوم کریا کرم ادا کین اس صورت مین مرخولہ اور اوسکے بیٹے متوفی کی جایداد سے
کچھ حصہ پانے کے مستحق ہین یا نہین اگر ہین تو حی القایم شخصون مین سے
ہر ایک کو کس قدر حصہ ملنا چاہیے +

جواب — صورت مذکورہ بالا مین متوفی کی کل جایداد باستثنا زیور اور کپڑے کے
جو اوسکی مرخولہ اور اوسکے بیٹون کے استعمال مین ہون اوسکی زوجہ کو
وراثتًہ پہونچے گی مرخولہ اور اوسکے بیٹون کو جایداد سے حصہ پانے کا کچھ
حق نہین ہے مگر وے مستحق پانے وجہ معاش کے ہین — یہ رائے
بموجب متواور متاچھرا و بیاد ترناکر او رباو چنتامنی اور اور کتب شاستر
کے ہے +

ماخذ — برہسپتی کا قول بیاد ترناکر اور اور کتب شاستر مین منقول ہے وہ یہ ہے
کہ ایک شخص جسکے صحیح النسب اولاد نہو اور اوسکے ایک نیک اور اہل
لڑکا شودر عورت کے بطن سے ہو وہ وجہ معاش کے پانیکا مستحق ہے
اور باقی جایداد متوفی کے واسطہ وارثونکو وراثتًہ پہونچے گی +

یہ متعلق اوس بیٹے کے ہے جو عورت منکوحہ سے نہو — بیاد ترناکر
و بیاد چنتامنی +

اگر شودر کے بیٹا کنیزک کی بطن سے پیدا ہو تو وہ بھی اپنے باپ کی
رضامندی سے حصہ پاسکتا ہے — اس مقام پر لفظ شودر کے مستعمل ہونے
سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ بیٹا جو کسی شخص دو جنی قوم کے

غیر صحیح النسب لڑکا
ایک ایسے شخص کا
جو دو جنی قوم سے
ہو صرف وجہ معاش
پانیکا مستحق ہے +

صلب اور کنیزک کے بطن سے ہو وہ باوجود داشت باپ کی رضامندی کے
بھی حصہ نہین پاسکتا ہے نہ اوسکی وفات کے بعد کل جایداد کا وارث ہوسکتا ہے
لیکن اگر وہ تربیت پذیر ہو تو اوسکو صرف وجہ معاش ملے گی مستاچھرا +

قول گوتم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صحیح النسب اولاد نرینہ [illegible] مرا ہو مگر اوسکے
شودر عورت کے بطن سے بیٹا پیدا ہوا اور وہ مثل مرید کے مطیع ہو تو وہ وجہ معاش
پانے کا مستحق ہے +

اگر کوئی شخص دوجنمی یعنی تین اعلی قوم سے ہو اور اوسکے ہم قوم زوجہ سے
کوئی بیٹا نہو مگر غیر منکوحہ شودر قوم کی عورت سے ہو تو اوسکی وفات کے بعد
بیٹا مذکور وجہ معاش کا مستحق ہوگا یعنی اوسکو [illegible] اتنا [illegible] بذریعہ
جسکے وہ کاشتکاری وغیرہ کرکے رزق پیدا کرسکے ملنا چاہیے
بیاوہار رتناکر ۔

ضلع بھاگل پور ۔ ۱۶ ۔ جولائی ۱۸۱۲ء

باب تیسرا
عورت کی ملک کے بیان مین

مقدمہ ۔ ایک عورت نے اپنے سرمایہ خاص سے جایداد اراضی
خریدی اور کئی بیٹے اور ایک پوتا جسکا باپ عورت مذکورہ کے سامنے
مرگیا تھا چھوڑ مری اس صورت مین اوسکی کل جایداد اوسکے بیٹون کو پہونچے گی
یا اوسکا پوتا بھی اپنے چچاؤن کے ساتھ کچھ حصہ پانے کا مستحق ہے ۔

جواب ۔ صورت مذکورہ بالا مین عورت مذکورہ کی کل مکسوبہ جایداد اوسکے
بیٹے مستحق ہین ۔ پوتے کا جسکا باپ پیشتر مرگیا ورثہ مین کچھ حق نہین

عورت کی جایداد اوسکے بیٹون کو [illegible]

لیکن اگر کوئی غیر منکوحہ لڑکی موجود ہو تو تھوڑا سا حصہ اوسکے بیاہ کے اخراجات کے لیے دینا ضرور ہے ملہ +

ماخذ نمبر — اگر ماں مرجاے تو ماں کی جایداد کل حقیقی بھائیوں اور بہنوں کو باہم مساوی تقسیم کر لینی چاہیے +

عدالت اپیل گوہاٹی — ۱۲ — مئی ۱۸۶۱ء

رگھنندن سرما بنام گوپی ناتھ بھاجا جیا وغیرہ +

مقدمہ ۲ — منجملہ چار قوموں کے اگر کسی قوم کی عورت کو بیاہ کے وقت زیور بدیہ (جسکو سنسکرت مین یوتک کہتے ہین) ملے تو ایسا زیور عورت کی ملک خاص مین داخل ہے یا اوسکے شوہر کی ماں اور چھوٹے بھائی کا بھی شاستر کے بموجب اوسمین سے حصہ پانے کا کچھ حق ہے +

جواب — منجملہ چار قوموں کے اگر کسی قوم کی عورت کو زیور اور مال بیاہ کے وقت بدیہ کسی شخص سے جو اوسکے شوہر کے کنبے مین ہو یا اوسکے والدین یا کسی شخص غیر سے ملے تو اوسکو شاستر مین ادہ اگنیک استری دھن کہتے ہین یعنی وہ مال عورت کی ذات خاص کا ہے جو اوسے پھیرون کے وقت دیا جاے — یہ خاص اوسی کا مال ہے اور اس مین سے شوہر کی ماں یا اور اشخاص کو حصہ پانیکا کچھ حق نہین ہے واسطے بھاگ اور واسطے متواور بیاو جیتا منی اور متا چھرا اور اور کتب

ملہ معلوم ہوتا ہے کہ جایداد اس مقدمہ مین عورت کی مکسوبہ تھی مگر اوس قسم کی نہ تھی جسے استری دھن کہتے ہین لہذا اوسکی نسبت اون قواعد پر عمل نہین ہوا جو اوس خاص طرح کے مال سے متعلق ہین کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو بیٹیون کے ساتھ بیٹی بھی ورثہ مین شریک ہوتی +

پیدا کے مسکا باپ [illegible] وارث مذکور ہے سانو مرگیا ہو پیچو گا ہے ++

جایداد جو عورت کو اوسکے بیاہ کے وقت ملے وہ خاص اوسی کی ملک ہے +

دھرم شاستر مین جو اس قول کے منتج ہین +

کاتیاین — عورتون کو جو کچھ کہ اونکے پھیرون کے وقت دیا جاوے اوسکی نسبت داناؤن نے کہا ہے کہ وہ عورات کا خاص مال ہے جو اونھین پھیرون کے وقت ملا ہو +

نارد — جو کچھ کہ شوہر نے ازراہ محبت اپنی زوجہ کو دیا ہو اوسکی نسبت باستثنا جایداد غیر منقولہ کے زوجہ کو اپنے شوہر کی وفات کے بعد اختیار ہے چاہے جسطرح صرف مین لاوے یا کسیکو ویڈالے +

منو اور ایشن — سعرہ پوشاک جو عورات حین حیات اپنے شوہرون کے پہنتی ہین اونکو عورات مذکور کے شوہرون کے وارث تقسیم نہین کر سکتے جو اشخاص کہ اونکو آپسمین تقسیم کرین وے مرتکب گناہ عظیم کے ہونگے +

کاتیاین کا قول دیگر — شوہر اور بیٹے اور باپ اور بھائیون کو عورت کی ملک پر اختیار لینے یا ویڈالنے کا حاصل نہین ہے +

شہر ڈھاکہ — ۱۱ اپریل ۱۸۱۸ع

مقدمہ ۴۳ — ایک شخص کے پانچ بیٹے تھے منجملہ ونکے دو بیٹے باپ کے سامنے مر گئے بعد وفات شخص مذکور کے اوسکے باقی تین بیٹون نے اوسکی جایداد کو باہم تقسیم کر لیا ان تینون مین سے ایک بیٹا اپنی زوجہ اور ایک غیر منکوحہ لڑکی چھوڑ مرا بیوہ جایداد شوہری کی وارث ہوئی اور اوس نے اپنی لڑکی کا بیاہ کر دیا اور جایداد شوہری سے ایک حصہ اپنی بیٹی اور داماد کو بخش دیا اور بعد تھوڑے عرصہ کے باقی جایداد بھی اونھین کو دیدی — بنظر ان حالات کے یہہ ہبہ جایز ہے یا نہین اگر ہبہ مذکور اوسکی بیٹی کی نسبت درست اور جایز ہے تو بیٹی کی وفات کے بعد

درصورت موجود ہونے اوسکے شوہر اور اوسکے دادا کے نواسہ کے اوسکی جایداد وراثۃً پہونچےگی اگر بیٹی با وجود ہونے اپنے شوہر کے ایک حصّہ جایداد کو بذریعۂ ہبہ انتقال کردے تو یہ ہبہ کامل اور واجب التعمیل متصور ہوگا یا نہین +

ج - مختلف کتب شاستر مین یہ لکھا ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کی کل جایداد غیرمنقولہ کو جو اوسے شوہر سے وراثۃً پہونچی ہو ہبہ کرنے کی مجاز نہین ہے مگر خاص صورتون مین وہ جزوی حصّہ دے سکتی ہے مقدمہ مذکورہ بالا مین بیوہ نے اپنے شوہر کی کل جایداد اراضی کو دوم تبہ کرکے ہبہ کردیا لہذا یہ ہبہ باطل اور ناجایز ہے - بیوہ کی وفات کے بعد اوسکی بیٹی مستحق وراثت ہوتی ہے اور اوسکی وفات کے بعد جایداد جو اوسے اپنی مان سے وراثۃً ملی تھی اوسکے دادا کے نواسہ کو پہونچیگی تمام مذکورین اوسکے شوہر کا کچھ استحقاق نہین ہے - یہ راے واسے بھاگ کے موجب ہے +

بیوہ اوس جایداد کو جو اوسکو شوہر کی وفات کے بعد وراثۃً پہونچی ہو منتقل بہبہ نہین کرسکتی اور اوسکی وفات کے بعد اوسکی بیٹی وارث ہوگی اور بیٹی کے مرنے کے بعد جایداد مذکور اوسکی دادا کے نواسہ کو پہونچیگی اوسکے شوہر کو نہ ملیگی +

ضلع راج شاہی - ۱۲ - مئی ۱۸۱۳ع

مقدمہ نمبر س - تین بھائیون نے اپنی جایداد موروثی کی تقسیم کے وقت ایک خاص حصّہ اراضی کا اپنی بہن کی وجہ معاش کے لیے مقرر کردیا چھوٹا بھائی ایک زوجہ چھوڑکر مرگیا بعدازان دوسرا بھائی بلا اولاد ذکور فوت ہوا اور بالآخر بڑے بیٹے نے ایک پسر چھوڑکر رحلت کی - بہن کی وفات کے بعد منجملہ اوسکی جایداد معینہ کے کسقدر حصّہ چھوٹے بھائی کی بیوہ کو درحالت موجود ہونے اوسکے نواسہ کے ملنے کا استحقاق ہے +

ج - اگر بھائیون نے جایداد اپنی بہن کو اس شرط سے دی ہو کہ وہ حین حیات

جایداد جو بھائیون نے

مقدمہ ۱۴ س – ایک عورت کے سب بیٹے لاولد مر گئے اور وہ اونکی جایداد پر
وراثتہً قابض ہوئی بعد ازان عورت مذکور ایک بیٹی اور دو نواسے اور اپنی سوت
کا ایک پوتا چھوڑ کر مر گئی – اس صورت مین اوسکی جایداد کسکو وراثتہً پہونچتی ہے
اور منجملہ اشخاص مذکورہ بالا کے کون عورت متوفیہ کے پنڈ و پانی دینے کا مجاز
ہے – اونمین سے جو شخص کہ شاستر کے بموجب عورت متوفیہ کے
پنڈ و پانی دینے کا مجاز ہو وہ اس وجہ سے کسیقدر حصہ اوس کی جایداد سے
پانے کا مستحق ہے یا نہین +

ج – صورت مذکورہ بالا مین جایداد جو عورت کو اپنے بیٹون سے وراثتہً
ملی تھی اوسکی سوت کے پوتے کو پہونچیگی اور اوسکی دختر اور نواسون کا
اوسپر کچھ استحقاق نہین ہے کیونکہ شاستر کی رو سے عورت مذکور کا تعلق جایداد
سے صرف اوسکے حین حیات تھا دختر پنڈ و پانی دینے کی مجاز متصور
ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنی مان کی صرف جایداد خاص کی وارث ہوگی +

ف جایداد جو عورت کو اوسکے بیٹون سے ملی ہو وہ اوسکی وفات کے بعد اوسکی شوہر کے دوسری زوجہ کے بیٹے کو پہونچیگی نہ عورت مذکور کے نواسہ کو +

ضلع چوبیس پرگنہ – ۱۸ – جنوری ۱۸۱۵ع

مقدمہ ۱۵ س – ایک شخص کی وفات کے بعد اوسکی بیوہ نے دوسرا بیاہ
کر لیا سابق مین بیوہ مذکور کو اوسکے والدین سے زیور ملا تھا اوس کے
دوسرے شوہر نے اوسکو زناکاری کے سبب سے سزا اور طلاق دی
اس صورت مین شوہر اپنی زوجہ کو شاستر کے بموجب سزا اور طلاق دینے کا [illegible]

بلاشک رہ مذکورہ بالا دی گئی – اس مقدمہ کے اسجگہ درج کرنے سے مقصود اس امر کے ظاہر کرنے
سے ہے کہ جایداد جو دولہی کو وراثتہً پہونچی وہ شامل اوس ترکہ کے جو خاوند یا بیوہ کو پہونچتا ہو استری دھن مین شمار
نہین کیجاتی اور جایداد مذکور عورت کی وفات کے بعد اوس شخص کے وارثون کو پہونچتی ہے جس سے عورت کو
ورثہ مین ملی تھی نہ عورت کے خاص وارثون کو +

مجاز ہے یا نہین اگر ہے تو عورت اوس جایداد کی جو اوسے سابق مین [illegible]
والدین اور پہلے شوہر سے ملی ہے بالکل مالک ہے یا نہین +

ج۔ شوہر کو اختیار ہے کہ اگر اوسکی زوجہ پاکدامن نہ ہے تو اوسے طلاق دے
لیکن زانیہ اوس زیور کی مستحق ہے جو اوسے اوسکے والدین اور شوہر
سابق سے ملا ہو + سلہ

اگر زنا کاری کی وجہ سے طلاق دیجاوے تو بھی لازم نہین آتا کہ عورت اپنی جایداد خالص سے محروم رہے +

ضلع میدنی پور ۔ ۱۵ مئی [illegible]

مقدمہ ۹ س۔ ایک ہندو نے اپنی دختر کے بیاہ کے وقت اوسے
ایک بیگہ اراضی بطور یوتک یعنی استری دھن کے دیا اور وہ اپنے حین حیات
اوسپر متصرف رہی ۔ بعد ازان وہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا چھوڑ کر مر گئی اور
بیٹا اوسکی جایداد پر قابض ہوا اور اپنی وفات سے قبل اوس نے بحالت
موجودگی بہانجے کے اراضی مذکور شخص غیر کو دیدی ۔ اور یہ تحقیق معلوم
نہین کہ اوسکی وفات کے بعد اوسکا ترکہ کس نے لیا اس صورت
مین بیٹے مذکور کا اسطور پر منتقل کرنا اراضی کا جایز تھا یا نہین +

ج۔ جایداد مذکور استحقاق کے بموجب اصل موہوب الیہ کی دختر کی تھی
اور چونکہ اوسکے بیٹے کو اوسپر استحقاق ملکیت حاصل نہ تھا لہذا اوسکا منتقل
کرنا اراضی کا ناجایز ہے +

ماں کی خاص جایداد پر دختر یا اوسکی اولاد کا حق بہ ترجیح پسر کے پہونچتا ہے +

عدالت اپیل مرشد آباد +

گورناتھ بنام کنج مادہب +

مقدمہ ۹ س۔ شودر قوم کی ایک عورت قاعدہ وراثت کے بموجب

سلہ دھرم شاستر کی بموجب ناگنال یعنی کل جگ مین بیوہ کا بیاہ منع ہے لیکن یہ دستور [illegible] قوموں مین
مروج ہے +

اسکے باپ کے دو مکسوبہ مکانون پر قابض ہوئی اوسکے بیاہ ہوجانے کے
بعد اوسکا شوہر اوسپر قابض ہوا اور زن وشوہر دونون مکانون مین سکونت پذیر ہے
شوہر نے ایک شخص غیر کے نام اوسکا بیعنامہ تحریر کردیا لیکن زوجہ اوسپر
قابض رہی اس صورت مین شوہر منتقل کرنیکا مجاز ہے یا نہین ؟
ج۔ شوہر مجاز اون مکانون کے منتقل کرنیکا نہ تھا جو اوسکی زوجہ کو ترکہ
مین ملے تھے لہذا اوسکا بیع کرنا بالکل ناجائز ہے کیونکہ بیاہ ہوجانے
سے شوہر کو اپنی زوجہ کی موروثی جایداد پر جو زوجہ کو قبل بیاہ کے وراثت
ملی ہو منتقل کرنے کا استحقاق حاصل نہین ہوجاتا ہے ✣

جایداد جو عورت کو بیاہ مین ملی ہے اوسپر اوسکا شوہر کو استحقاق وراثت نہین ہے ✣

شہر مرشد آباد ✣
مانکچند بنام چھوٹے لال ✣

باب چوتھا

محرومی ورثہ کے بیان مین

مقدمہ ۱ س۔ ایک مجذوم کے دو لڑکے تھے منجملہ اونکے بڑا بیٹا بھی مبتلائے
مرض جذام ہے لیکن اوسکے ایک لڑکا ہے جسکو بیماری نہین ہے اس
صورت مین وہ لڑکا جو مبتلائے مرض جذام ہے بھائی کے شمول اپنے باپ
کے مال مکسوبہ سے حصہ پانیکا مستحق ہے یا نہین ✣
ج۔ دھرم شاستر کے بموجب مجذوم بیٹا باپ کے ترکہ پانے کا
مستحق نہین ہے ✣

فیصلہ مجذوم ورثہ پانیکا مجاز نہین ہے

جاگیولک کا قول ہے کہ نامرد اور جو شخص ذات سے خارج ہو مع اپنی
اولاد کے اور لنگڑا اور مجنون اور مخبط فطری اور نابینا اور مبتلائے مرض

لاعلاج ہو اور اسی قسم کے غیر مجاز شخصون کی پرورش کرنی چاہیے لیکن وے
جایداد کی شرکت سے محروم رہینگے اگر اونکے صحیح النسب یا ایسے بیٹے
ہون جو اونکی زوجہ کے بطن اور واسطہ اوسکے صلب سے ہون مستحق حصہ
پانے کے ہین بشرطیکہ وے عیوب مذکورہ بالا سے بری ہون +
نارد کا قول ہے کہ ایک شخص جو سریع الدفع یا ہمارا کا مرض مین مبتلا ہو یا مجنون
یا ہجڑا یا نابینا یا لنگڑا ہو تو اوسکی پرورش اوسکے کنبے پر واجب ہے مگر
اونکے بیٹے اپنے مورثون کا حصہ پا سکتے ہین ٭

ضلع سلہٹ - ۱۱ - دسمبر ۱۸۱۹ء

مقدمہ ۲۱۳ - اگر کوئی شخص مجنون ہو تو وہ استحقاق وراثت جو اوسکو بحالت
صحیح العقل کے اپنے باپ کی جایداد پر حاصل ہوتا اوسکی ماں کو پہونچتا ہے
یا زوجہ کو اور اگر بعد وفات پدر شخص مجنون کے اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا ہو
جو بعد ازان مر گیا ہو تو اس صورت مین پوتا بوجہ اپنے باپ کی مجنونیت کے
دادا کا ترکہ پانے کا مستحق تھا یا نہین اور اگر تھا تو اوسکی وفات کے بعد
اوسکی ماں کو بیٹے کا استحقاق ہے یا نہین ٭

ج - مجنون کی زوجہ کو اپنے خسر سے ورثہ پانیکا استحقاق نہین ہے اصل مالک
کی بیوہ کے مقابلہ مین اوسکے بیٹے کی زوجہ کا ترکہ مین حق نہین پہونچتا ہے
لیکن بیوہ پر شخص مجنون اور اوسکی زوجہ کے لیے جایداد سے ضروریات
روزمرہ کا سرانجام کردینا واجب ہے - لیکن اگر بعد وفات پدر شخص مجنون کے
اوسکے ایک بیٹا پیدا ہوا اور وہ بیٹا بعد ازان مر جاے تو اس صورت مین
اصل مالک کے بیٹے کی زوجہ بوجہ ماں ہونے کے اپنے لڑکے کا
ورثہ پاویگی اور اپنی ساس اور شوہر کے کھانے کپڑے سے خبرگیران رہیگی

مجنون ورثہ پانے سے محروم رہیگا اور اوسکی بیٹے کی وفات کے بعد اوسکی زوجہ ورثہ پاویگی اور اپنے شوہر اور اپنی ساس کی پرورش کریگی +

یہ مسئلہ دایہ بھاگ اور دیگر کتب شاستر مین مندرج ہے +

ضلع چوبیس پرگنہ — ۱۱ — جولائی سنہ ۱۸۱۲ء

اوداوی بنام ہرام منی دیبی

مقدمہ ۲۴ س — ایک شخص ایک زوجہ اور دو بھتیجے چھوڑ کر فوت ہوا بیوہ زندہ ہے مگر تعلقات خانہ داری چھوڑ کر تارک الدنیا ہو گئی ہے اور اوس نے کوئی وثیقہ بطور ہبہ یا بیع کے بحق اپنے شوہر کے بھتیجون کے تحریر نہین کیا ہے اس صورت مین بدین وجہ کہ بیوہ نے امور دنیوی سے تعلق قطع کیا ہے اوسکے شوہر کے بھتیجے جایداد پانیکے مستحق ہین یا نہین +

ج — اگر بیوہ فی الواقع اپنے شوہر کی جایداد سے دست بردار ہوئی اور اوسنے تعلقات دنیوی کو ترک کیا تو اوسکے شوہر کے بھتیجے اوسکی جایداد پانیکے مستحق ہین گو بیوہ نے اونکے واسطے کچھ تحریر نکی ہو + ملا

تارک الدنیا ہونا بمنزلہ وفات کے ہے +

مقدمہ ۳۴ س — اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جاوے تو اوسکی جایداد موروثی اور مکسوبہ کسکو وراثۃً پہونچیگی +

ج — جو جایداد کہ قبل مسلمان ہونیکے اوسکے قبضہ مین تھی وہ اوسکے ترکہ کے واسطہ وارث کو جو ہندو ہو پہونچیگی اور جو بعد تبدیل مذہب اوسنے حاصل کی ہو وہ اوس شخص کو ملیگی جو شرع محمدی کے بموجب اوسکا وارث ہو +

ماخذ منو — استحقاق اون کل بھائیون کا جو معیوب امور کے عادی ہون وراثت سے جاتا رہتا ہے + ملا

مذہب ہندو ترک کرنیکی صورت مین وہ جایداد جو قبل [illegible] حاصل کی گئی ہو ہندو وارثون کو پہونچیگی اور جو بعد ازان حاصل ہوئی ہو وہ مطابق مذہب جدید کے تقسیم ہوگی +

ملا دہرم شاستر کے بموجب تارک الدنیا ہونا بھی جایداد سے قانوناً محروم ہونیکا ایک سبب ہے جیسا کہ موت کے بعد ہوتا ہے اسیطرح پر تارک الدنیا ہونیکے بعد بھی وارثون کا استحقاق فوراً شروع ہو جاتا ہے +

ساکہہ کا قول ہے کہ جو شخص اپنی برادری سے خارج ہوگیا ہے اوسکا
استحقاق وراثت جاتا رہتا ہے اور نہ وہ پنڈ و پانی دینے کا مجاز ہے +
کوئی حکم ایسا نہین ہے جسکی رو سے اوس اولاد کو جو مسلمان عورت کے
بطن سے ہوا اپنے مجازی باپ کے ورثہ پانے کی اجازت ہو +
لیکن بھرگو کا قول ہے کہ جو کچھ ایک ملک یا ایک فرقہ یا قوم یا جماعت
تاجرین وغیرہ یا ایک شہر کا رواج مسلمہ ہو اوسکو ظاہر اور ثابت کرے اور ترکہ
کی تقسیم رواج مذکور کے مطابق عمل مین آنی چاہیے + ما

س ۲۳ - ایک ہندو کے دو بیٹے تھے اوس نے اونکا بیاہ ہم قوم اور
ہم رتبہ اور ہم حیثیت خاندانون مین کردیا - بڑے بیٹے کی ہندو زوجہ سے
ایک بیٹا پیدا ہوا بعد ازان دونون بھائیون نے دین محمدی اختیار کیا لیکن
بڑے بھائی کا بیٹا اور دوسرے بھائی کی زوجہ اپنے مذہب پر ثابت قدم
رہی بعد ازان دوسرا بھائی مرگیا اور اوسکی جایداد کے تین دعویدار ہین یعنے
اوسکا بھتیجہ اور اوسکی ہندو بیوہ اور اوسکی مسلمان بیوہ اس صورت مین اوسکی وہ
جایداد جو قبل مسلمان ہونے کے اوسکے قبضہ مین تھی اوسکی ہندو بیوہ کو
وراثتہً پہونچے گی یا اوسکے بھتیجہ کو +

ج - صورت مذکورۂ بالا مین اگر اصل مالک کے بیٹون نے جایداد باہم
تقسیم کرلی تھی اور علحدہ رہتے تھے تو ہندو بیوہ مستحق وراثت ہے اور اگر
وے بعد تبدیل مذہب مثل کنبہ مشترک او شامل کے متفق رہتے تھے
تو اونکا بھتیجہ وراثت کا مستحق ہے +

ماخذ زوجہ - ارلخ - وارے بھاگ صفحہ ۱۴۰ +

ہندو جو مذہب سے برگشتہ ہوا اوسکی مسلمان بیوہ کو اوس مال پر استحقاق نہین ہے جو اوسکے شوہر نے قبل مذہب تبدیل کرنے حاصل کیا ہو +

ما - کاتیاین - خلاصہ جلد ۳ صفحہ ۷۷ +

عدالت اپیل پٹنہ ÷

مقدمہ ۵ س ۱- دختر جو فاحشہ ہوجاے والدین کی جایداد پانے کی وارثۂ مستحق ہے یا نہین ÷

ج ۱- دختر جو فاحشہ ہوگئی ہو یا عفیفہ نہو وہ اپنے والدین کی جایداد وراثتہ پانے کی بالکل مجاز نہین ہے ÷

دختر جو عفیفہ نہو ورثت سے محروم رہتی ہے ÷

س ۲- اگر والدین کے بجز دختر فاحشہ کے کوئی اور وارث جایز نہو تو اس صورت مین دختر مذکور شاستر کے بموجب وارث لقو رکھیاتی ہے یا نہین اگر نہین رکھیاتی تو کسکو جایداد وراثتہ سپوپرد ہوگی ÷

ج ۲- دختر مذکور والدین کے ترکہ کی مستحق نہین ہے گو بجز اوسکے کوئی اور دعویدار وراثت نہو دختر کے بعد جو شخص وارثون کی ترتیب مین ہو وہ اوس کے والدین کی جایداد کا وارث ہوگا اور اگر کوئی وارث نہو اور والدین اوسکے برہمن کی قوم سے نہون تو اونکی جایداد سرکار مین ضبط ہوگی ÷ ملہ

اگر کوئی وارث نہو تو جایداد سرکار مین ضبط ہوگی ÷

ضلع چوبیس پرگنہ ۱۰- فروری ۱۸۰۲ع

ملہ مقدمات مذکورۂ بالا سے معلوم ہوگا کہ ایسی صورت کے مقدمے جنمیں ذات سے خارج ہونے کی وجہ سے استحقاق وراثت جاتا رہے عدالتون مین بہت کم پیش ہوئے ہین — مجھے یاد نہین کہ مین نے سواے مقدمات مرقومۂ بالا کے کوئی اور اس قبیل کا مقدمہ دیکھا ہو اگر جہات ابطال پر جو مزیل استحقاق وراثت ہین بخوبی تعمیل ہو تو خوف ہے کہ بہت کم اشخاص ایسے ہون گے جو ورثہ پانے کے مجاز متصور ہون کیونکہ شاستر مین کوئی جرم اور ترتیب امراض مین کوئی مرض ایسا نہین ہے جو منجملہ انواع اسباب غیر مجازیت وراثت کے کسی نوع مین

واضح ہو — اسباب غیر مجازیت کی تفصیل مرقومہ ذیل کے مطالعہ سے اس قول کی تصدیق ہوجائیگی ؛

دہرم شاستر کے بموجب اشخاص مفصلہ ذیل ترکہ سے معتد بہ حصہ کے مجاز نہین ہین — نامرد یا مبتلا فطری بہرا گونگا اندہا یا مخبط فطری یا مجنون یا لنگڑا — جس شخص کے ایک حواس یا ایک عضو نہو — مجذوم — مبتلا امراض عسیر الدفع یا ناکارہ — مبتلا مرض لاعلاج — خارج القوم — خارج القوم شخص کی اولاد — جو شخص حسب ضابطہ معینہ ذات سے اوتار دیا گیا ہو — جو شخص جلاوطن کیا گیا ہو — بیٹا جو باپ کا علانیہ دشمن ہو — جو اپنے مذہب سے برگشتہ ہو — جو شخص لباس فقر پہنے — اوس عورت کا بیٹا جسکا بیاہ بلحاظ قوم خلاف ترتیب معینہ کے ہوا ہو — جو شخص [illegible] جایداد حاصل کرے — جو شخص کاروبار کرنے کی قابلیت نرکھتا ہو — جو امور معیوب کے ارتکاب کا عادی ہو — جو نیک نہو — بیٹا جسکو علم دین نہو — جسمین شجاعت نہو — جو متقی نہو — محبت خدا یا سخاوت نہو — جو شخص نیک رسوم قدیمہ کا پابند نہو — جو شخص اپنے فرایض کے ادا کرنے مین غفلت کرے — جو بدی مین غرق ہو — وہ بیٹا جسکا متبنّی کرنا زمانہ حال مین جایز نہین ہے —
لیکن یہ سب اشخاص باستثناء اونکے اونکی اولاد کے جو ذات سے خارج ہین مستحق اس امر کے ہین کہ اونکے لیے خور و پوشش اور مسکن کی تجویز کیجاے اگر ان شخصون کی غیر مجازیت قبل تقسیم جایداد علاج یا اور کسی ذریعہ سے دور ہوجاے تو اونکو اوسی قاعدہ کے بموجب شرکا وراثت سے اپنا حصہ لینا چاہیے جس قاعدہ کے مطابق کہ اوس بیٹے کو جو بعد تقسیم جایداد پیدا ہو حصہ ملتا ہے — اشخاص مذکورہ بالا کی تعریف مختلف مصنفون نے مختلف طور پر کی ہے چنانچہ اس باب مین چند امور ذیل مین درج ہوے ہین ؛

مگر اشخاص مذکورہ بالا کے بیٹوں میں کسیطرح کا نقص نہو یا عیوب پدری سے مبرا ہوں تو اونکو
وہ حصہ جو اونکے باپ کو بحالت مجازیت وراثت کے ملتا ملنا چاہیے اور تاوقتیکہ
ان اشخاص کی بیٹیوں کا بیاہ ہو جاوے کھانے کپڑے سے اونکی پرورش کرنی چاہیے
[۱] اور اونکے بیاہ میں کہ خرچ ہو وہ جایداد مذکورہ سے ادا کیا جاوے اور اونکی نیک بیویوں
کی بھی میں حیات اونکے پرورش کرنی چاہیے +

نوع ۱ — سمرتی رتناولی میں لکھا ہے کہ کام تنتر کے مسایل کے بموجب کلیو یعنی نامرد
بیس قسم کے ہیں لیکن تفرقہ اونکی کتاب مذکور میں نہیں کی گئی ہے — ولیں ہنے
چھ کے کلیو بیان کیے ہیں یعنی نامردوں کی چھ قسمیں ہیں شانڈاک — واتج —
شانڈا — پانڈ — کلیو — پین — سک — کلاک — اوس نے ان الفاظ
کی تشریح بھی کی ہے + [۲]

نوع ۲ — عمدہ عالموں دھرم شاستر کے بموجب جو شخص کہ نابینا یا بہرا ہو وہ استحقاق وراثت سے
محروم رہتا ہے بشرطیکہ وہ شخص روز ولادت سے نابینا یا بہرا ہو یعنی ماں کے پیٹ سے
اندھا اور بہرا پیدا ہوا لیکن وہ شخص جسمیں بسبب غیر مجازیت ولادت کے بعد بیماری یا کسی اور ایسے
ہی سبب سے پیدا ہوا ہو +

[۱] واے بھاگ اور متاچھرا اور کتب شاستر میں یہ امر بصراحت بیان نہیں ہوا ہے
کہ شخص خارج القوم کی دختر پرورش کی مستحق ہے یا نہیں مگر بیواد تسندو کے
مصنف نے صاف یہ لکھا ہے کہ شخص خارج القوم کی دختر کی پرورش
کرنی چاہیے +

[۲] تشریح ان الفاظ کی نہایت تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے مگر اسجگہ شرح وار لکھنا
اونکا دلچسپ نہ ہوگا علاوہ ازین تفصیل ان امور کی اسطور پر کہ عام فہم ہو اور خلاف حیا بھی نہ ہو ممکن
نہیں ہے +

نوع ۴ ۔ جیتواہن کا قول ہے کہ جو شخص قوت نطق نہ رکھتا ہو وہ گونگا ہے ۔
رام ناتھ کے بیان کے بموجب گونگا وہ ہے جو گفتگو نہ کر سکتا ہو ۔ ادھواچارج اور اور عالم سکتے ہیں کہ مجنط فطری ایک لفظ مرکب ہے ۔ بیا دچیندر کے مصنف نے لکھا ہے کہ گونگا وہ ہے جو مجنط فطری ہونے کے باعث سے گونگا ہو +

نوع ۳ ۔ جیتواہن کی تفسیر کے بموجب مجنط فطری وہ شخص ہے جو تربیت پذیر نہو اور رگھونندن کے بموجب وہ ہے جو اپنے فرائض کو ادا نہ کر سکتا ہو ۔ اور اور عالموں کے بموجب مجنط فطری وہ ہے جو مادۂ فہم نہ رکھتا ہو ۔ پینا الیشر کا قول ہے کہ مجنط فطری وہ ہے جسکو اپنی ذات کا علم نہو اور جسکے حواس باطنی میں اختلال ہو اور بیادچنتامنی کی تعریف کے بموجب اوسمین قوت ممیزہ نہو ۔ مدن کے قول کے مطابق مجنط فطری وہ ہے جو امر مفید اور مضر مین تمیز نکر سکے ۔ رام ناتھ اور داے نرنے کے مصنف اور اور عالم جیتواہن کے معنی تسلیم کرتے ہیں ۔ بگنیشر بیان کرتا ہے کہ مجنط فطری وہ شخص ہے جو قواے باطنی سے معرّا ہو یعنی قوت ممیزہ نہ رکھتا ہو +

نوع ۵ ۔ بگنیشر کے قول کے بموجب اگر کوئی شخص دیوانگی کی اون قسمون سے جو ریح یا صفرا یا بلغم یا اجرام فلکی کے اثر سے پیدا ہوتی ہین کسی قسم کی دیوانگی مین مبتلا ہو اوسکو مجنون کہتے ہیں ۔ داے بھاگ اور نرنے کے مصنف کے مطابق مجنون وہ ہے جسکی عقل ضعیف ہو یعنی نیک و بد مین تمیز نکر سکتا ہو ۔ لیکن یہ تعریف مجنط فطری سے زیادہ متعلق ہے +

بیا دچنگار نو مین لکھا ہے کہ جو شخص معمولی دواؤن کے زبون اثر یا کسی اور اسی قسم کے سبب سے دیوانہ ہو جاے وہ ورثہ پانے سے مثل اوس شخص کے جو بعد ولادت اندھا یا نابینا ہو محروم نہین رہتا ۔ دیوانہ وہ ہے جو پیدائش سے مجنون ہو +

فرع ۶ — جیتواہن کا قول ہے کہ جو شخص ایک پانو سے بھی نہ چل سکتا ہو وہ لنگڑا ہے — مصنف بیاد آرنوستوا و رواے بھاگ منتر نے بھی اسی قول کو نقل کیا ہے — مگر گمنیشر نے اس مضمون کو لکھا ہے کہ لنگڑا وہ ہے جو دونون پانو سے معذور ہو +

بیا بیگنگار مین لکھا ہے کہ جیتواہن کی راے کے بموجب اگر کوئی شخص ایک پانون سے بھی چل سکے تو وہ اصل لنگڑا نہین ہے اوس حال کے قانون والون کا یہ قول ہے کہ لنگڑا وہ ہے جو دونون پانو سے معذور ہو اور جو شخص دونون پانو سے چل سکے وہ لنگڑا نہین ہے پس ظاہر ہے کہ جو ایک پانو سے بھی معذور ہو وہ لنگڑا ہے لیکن صرف جیتواہن کی راے صحیح ہے کیونکہ منو کے قول مین جو یہ عبارت واقع ہوئی ہے کہ — وہ شخص جسکا کوئی عضو بیکار ہو جاے — اوس سے زایل ہونا کل اعضا کا مراد نہین ہے اگر یہ معنی قرار پاوین تو وہ شخص جس کے صرف ہاتھ بیکار ہون مستحق وراثت ہوگا علاوہ اسکے اہل منطق کے نزدیک کوئی خاصیت یا صفت خاص کل اعضا مین شریک نہین ہے پس ایک لفظ خاص سے جو مستعمل ہونے سے زایل ہونا کل اعضا کا مقصود نہین ہوسکتا بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ کسی خاص عضو کا بالکل زایل ہونا تصور کیا جاے مثلاً عضو خاص سے ہاتھون یا پانون کی طاقت کا بالکل زایل ہونا یا قوت شامہ یا ذایقہ کا جاتا رہنا مراد ہوسکتا ہے — علی ہذا القیاس قوت باصرہ کے بالکل جاتے رہنے سے اندھا اور قوت سامعہ کے قطعاً نہونے سے بہرا ہونا مفہوم ہوسکتا ہے اور اعضاء تناسل کے قطعی نہونے سے نامرد ہونا عبارت ہے اور قوت نطق کے بالکل نہونے سے جسکا مدار زبان پر ہے گونگا ہونا مراد ہے +

علاوہ اسکے جگناتھ کا یہ بیان ہے کہ — چونکہ لنگڑے کا لفظ نابینا کے لفظ کے

ساتھ ہو لیکن ابتداس سے مراد وہ لنگڑے سے ہے جو مادر زاد ہو علیٰ ہذا القیاس
اس عبارت سے کہ اشخاص جنکے ہاتھ ٹیڑھا ہو مراد وہ اشخاص ہیں جو پیدایش سے ہی ایسے ہوں یا جنکا ہاتھ
وقت ولادت سے ایسے ہوں ؛

نوع ۵ — نرانذری کے لفظ سے وہ شخص مراد ہے جسکے کوئی حواس نہ ہو اور
اشتقاق اس لفظ کا نر اور اندری سے ہے نر کے معنی نفی کے اور اندری کے معنی حواس
کے ہیں — بعض نے اندری کے معنی حواس مثلاً حس شامہ یا زبان یا مزہ
وغیرہ بیان کئے ہیں اور بعض نے عضو بیرونی کے مثلاً ہاتھ یا پاؤں وغیرہ —
سوائے نرناولی کے عضو کے بموجب نرانذری سے وہ شخص مراد ہے کہ اوسکی
حواس بیماری وغیرہ کے باعث سے جاتا رہا ہو اور بہاو مندیو کے مطابق لنگڑا وغیرہ
جسکا ہاتھ یا پیر بیماری سے ضایع ہوگیا ہو مقصود ہے اور رام ناتھ کے مطابق بھی
لنگڑا وغیرہ مراد ہے — بعض نے لفظ مذکور کے معنی اصطلاحی بیان کئے ہیں
— جس شخص کا عضو تناسل جاتا رہا ہو اوسکو نرانذری کہتے ہیں اور وہ نامردون کے زمرہ
میں متصور ہوتا ہے — بگنیشور کا اس لفظ کی نسبت یہ قول ہے کہ جس شخص کا
کوئی عضو حس یا حرکت بیماری یا کسی اور سبب سے جاتا رہا ہو تو اوسکی نسبت یہ کہتے
ہیں کہ اوسکا ایک حس یا عضو بیرونی (یعنی ہاتھ یا پیر) باطل ہوگیا ہے —
رتناکر میں یہ لکھا ہے کہ نرانذری یعنی وہ شخص جسکا ایک حس یا عضو جاتا رہا ہے اوس سے
مقصود ہے جو اوس [illegible] سے آئین ملمہ و آیات مقدسہ کی بخوبی کام کا مجاز
نہو اور یہی قول بہادچنتامنی اور بہاو بھنگا نواو اور کتب دھرم شاستر میں
نقل ہے ؛

نوع ۶ — سنسکرت کی کتب لغات میں جذام کی اٹھارہ قسمون سے کم نہیں
لکھی ہیں منجملہ اونکے چھٹے کو مہاکشٹ یعنی جذام شدیدہ بیان کیا ہے اور باقی گیارہ

مضمون کو کشٹ روگ یعنی جذام خفیفہ نام دیا ہے لیکن ہندؤن کے آئین متعلقہ طب کے بموجب جو اس خاص امر کی نسبت ہے صرف آٹھ قسم کے جذام ہین چنانچہ بھوشیہ پران کے ایک فقرہ سے جو بارڈ صاحب نگار نوین منقول ہے یہ امر ہویدا ہے فقرہ یہ ہے — اسے ایہاں مختلف قسم کے جذامون کا نام من — اول قسم کا جذام اسیقدر برا ہے جسقدر کہ اخیر قسم کا — پیرون کے آبلے — اعضاء تناسل مین نقص ہونا — پوست کا شق ہونا — پیلیا یہ صادق — زخم — تا سنبے کے رنگ کا داغ — جذام اسود — اٹھوان جذام ابیض +

بعد ازان ایک طویل بیان اس امر کا ہے کہ کون اشخاص ترکہ پانے کے مجاز ہین اور کون نہین اور کن صورتوں مین ترکہ مل سکتا ہے اور اس مضمون کے خاتمہ مین یہ فقرہ لکھا ہے — بہت سے دانا اشخاص کی راے مناقض جو درباب جواز ارث مجذوم اور بجا آوری فرائض دینی کے ہے اوسکے رفع کرنے کے واسطے بہت طرح سے طریقے بیان کیے ہین — لیکن اس امر مین سبکا اتفاق ہے کہ جو شخص مبتلاء جذام شدید ہو لہذا اوسے کفارہ قابل ورثہ پانے کے ہے — رگھونندن کے بموجب جو شخص مرض پیلیا یہ اور سوکھا اور مرض سوزاک جیسین شمیہ کے مانند رطوبت جاری ہو اور سیاہ دندان اور اوا امراض عسیر الدفع مین جنکا علاج مشکل ہو مبتلا ہون وے تا وقتیکہ کفارہ نکرین ورثہ پانے کے مستحق نہین ہین اور یہی متھا چار جیا کے بموجب وے قابل ورثہ پانے کے ہین — جیمادولوکتا ہے کہ مجذوم جس نے کفارہ نہین کیا ہے استحقاق وراثت سے محروم رہتا ہے +

نوع ۹ — لفظ امراض عسیر الدفع سے سوکھا اور اسی قسم کی بیماریان مراد ہے اور لفظ جا لکاہ امراض سے جذام وغیرہ مقصود ہے — رتناکر +

نوٹ ۱۰ — مبتلاء مرض لاعلاج کے معنی کلوک بھٹ نے اس طور پر بیان کیے ہین
کہ ایسی بیماری جسکی دوا نہ ہو سکے مثلاً سوکھا وغیرہ و بشویشر کے اوسکے معنی ایسے
جذام وغیرہ کے لکھے ہین جنکے اچھے ہونے کی کچھ امید نہو اور یہی معنی مصنفان
بیاو چندرا اور بیاو بھگار تو اور دوسرے بھاگ نیرنے اور دوسرے عالمون نے بھی اختیار
کیے ہین — لیکن نرسنگ کر مین ایسے امراض کی تفصیل زیادہ وسعت کے ساتھ
لکھی ہے — مرض شدید یعنی جذام وغیرہ — سوکھا — عسر البول — برص — سوزاک
شکم کا بڑھ جانا استسقا یا نفخ کے باعث سے — بھگندر — بواسیر — پیچش — یہ سب
امراض شدید ہین +

نوٹ ۱۱ — لفظ پتیت سے وہ شخص مراد ہے جو ذات سے خارج کردیا گیا ہو
متاچھرا مین اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ پتیت وہ ہے جو مذہب کی توہین یا کسی اور جرم
کبیرہ کا مجرم ہو — اور بگنیشر کے نزدیک پتیت وہ ہے جس سے کسی فعل مجرمانہ
کا ارتکاب ہوا ہو لیکن رام ناتھ نے اسکے معنی اور طور پر بیان کیے ہین یعنی
وہ شخص جو نہایت خبیث اور کبیرہ جرایم کا عادی ہو وہ پتیت ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے
کہ ذات سے خارج کے لفظ سے وہ شخص سمجھا جاے جسکی ہم قوم مین تحقیر ہوئی ہے
اور وہ کفارہ کرنے سے متنفر ہو +

بیاو بھگار تو مین لکھا ہے کہ پتیت وہ ہے جو باعث گناہ کے ذات سے اوتار
دیا گیا ہو — جس نے برہمن کو قتل کیا ہو یا جو سخت جرم کا مجرم ہوا ہو اور جس نے کفارہ نہ کیا ہو بلکہ اوسکے
کرنے سے متنفر ہو — رگھو نندن کا قول ہے کہ جو گنہگار کفارہ کرنے سے متنفر ہو اوسکا استحقاق
خاص اوسکے ذاتی مال سے بھی جاتا رہتا ہے اور اگر وہ کفارہ کرنے سے متنفر نہو تو
موروثی جایداد پر اوسکا استحقاق قایم رہتا ہے لیکن جیمتی باہن [illegible] کہتا ہے کہ
کفارہ کرنے سے متنفر ہونا ایسا امر نہین جسکے سبب سے ایک شخص کا استحقاق اٹھے

تالی مال سے جاتا ہو۔ اور کی راے کے بموجب کفارہ سے متنفر ہونا اس امر سے کچھ تعلق نہین رکھتا +

نوع ۱۲ — خارج القوم شخص کا بیٹا اپنے دادا کا ترکہ نہین پاسکتا اگر واضح رہے کہ اس سے وہ بیٹا مراد ہے جو اپنے باپ کی تکفیر کے بعد پیدا ہوا ہو چونکہ وہ بیٹا خارج القوم شخص کے صلب سے ہے لہذا وہ بھی ذات سے خارج ہے یہ دلیل بموجب کل طریقون مروجہ شاستر کے ہے +

بعض بحث بیان کرتا ہے کہ خارج القوم شخص کے بیٹے سے اوس شخص کا بیٹا مراد ہے جس نے کفارہ ضروری نکیا ہو +

نوع ۱۳ — خلاصہ مین اپاپتیت کا لفظ اوس شخص کی نسبت مستعمل ہوا ہے جو سبب ضابطہ معینہ ذات سے ہاتا دیا گیا ہو اور داے بھاگ مین اس سے وہ شخص مراد ہے جو جلا وطن کیا گیا ہو — دونو قول معتبر ہین اور جیتواہن نے اوس قول کی جو خلاصہ کے مطابق ہے یہ شرح لکھی ہے کہ اپاپتیت وہ ہے جو پانی دینے کا مجاز نہو اور داے بھاگ کے بموجب وہ ہے جو اپنے ہم قوم مین ساتھ بیٹھکر پانی نہ پی سکے یہی معنی بیر متر اودے مین منقول ہین اور سری کرشن اور چدرمنی نے اور اور عالمون نے بھی ایسا ہی لکھا ہے — لیکن اس لفظ کے معنی باقی تفسیرون مین یہ لکھے ہین کہ اپاپتیت وہ ہے جسکو اوسکے واسطہ دارون نے کسی بڑے جرم کے لیے یعنی جھیتری کو بلا عداوت مار ڈالنے یا اسی قبیل کے اور جرم کے لیے بذریعہ رسم لات مارنے پانی کے گھڑے کے خارج کر دیا ہو — ویر میترودیہ میں اس لفظ کی یہ تعریف لکھی ہے کہ اپاپتیت وہ ہے جو جہاز یا اور اسی قسم کی سواری مین بیٹھکر تجارت کے واسطے جزیرہ کی طرف سفر کرے چنانچہ اس باب مین قول یہ ہے کہ — دولج مدا

۱ لفظ دوارج کے معنی ام نے یہ بیان کیے ہین کہ تین اعلی قومون یعنی برہمن اور چھتری

جو بسواری جہاز سمندر مین جاوے یا چھتری کے مار ڈالنے کے لیے بذریعہ سم آلات
مارنے یا پانی کے گھڑے کے خارج کردیا جاے اوسکو پاک کرنے کے بعد پھر قوم مین
لالینا چاہیے - فرق ابین ان شخصون کے اور اونکے جو دوسری نوع مین مذکور ہوے
ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشخاص جو اس نوع مین ہین وے افعال ممنوع کے ارتکاب کے
لیے حسب ضابطہ بعد ادائے رسم تحقیر خارج کیے جاتے ہین نہ ارتکاب افعال گناہ کے واسطے +

نوع ۱۴ - لفظ اوپ پتیک سے وہ شخص عبارت ہے جو جلا وطن کیا گیا ہو
یہ لفظ جیتوا ہین اور رگھنندن اور میدھاتتھی اور مصنف بیاد آر نوستوا اور کتب شاستر نے
بھی لکھا ہے مگر اونھون نے اسکے معنی مختلف بیان کیے ہین - رگھنندن
بیان کرتا ہے کہ اوپ پتیک وہ ہے جو مرتکب تیسرے درجہ کے جرم کا ہوا ہو -
مصنف بیاد آر نوستو نے بھی یہی معنی لکھے ہین - درختون کا کاٹنا وغیرہ تیسرے درجہ
کے جرمون مین داخل ہے لیکن واضح رہے کہ داتے کومدی مین اوپ پتیک
اوس شخص کو لکھا ہے جو مرتکب ایسی تیسرے درجہ کے جرم کا ہو جسکے باعث سے وہ رسوم
کرما کرم اور رسوم مذہبی کی بجا آوری کا مجاز ہے - میدھاتتھی کہتا ہے کہ اوپ پتیک
وہ ہے جو تیسرے درجہ کے جرایم کے ارتکاب کا عادی ہو مثلاً فاحشہ عورت سے صحبت
کرتا ہو اور افعال مذموم کا مرتکب ہوتا ہو - مگر پرکاش کے مصنف نے اس لفظ کو
اوپ پتسو لکھا ہے اور رگھنندن کے مطابق معنی بیان کیے ہین اور کل بیرو مین
اس لفظ کو اپتیر پیت لکھا ہے اور بعض نسخون سمرتی چندریکا مین اس لفظ کو اوپ پتک
لکھا ہے مگر معنی وہی بیان کیے ہین جو اوپر لکھے گئے +

نوع ۱۵ - اس عبارت سے کہ اپنے باپ کا علانیہ دشمن ہو وہ شخص

اور دلیش کی قوم کے شخص کو دوجا کہتے ہین کیونکہ بالغ ہونیکے وقت اوسکی زنار بندی
مذہبیا اور استعارتاً گویا دوسری ولادت ہے +

مراد ہے جو اپنے باپ پر جبکہ وہ زندہ ہو حملہ کرے یا کسی اور طور پر بدسلوکی سے پیش آوے اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکا کریا کرم نکرے ۔ رگھنندن اور بھرم اور مصنف بیلواتو سنتو اور بیباد چندریکا اور اور کتب شاستر نے بھی یہی معنی لکھے ہین +

نوٹ ۱۴۶ ۔ لفظ پتت جو اصل قول مین واقع ہے اوسکے معنی شارحین نے یہ بیان کیے ہین کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو ضرا تارک الدنیا کے فرقہ مین شامل ہو جاوے لیکن بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ اس سے وہ شخص مقصود ہے جو ایک فرقہ مذہبی سے منحرف ہو جاوے عمدہ عالمون کے بموجب اگر ایک شخص عابدون کے فرقہ مین داخل ہو جاوے تو اوسکے جملہ حقوق وراثت زایل ہو جاتے ہین خواہ وہ تارک الدنیا رہے یا پھر خانہ دار ہو جاوے +

بلم بھٹ کہتا ہے کہ عابدون کے تین فرقے ہین ۱ ۔ جو ہمیشہ تحصیل علم مین مصروف ہین ۲ ۔ گوشہ نشین ۳ ۔ وہ عابد جو ریاضت کے واسطے اپنی ذات پر عقوبت اختیار کرتے ہین +

نوٹ ۱۴۷ ۔ جیتو اہن بیان کرتا ہے کہ لنگی کے لفظ سے وہ شخص مراد ہے جو شخص لباس فقر پہنے اور عابد گوشہ نشین ہو جاوے مگر بعض کے نزدیک لنگی وہ شخص ہے جو متبرک لباس فقر کو فریباً پہنے ۔ رگھنندن بیان کرتا ہے کہ لنگی وہ ہے جو فریب دینے کی نیت سے سخت ریاضت کرے یہی معنی چندالیشر اور مصنفان بیاد چنتامنی اور بیباد آرنو سنتو اور بیباد چندریکا اور اور کتب شاستر نے لکھے ہین لیکن سمرتی چندریکا کے مصنف نے اسکے معنی یہ بیان کیے ہین ۔ یعنی مکار اور فریبی یا بدعتی اور ملحد ۔ بیوہار بیوکھ مین لکھا ہے کہ لنگی وہ ہے جو اوس لباس کو پہنے جو اوسے پہننا منع ہے ۔ رام ناتھ نے یہ بیان کیا ہے کہ لنگی کے معنی دھرم دھوجن کے ہین یعنی وہ شخص جو ظاہری عبادت دکھا کر اپنی روزی حاصل کرے

نوٹ ۱۸ — اس عبارت سے کہ بیٹا اوس عورت کا جسکا بیاہ بلحاظ قوم کے ترتیب معینہ کے خلاف ہوا ہو — وہ بیٹا مقصود ہے جو برہمن کے صلب سے چھتری یا کسی اور قوم کی جوان عورت سے پیدا ہوا اور بیاہ اوس ترتیب معینہ قانون کے بموجب ہوا ہو جسکی رو سے ایک شخص مختلف فرقہ کی نوجوان عورتوں کے ساتھ بیاہ کر سکتا ہے ایسا بیٹا قابل ورثہ پانے کے نہیں ہے — اعلی قوم کی عورت جسکا بیاہ پنچ قوم کے مرد کے ساتھ ہوا ہو اوسکا بیٹا قابل پانے ترکہ کے نہیں ہے — جیتواہن کا حکم ہے کہ پنچ قوم کی عورت کے ساتھ بیاہ کرنے کے بعد اگر اعلی قوم کی عورت سے بیاہ کیا جاوے تو دونو بیاہ ترتیب معینہ کے خلاف ہیں — جگناتھ کہتا ہے کہ عورت جو ہم رتبہ شوہر کے ساتھ ترتیب اقوام کے بموجب بیاہ کیا گیا ہو تو عورت مذکورہ سے جو اولاد پیدا ہو وہ وارث ہو سکتی ہے — اس عبارت کے معنی کہ بیٹا اوس عورت کا جسکا بیاہ بلحاظ قوم کے ترتیب معینہ کے خلاف ہوا ہو — بعض نے یہ بیان کیے ہیں کہ اس سے وہ بیٹا مراد ہے جو اپنی زوجہ کے بطن اور زانیہ واسطہ وارث کے صلب سے ہو جو بغرض توالد بطور جائز تقرر کیا گیا ہو یا جو غیر منکوحہ لڑکی کا بیٹا ہو یا اور اسیطرح کا — لیکن بیاد چندریکا کے مصنف نے اسکے معنی وہی لکھے ہیں جو اوپر بیان ہوئے یعنی اوس عورت کا لڑکا جسکا بیاہ برترتیب اقوام نہوا ہو — نیل کنٹھ کا قول ہے — ایک عورت کا بیاہ اوس صورت میں جبکہ اوسکی چھوٹی بہن کا نہیں ہوا ہے ہو جاوے تو یہ دونو یعنی بڑی اور چھوٹی بہنوں کے بیاہ ترتیب معینہ کے خلاف ہیں — بیاد چنتامنی میں لکھا ہے کہ شاستر کے بموجب بیاہ صرف ہمقوم کے ساتھ ہونا چاہیے لہذا اوس عورت کو جسکے ساتھ شاستر کے خلاف بیاہ کیا جاوے عورت منکوحہ خلاف ترتیب معینہ کہتے ہیں ✣

چندالیشر کا بیان جسمین مصنفین بیاد بھگارنو اور بیاد چندریکا اور دراور کتب شاستر کو
اتفاق ہے یہ ہے کہ — اوس عورت کے بیٹے سے جسکا بیاہ خلاف ترتیب معینہ
ہوا ہو وہ بیٹا مراد ہے جو غیر مساوی رتبہ کی عورت کے بطن اور ایسی شخص کے صلب سے
پیدا ہو جس نے اوس ترتیب معینہ کے خلاف جسکی رو سے اقوام مختلفہ کی نوجوان
عورات کے ساتھ ازدواج ہو سکتا ہے بیاہ کیا ہو — عورت جسکا بیاہ خلاف ترتیب
معینہ ہوا ہو اوسکا بیٹا مستحق وراثت ہو سکتا ہے بشرطیکہ اوسکی ماں ہمقوم ہو — اور
بیٹا اوس عورت کا بھی جو رتبہ مین مساوی نہو شریک وراثت ہو سکتا ہے بشرطیکہ قوم
کی ترتیب معینہ کے مطابق اوسکے ساتھ بیاہ ہوا ہو — سمرتی چندریکا مین لکھا ہے کہ اوس
عورت کا بیٹا جسکا بیاہ قوم کی ترتیب معینہ کے خلاف ہوا ہے قابل ورثہ پانے کی
نہین ہے اور نہ اوس عورت کا بیٹا جو اوسکے قرابت دار کے صلب سے
ہوا ہو — بیاد تندیو مین مندرج ہے کہ جو بیٹا ایسی ہمقوم عورت کے بطن سے جسکا
بیاہ قوم کی ترتیب معینہ کے خلاف ہوا ہے پیدا ہو ورثہ مین شریک ہونے سے محروم کیا گیا
ہے اور وہ بیٹا بھی جو ایسی غیر قوم کی عورت کے بطن سے ہو جسکا بیاہ قوم کی ترتیب
معینہ کے مطابق ہوا ہے +

بیٹا اوس عورت کا جو اپنے شوہر کے گوتر مین ہو قابل ورثہ پانے کے نہین ہے
بیٹا ویل بیوہار میوکھ اور ترنا کر اور بیاد چنتامنی اور بیاد چندریکا وغیرہ مین لکھی ہے —
اس مضمون کی نسبت بیاد بھگارنو مین ایک بحث مطول اس امر کے ثبوت کے
واسطے لکھی ہے کہ مقاربت کے بعد ایسا بیاہ جائز ہو جاتا ہے اور اس بحث کی خاتمہ میں
یہ قول مندرج ہے کہ چونکہ شودر کا بیاہ ہمگوتر عورت کے ساتھ جائز ہے لہذا اس قسم کے
بیاہ سے جو بیٹا پیدا ہو وہ ورثہ پانے کے قابل ہے +

نوع ۱۹ — اصل قول مین جو یہ مضمون ہے کہ جو شخص ناجائز طور پر جایداد حاصل کرے

جو ایسے فعل کرتا ہے جنکے باعث سے وہ قابل بجا آوری رسوم کریا کرم کے نہین رہتا
ہے - مثلاً ایک ایسی عورت کے ساتھ مقاربت کرنا جسکے پاس جانا شاستر سے معیوب
منع ہو - چندر التیشر کا بیان یہ ہے کہ جو شخص قماربازی وغیرہ مین مصروف رہتے ہین اور
جو قابل الفہم احکام دینی نہین ہین اونسے وے شخص مراد ہین جو امور معیوب کے
ارتکاب کے عادی ہین اور وے ورثہ پانے کے مجاز نہین ہین - اور کلوک بھٹ
نے اس فقرہ کی یہ شرح لکھی ہے کہ جو بعض امور معیوب کے ارتکاب کے عادی ہون
مثلاً قماربازی و تماشہ بین وغیرہ وے ورثہ نہین پا سکتے گو وے ذات سے خارج
نہ کر دیے گئے ہون +

نوع ۲۲ - سبب غیر مجازیت ورثہ جو اس نوع مین مذکور ہے وہ بدرجہ قریب اونی
قسم کا ہے جسکا اوپر ذکر ہوا یعنی نیک نہونا - اس جملہ کے معنی کہ جسمین نیکی
نہو - عالمون نے مختلف بیان کیے ہین - مہیشر کہتا ہے کہ اس سے وہ شخص
مراد ہے جسمین خصایل بد ہون اور اونکے باعث سے وہ اپنے مورثون کے
کریا کرم کرنے سے متنفر ہو - رگھنندن کے بموجب اس سے وہ شخص مراد ہے
جسمین صفات نیک کے برعکس خصایل بد ہون - اُچتا کے مطابق وہ شخص مقصود
ہے جو خصایل ذمیمہ کے باعث سے بد ہو گیا ہو - کلپترو کے بموجب وہ شخص
مراد ہے جو رسوم کریا کرم وغیرہ کے کرنے سے متنفر ہو - سمرتی چندریکا مین اسکے معنی یہ لکھے
ہین کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جسمین ایسی صفات نہون جنکے باعث سے اوسکے باپ کو
اس دنیا اور عقبیٰ مین فائدہ پہونچے نہون +

نوع ۲۳ - برہسپتی کا قول ہے کہ بیٹا جسکو علم دین نہو - جسمین شجاعت نہو - جو متقی نہو محبت
خدا یا سخاوت نہ رکھتا ہو - نیک رسوم قدیمہ کا پابند نہو اوسکو بول و براز کی مانند سمجھنا چاہیے
اس فقرہ کی جگناتھ نے یہ شرح لکھی ہے کہ دین اور شجاعت اور محنت پہلی تین قومون کی یا

منفرداً مخصوص ہے یعنی برہمن کے لیے علم دین اور چھتری کے واسطے شجاعت
اور ویش کے لیے متقی ہونا ضرور ہے ۔ محبت خدا وغیرہ جملہ صفات سب
قوموں کے لیے مشترک ہین ۔ نیک رسوم قدیمہ کے معنی یہ ہین کہ ہر شخص حتی المقدور
نیکی پر عمل کرے ۔ نتیجہ اس قول کا یہ ہے کہ ہنگا گو ضایل برے برے ہو لیکن اگر فرایض
معینہ کے حتی الوسع انجام کرنے مین غفلت کریگا تو وہ وراثت مین شریک ہونے سے
محروم رہیگا ۔

نوع ۴۳ ۔ یہ جز کہ جو شخص اپنے فرایض کے ادا کرنے مین [illegible] نہو اس کے معنی
امر ناتھ نے یہ بیان کیے ہین کہ اس سے وے شخص مراد ہین جو فرایض کے
انجام کرنے کی قابلیت نہین رکھتے ہین اور رگھناتھ بیان کرتا ہے کہ اس سے
وے شخص مراد ہین جو امور دینی مثلاً دیوتاؤن کے سامنے نذر کا پیشکش گذرانے
وغیرہ کے قابل نہین ہین ۔ چنانچہ عبارت مندرجہ ذیل مین یہی الفاظ واقع ہوا ہے
یعنی دولت اس غرض سے دیگئی ہے کہ دیوتاؤن کو نذر کا پیشکش گذرانا چاہیے
نہ دولت کو بالعموم آدمیون مین تقسیم کرنا چاہیے نہ عورتون یا جاہل یا ایسے آدمیون
مین جو اپنے فرایض کے ادا کرنے مین توجہ نکرین ۔ مگر واضح ہو کہ جاہل سے یہان
مراد اوس شخص سے ہے جو گایتری کے معنی سے واقف نہو ۔ جو شخص اپنے
فرایض کے ادا کرنے مین توجہ نکرے ۔ اس جملہ سے وہ شخص مراد ہے جو اون رسم
محکمہ کو صبح اور شام اور مغرب اور دوپہر کے وقت کے واسطے معین ہین نکرے
اور نہ دیگر فرایض روزانہ پر عمل کرے ۔ واضع قانون بیان کرتا ہے کہ جاہل
آدمی اور وہ جو رسوم متبرکہ کے بجالانے مین توجہ نکرے وہ دیوتاؤن کو پیشکش
گذرانے کا مجاز نہین ہے ۔ داناؤن نے بیان کیا ہے کہ جو شخص
بجا آوری رسوم متبرکہ مین توجہ نکرے اور جاہل شخص اور جو مبتلا ہے مرض شدید ہو

اور جو صرف اپنی خوشی کے مطابق کام کرنے وہ تادم مرگ ناپاک متصور ہوگا +

نوع ۲۵ — جو بدی مین غرق ہون امی و سے جو ہمیشہ واسے سن مین مصروف رہتے ہون اور رام ناتھ نے واسے سن کے معنی یہ لکھے ہین مثلاً شکار کھیلنا + قماربازی — دن مین سونا — غیبت کرنا — تماشہ بینی — شراب خواری — ناچنا گانا — ہو لعب یا باجا بجانا — آوارہ پھرنا — یہ دس امور خواہش نفسانی سے پیدا ہوتے ہین — نجاست — تشدد — ضرر پہونچانا — حسد — کینہ — فریب — عل مچانا — یہ آٹھ باتین غصہ سے پیدا ہوتی ہین +

جگناتھ کا بیان ہے کہ امرنے واسے سن کے معنی خطرہ یا مصیبت یا تمیز یا گمراہی یا اوس بدی کے بیان کیے ہین جو خواہش نفسانی یا غیظ کے سبب سے پیدا ہو — پس جو وارث ہو اوسے چاہیے کہ اون شخصون کی جو اپنے فرایض کے بجالانے مین غافل یعنی قماربازی وغیرہ مین مصروف ہون پرورش کرے اور اونکی بھی جو لذائذ نفسانی کے باعث سے بدی کی طرف رجوع ہین یا عورات فاحشہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہون اور اونکی بھی جو غصہ کے سبب سے بدی کی طرف مایل ہون یا جنکا ہمیشہ ارادہ اوروں کو نقصان رسانی کا ہو پس نتیجہ اس حکم کا کہ اونکی پرورش کرنی چاہیے یہ ہے کہ وراثت مین شریک ہونے سے وہ محروم کیے گئے ہین +

نوع ۲۶ — زمانہ سابق مین علاوہ اوس بیٹے کے جو زوجہ منکوحہ کے بطن اور ایسے قرابت دار کے صلب سے ہو بغرض توالد بطور جائز مقرر کیا گیا ہو اور سوا اوس دختر کے بیٹے کے جس دختر کو بطور پسر مان لیا ہو اور اوس بیٹے کے جو ایک نے دوسرے کو دیا ہو اور متبنے بیٹے کے اور اوس بیٹے کے جسکی ولدیت مخفی ہو اور بیٹے متروکہ کے اور غیر منکوحہ عورت اور

باب پانچوان
تقسیم ملک کے بیان مین

مقدمہ [illegible] — ایک شخص اوس صورت مین جبکہ اوسکی چھوٹی زوجہ حاملہ ہے یا امکان ہے کہ اوسکے آیندہ اولاد پیدا ہو اپنی مکسوبہ جایداد سے بقدر اپنی وجہ معاش کے رکھکر باقی کو بڑی زوجہ کے دو بیٹون مین تقسیم کر دینے کا مجاز ہے یا نہین +

نتیجہ — شخص مذکور لغایت اپنے پاس رکھنے حصہ جایز یعنی دو حصون کے ال مکسوبہ اپنے کو خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ باہم بڑی زوجہ کے دو بیٹون کے اوس صورت مین تقسیم کرنیکا مجاز نہین ہے جبکہ اوسکی چھوٹی زوجہ حاملہ ہو یا اوسکے آیندہ اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو +

اگر باپ ملک کو اپنے بیٹون مین تقسیم کرے اور اوسکی زوجہ کے آیندہ اولاد کا ہونا ممکن ہو تو وہ بحالہ جایداد کو کے حصہ جایز اپنے پاس رکھ سکیگا +

ماخذ — جو شخص شاستر کے حکم کے خلاف کام کرے اوسکو جایداد تقسیم کرنے کا اختیار نہین ہے +

وے جو پیدا ہوئے ہین اور وے جو ابھی پیدا نہین ہوئے ہین اور وے جو فی الواقع شکم مین ہین سب کے واسطے ذریعہ پرورش ضرور ہے اور اونکی موروثی وجہ معاش کو تلف کرنا ایک امر مذموم ہے +

اگر بیٹے اپنے باپ سے اوس صورت مین جبکہ اوسکی زوجہ حاملہ ہے مگر یہ امر معلوم نہو علحدہ ہو جائین تو بیٹا جو اس حمل سے بعد تقسیم پیدا ہو وہ اپنا حصہ اپنے بھائیون سے لیگا + [1]

عدالت اصیل کلکتہ

[1] کرنا چاہیے کہ دھرم شاستر متن بنگالہ کے بموجب جایداد مکسوبہ کی تقسیم کیواسطے

اپنی اراضی موروثی اور ... ہے اور صورتین اسنے بڑے بیٹے کو زبانی ہبہ کر دین
اور باقی دو بیٹون کو معافی لکی زمین دے دی اس صورت مین زبانی ہبہ کے لیے
کوئی وثیقہ تحریری ضرور تھا یا نہین یعنی اگر باپ بغیر لکھنے ہبہ نامہ کے مر گیا ہو
تو اوسکے سب بیٹے مساوی حصہ پانیکے مستحق ہین یا نہین +

ج۔ اس صورت مین مال مکسوبہ کی تکمیل ہبہ کے لیئے کوئی وثیقہ تحریری ضرور
نہین ہے اور بیٹے باپ کی ہبہ مین مخل ہونے کے مجاز نہین ہین گو
کوئی وثیقہ اس امر کی نسبت نہو لیکن موروثی جایداد سے وے برابر حصہ پانیکے
مستحق ہین +

مثل باپ کی غیر مساوی تقسیم مال مکسوبہ یا منقولہ کی نسبت جائز ہے +

ماخذ۔ نارد کہتا ہے۔ جب باپ نے مساوی یا غیر مساوی حصے جایداد کے
دیکر بیٹون کو علٰحدہ کر دیا ہو تو اوسکو تقسیم کہتے ہین کیونکہ باپ کل کا مالک ہے
جاگیلک۔ جب باپ جایداد کو تقسیم کرے تو وہ اپنے بیٹونکو اپنی مرضی کے
مطابق علٰحدہ کر سکتا ہے +

جب باپ اپنی جایداد کو تقسیم کرے تو وہ اپنے بیٹون کو اپنی مرضی کے مطابق
علٰحدہ کر سکتا ہے اگر وہ چاہے تو بڑے بیٹے کو حصہ کثیر دے یا سبکو حصہ
مساوی۔ ستاچیرا + ملا

ضلع جنگل محال ۔ ۲۴ مئی ۱۸۱۱ء

ہونے کا امکان ہے اراضی مکسوبہ کو تقسیم کرنے کا مجاز نہین ہے یہ امر ستاچیرا کے اوس باب
مین صراحتاً بیان نہین ہوا ہے جہان اوس سب بیٹے کے استحقاق کا جو بعد تقسیم ملک پیدا ہو
ذکر ہے +

ملا۔ واضح ہوگا کہ یہ مقدمہ بنگالہ کا تھا اگر یہ کسی اور جگہ واقع ہوتا تو راے مین بھی اختلاف
ہوتا کیونکہ شاستر متبرکہ بنارس اور اور اضلاع کے بموجب باپ کو غیر منقولہ

مقدمہ ۱۴۸ س — باپ نے اپنی جایداد تو اپنے بیٹون مین تقسیم کرکے پھر
اونسے واپس لینا چاہا اس صورت مین باپ کی یہ تقسیم مسترد ہونیکے قابل ہے یا نہین +

نج — اگر باپ اپنی جایداد مکسوبہ کو اپنے بیٹون مین تقسیم کر دے اور بعد اوسکے
محتاج ہو جاوے تو وہ جایداد مذکور کے واپس لینے کا مجاز ہے چنانچہ یہ امر
ہریت کے قول منقولہ بیاد چنتامنی سے صاف ظاہر ہے — یعنی باپ اپنے
حین حیات اپنی جایداد کو تقسیم کرکے جنگل مین گوشہ گزین یا ایسے فرقہ مین جو اوس
شخص کے واسطے مناسب ہو داخل ہو سکتا ہے — یا جزوی حصہ تقسیم کرکے
اور کثیر حصہ اپنے پاس رکھکے گھر رہ سکتا ہے اور اگر وہ محتاج ہو جاوے تو
اوسکو واپس لے سکتا ہے +

اگر باپ محتاج ہو جاوے تو وہ اوس جایداد کو جو اوسنے اپنے بیٹون کو دیدی ہے واپس لے سکتا ہے

ضلع شاہ آباد — ۱۵ — جولائی ۱۸۶۶ء

مقدمہ ۱۴۹ س — ایک شخص کے تین بیٹے تھے چھوٹا بیٹا گھر چھوڑکر بھاگ گیا
اوسکا باپ اوسکی تلاش مین بندرابن کیطرف گیا اوسکے باقی دو بیٹے گھر مین رہے
اس صورت مین بڑا بیٹا اراضی اور دیگر جایداد پر استحقاق ملکیت کے نفاذ کا مجاز
ہے یا نہین — اور اس اثنا مین اگر بڑا بیٹا منجملہ جایداد مشترکہ کے باپ
کا حصہ بذریعہ فیصلہ پنچایت علحدہ کرالے تو ایسا فیصلہ کامل اور واجب التعمیل متصور ہوگا
یا نہین +

نج — باپ کی غیر موجودگی مین جب کہ وہ اپنے بیٹے کی تلاش مین بندرابن
کی جانب چلا گیا بڑا بیٹا مجاز ہے کہ اوسکی اراضی مالگذاری اور دیگر جایداد کا

اگر تقسیم بلا اجازت باپ کے ہو تو جایز ہے +

جایداد کا غیر مساوی طور پر تقسیم کرنا جایز تصور نہین کیا گیا ہے گو جایداد مذکور اوسکی — بموجب دہرم شاستر
کے بموجب دستاویز صرف یادداشت کے لیے ہوتی ہے اور تحریر ہونا اوسکا واسطے جواز
کسیطرح کے انتقال جایداد کے اہم تصور نہین کیا گیا ہے +

انتظام کرے اور بحیثیت منتظم اوسکو جایداد مذکور پر استحقاق مالکیت — نفاذ
کا اختیار حاصل ہے ۔ لیکن جایداد مشترکہ کی تقسیم بلا اجازت باپ کے
بذریعہ ہدایت ناجایز ہے ؞

س ۲ — اگر باپ نے وقت روانگی ہندراین کے بڑے بیٹے کو زبانی
یہ ہدایت کی ہو کہ تمام جایداد غیر منقولہ جسپر تمام وارثون کے بالاشتراک قابض ہے
اوس کے حصہ متنازعہ کا تصفیہ کرے اور بیٹے نے بموجب اوس
ہدایت کے باپ کی غیر موجودگی میں ایسا کیا ہو مگر باپ بعد واپس آنے
کے تصفیہ مذکور پسند نکرے تو اس صورت مین ایسا تصفیہ درست اور
واجب التعمیل ہے یا نہین ؞

ج ۔ مسئلہ مندرجہ مقدمہ ہذا سے یہ تصور کرنا بیجا ہے کہ دھرم شاستر کے بموجب ایک
مسئلہ مسلمہ ہے کہ صرف بڑا بیٹا اپنے باپ کی جایداد کے انتظام کرنے کا مستحق ہے
اور باقی اور بیٹے اہتمام جایداد سے محروم ہین — جو بیٹا لایق ہو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا شاستر
کے بموجب وہ جایداد کے انتظام کرنے کا مجاز ہے اور اگر [illegible] داماد اہتمام جایداد کا دعوی کرے
تو وہ ایسا کر سکتا ہے — جو بیٹا لایق ہو وہ برضامندی باقیون کے بزمانہ غیر موجودگی
باپ کے یا اوسکے مرجانے کے بعد جایداد کا اہتمام اپنے ذمہ لے سکتا ہے چنانچہ حضرت منو [illegible]
سے یہ امر ظاہر ہے — صرف بڑا بیٹا بعوض اور بھائیون کے دیگر وارثون کی وفات کے بعد جایداد پانیکا مستحق ہے
یا نہین — بجواب اسکے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مستحق نہین ہے کیونکہ اہتمام جایداد ہونا بڑے بیٹے کا
اور بھائیون کی مرضی پر منحصر ہے چنانچہ نارد کا قول ہے کہ بڑے بھائی کو اپنے باپ کی مانند اور
بھائیون کی پرورش برضامندی انکی کرنی چاہیے — یا چھوٹا بھائی جو لایق ہو ایسا کرے —
جایداد خاندانی کا انصرام لیاقت پر منحصر ہے — سبکی رضامندی سے چھوٹا بھائی بھی جو لایق ہو باقیون کی
پرورش کر سکتا ہے — قاعدہ جو در باب استحقاق بڑے بیٹے کے ہے ناطق نہین ہے ؞

اگر بصورت اسکی رضامندی کے وہ تقسیم جائز ہے اگر وہ اوس وقت موجود نہو +

پنچ ۱- اگر بڑے بیٹے نے باپ کی غیر موجودگی مین بموجب اوس ہدایت
کے جو وقت روانگی بندرابن کے اوسکی جانب سے ہوئی ہو ایک پنچ مقرر کرکے
بذریعہ پنچایت اپنے باپ کا حصہ جائز منجملہ جایداد مشترکہ کے علیحدہ کرالیا ہو تو ایسی
تقسیم درست اور واجب التعمیل ہے گو باپ نے بعد واپس آنے کے اوسکو
منظور کرنا نچاہا ہو +

س ۲- ایک شخص کے صرف ایک بیٹا تھا بیٹے نے اپنے باپ کی غیر موجودگی
مین ایک پنچ مقرر کرکے اپنے باپ کی موروثی غیر منقولہ جایداد کو جو شبول اور
وارثون کے قبضہ مین تھی تقسیم کرالیا اور بعد ازان جب باپ واپس آیا اوس نے
اس تجویز کو منظور نہ کیا مگر تھوڑے عرصہ بعد مر گیا بیٹا جس نے جایداد کو تقسیم
کیا تھا زندہ ہے اور تقسیم مذکور سے انحراف کرنا چاہتا ہے اس صورت مین
وہ ایسا کرنیکا مجاز ہے یا نہین +

بلا رضامندی باپ کے بیٹوں پر ایفاء معاہدہ تقسیم واجب نہیں +

پنچ ۲- باپ کی جایداد منقولہ مشترکہ اور اوربال کی ایسی تقسیم ناجائز ہے جو
پنچ کی ہدایت سے بزمانہ غیر موجودگی باپ کے بلا اوسکی رضامندی کے
عمل مین آئی ہو اور جسکو اوس نے بعد واپس آنے کے منظور نہ کیا ہو اور
اگر باپ کی وفات کے بعد بیٹا جو باعث تقسیم جایداد ہوا ہو اوس سے انحراف
کرنا چاہے تو تقسیم مذکور درست اور واجب التعمیل متصور نہین ہو سکتی +

ضلع میدنی پور — ۱۵ مئی ۱۸۱۶ء

مقدمہ ۵ س- منجملہ چار بھائیون کے جنھون نے کچھ جایداد منقولہ و غیر منقولہ اپنے
نانا سے بطور ہبہ پائی تھی بڑا بھائی ایک بیٹا جو اس مقدمہ مین مدعی ہے
چھوڑ کر مر گیا اور بعد ازان اوسکی مان نے وفات پائی اور مان کی وفات کے بعد
منجملہ تین بھائیون کے دو بھائی اور مر گئے اونھین سے ایک اپنی دختر کو

سے جسکے اولاد ذکور تھی اور دوسرا اپنی زوجہ کو اپنا وارث چھوڑ مرا — جایداد ذمہ ایک جزو پر قبضہ بالاشتراک تھا اور باقی اشخاص حصص بالانفراد قابض تھے مدعی نے جو بڑے بھائی کا بیٹا ہے جایداد کی تقسیم کے واسطے نالش دایر کی ہے اور مدعا علیہ جو منجملہ چار بھائیون کے ایک بھائی ہے مدعی کے استحقاق قایم الوجود کا معترف ہے مگر اظہار اوسکا یہ ہے کہ میرے حین حیات میرا بھتیجہ حصہ مساوی نہین پا سکتا اس صورت مین جبکہ منجملہ چار بھائیون کے ایک بھائی زندہ ہے جایداد مذکور تقسیم ہو سکتی ہے یا نہین یا بھائی جو زندہ ہے وہ مستحق حصہ کثیر پانے کا ہے +

ج — کل نواسے پنچ نانا کے ہبہ کے پانے کے برابر مستحق تھے اور اگر ایک اونمین سے حین حیات اپنی مان کے ایک بیٹا چھوڑ کر مر جاوے تو اوسکا بیٹا اوس جایداد کے پانے کا بالاشرکت احدے مستحق ہے جسپر اوسکے باپ کا حق تھا خواہ منقسمہ ہو یا غیر منقسمہ چنانچہ اس باب مین متاچھرا اور دای بھاگ اور اور کتب شاستر مین برہسپتی کا یہ قول مندرج ہے — جو شے کہ بھائیون نے بالاتفاق حاصل کی ہے اوس کے وے سب برابر کے حصہ دار ہین + حاشیہ ۱

اگر کسی شخص نے اپنی جایداد نواسون کو ہبہ کی ہو اور اونمین سے ایک نواسہ بھی بیٹا چھوڑ کر مر جاوے تو بیٹا مذکور اپنے باپ کے حصہ جایداد تقسیم کرا لینے کا مستحق ہے +

ضلع ہوگلی — ۲۲ اپریل ۱۸۱۸ع

مقدمہ ۴ سوال — دو ہندو بسکونت اور طعام مین شریک تھے اور اپنے موروثی تعلقہ کے محاصل سے بالاشتراک متمتع ہوتے تھے ایک نے اونمین سے روپیہ قرض لیکر کچھ اراضی خریدی اس صورت مین دوسرے شخص کو زمین مذکور سے جو اس طرح خریدی گئی ہے حصہ پانے کا استحقاق ہے یا نہین +

حاشیہ ۱ — متاچھرا صفحہ ۲۴۲ :

ج — صورت مرقومۂ بالا مین معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکورہ مین سے ایک
نے جبکہ وہ اور اوسکا شریک اپنی جایداد پر بالاشتراک قابض تھا اور دونو
ہم طعام تھے روپیہ قرض لیکر کچھ اراضی خرید کی لیکن یہ امر بصراحت بیان نہین
ہوا ہے کہ شخص مذکور نے اپنے شریک کی رضامندی سے قرض لیا اور
اراضی خرید کی یا بلا رضامندی اوسکے اگر معاملہ مذکور شریک کی رضامندی سے
ہوا ہے تو وہ مستحق حصہ پانے کا ہے اور اوسی مطابق اوسکو قرضہ بھی ادا کرنا ہوگا
اور اگر برخلاف اسکے اوسکو اس معاملہ سے کچھ تعلق نہو تو جایداد مذکور پر مشتری کا بلا شرکت
اوسکے استحقاق ہے اور صرف اوسی پر قرضہ بھی ادا کرنا واجب ہے +

شہر ڈھاکہ — ۱۱ — جون سنہ [illegible]

مقدمہ مدعی — اپیلانٹون کا باپ رسپانڈنٹ کے دادا کے ساتھ اوس
زمانہ مین جبکہ دادا مذکور نے زمینداری خریدی اور مکان تعمیر کرایا ہم طعام تھا مگر اوسنے
کوئی حصہ زر ثمن کا ادا نہین کیا اور نہ کوئی سرمایہ موروثی مشترکہ تھا اس صورت مین ہم طعامی
کی وجہ سے اپیلانٹ اسجملہ جایداد یا مکان مذکور کے کچھ حصہ پانیکا دعوے
کر سکتے ہین یا نہین +

ج — اگر رسپانڈنٹ کے دادا نے اپنی محنت کے محاصل سے اور بلا استعانت
سرمایہ موروثی یا پدری کے زمینداری خود خرید کی تو ایسی زمینداری بلا شرکت احدے
اوسی کی جایداد ہے اور اوسمین سے حصہ پانے کا کسیکو استحقاق نہین
ہو سکتا اور اگر اوس نے اراضی کی نسبت جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اپنے نام کی
پروانہ سند حاصل کی ہے تو اس صورت مین اوس زمین کا کوئی اور شریک نہین
ہو سکتا اور اگر اوس نے ایک مکان خشتی موروثی اراضی پر اپنے خاص سرمایہ سے
تعمیر کرایا ہے تو اس صورت مین بھی یہ مکان ایسا ہوگا جسپر وارثون کا حصہ پانیگا

اگر ایک شریک نے قرض لیکر اراضی خریدی ہو تو دوسرے شریک کو جو معاملہ قرض مین شامل نہوا ہو اراضی مذکور پر کچھ دعوے نہین پہونچتا +

جایداد کسی شخص کی اکتسابی ہو اوسمین اوسکے بھائیونکا کچھ حق نہین ہے گو وہ اوسکے ساتھ ہم طعام ہون + اگر کوئی شخص اراضی موروثی مشترکہ پر مکان تعمیر کراوے تو اور ون کا اوسپر

دعوی کرسکین – شرکا اراضی البتہ بقدر اپنی زمین کے دیگر زمین پانیکا دعوی
کرسکتے ہین – یہی رواج ہے – صرف ہمطعام ہونے سے جایداد مین شرکت
نہین ہوسکتی ہے +

کچھ حق نہین ہے الا صرف بقدر اپنے حصہ اراضی کے اور جگہ زمین پانیکا دعوی کرسکتے ہین +

س ۱ – اگر اپیلانٹیون کا دعوی صحیح ہے تو اس صورت مین ہر ایک کسقدر
حصہ پانیکا مستحق ہے اور اگر ریسپانڈنٹ کا دادا اور باپ اڑتیس برس تک جایداد
پر قابض رہے ہین تو بعد انقضاء اس مدت کے اپیلانٹیون کا دعوی حصص
جداگانہ کی نسبت صحیح ہوسکتا ہے یا نہین +

ج ۱ – اگر در اصل اپیلانٹ حصہ پانے کے مستحق ہین تو بعد گذرنے
اڑتیس سال کے بھی بلکہ چوتھی نسل تک وے حصہ پاسکتے ہین +

انقضاء مدت پر بھی نسل تک مانع تقسیم جایداد نہین ہے +

ماخذ – واے بھاگ مین منو اور لشن کا یہ قول مندرج ہے – جو کچھ کہ
بھائی نے بلا صرف کرنے سرمایہ موروثی کے اپنی محنت سے حاصل
کیا ہے اوسکو وہ بلا رضامندی اپنے کیسکو نہ دے کیونکہ اوسکو اوس نے
اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے +
سنکھ او لکھیت کا قول ہے کہ – مکان یا باغ جو ایک بیٹے نے اپنے
واسطے بنوایا ہے اوسکی تقسیم نہین ہوسکتی نہ پانی اور کھانے کے برتنون
اور زیور وغیرہ کی نہ عورات مدخولہ یا پارچون کی نہ پانی کی جو تالابون اور کنوؤن مین
ہو نہ چراگاہ اور شارع عام کی – خالق کا یہی قول ہے +
قول دلیل – قاعدہ مقررہ یہ ہے کہ ترکہ کی تقسیم باہم شرکا ہنود کے اور
جایداد کی دوبارہ تقسیم ابن اون رشتہ دارون کے جو ایکبار علحدہ ہوکر پھر شامل
ہوگئے ہون چوتھی نسل تک ہوسکتی ہے +

صدر دیوانی عدالت – ۳ ستمبر سنہ [illegible]

جایداد مذکور سے حصہ پانے کا مستحق ہے فریقین سے جس نے جایداد
خرید کی ہے اور دوسرا اوسکا حق ہے اور وہ بلاشرکت احدے اوسی کی مالک ہے
لیکن جبکہ یہ تحقیق ہو کہ کس نے کسقدر خریداری جایداد مین سرمایہ صرف کیا ہے تو
اوس صورت مین فریقین کے حصص جداگانہ کے مقرر کرنے مین کوئی قاعدہ دھرم
شاستر کے بموجب نہین ہے +

ماخذ ۔ قول جاگبک منقولہ داسے بھاگ اور اور کتب شاستر مین یہ ہے
کہ جو کچہ ایک شریک نے بغیر صرف کرنے سرمایہ پدری کے کسی واسطہ یا
ہدیتہ یا بیاہ مین بطور بخشش حاصل کیا ہو اوس سے کسی اور شریک کو تعلق
نہین ہے ۔ ہر شخص کو حصہ موافق کمی و بیشی مقدار اوس سرمایہ کے ملنا چاہیے
جو اوس نے صرف کیا ہو ۔ یہ مقولہ داسے بھاگ اور داسے رباس اور اور
کتب معتبر مین مندرج ہے ۔ یہی امر کہ جو کچہ ایک شخص نے حاصل
کیا ہے وہ تادم مرگ بلاشرکت غیرے اوسیکا ہے عقل کی رو سے بھی
مستنبط ہے اور اس امر کی تائید مین ایک فقرہ دھرم شاستر کا ہے مگر
چونکہ اصلیت اوسکی معلوم نہین ہوئی لہذا تنقیح اوسکی چندان ضرور نہین ہے +

صدر دیوانی عدالت ۔ ۲ مئی ۱۸۱۵ء

کشن چکرپتی بنام رادھا ناتھہ چکرپتی +

مقدمہ ۹ س ۔ ایک شخص اپنے کنبے کا مکان چھوڑ کر اپنے چچا کے
ہمراہ ملک غیر کو چلا گیا اور وہان چچا کے وسیلہ سے نوکری حاصل کی اور چچا
مذکور کی شرکت مین اپنی محنت اور کوشش سے کچہ جایداد واراضی
حاصل کی اور جایداد مذکور کے حاصل کرنے کے وقت اوسکا باپ بقید
حیات تھا بعد حصول جایداد مذکور کے اوسکا باپ اوس کے شامل ہوکر رہا

اور تھوڑے سے عرصہ تک ہمطعام رہا اور بعد ازان باپ کے گھر واپس آکر مر گیا —
بعد حصول جائداد مذکورہ بالا اسکے اوسکے دو حقیقی بھائی بھی تھوڑے سے عرصہ تک
اوسکے شامل جا کر رہے مگر بعض اوقات وے اپنے خاص گھر بھی آکر
رہتے تھے جبکہ وے بھائی اسکے ساتھ رہتے تھے تو بالاتفاق کھانا کھاتے تھے
اور جب اپنے گھر آکر رہتے تھے تو اونکا بھائی جس نے جائداد حاصل کی تھی اونکی
پرورش کے واسطے کچھ روپیہ بھیجا کرتا تھا اب منجملہ بھائیون کے ایک بھائی
حاصل کرنیوالے کی جائداد سے ایک ثلث کا دعوی کرتا ہے اس صورت مین
یہ دعوی درست اور جائز ہے یا نہین +

ج۔ اگر حاصل کرنیوالے بھائی نے جائداد اراضی اپنی محنت سے بلا صرف
کرنے سرمایہ موروثی کے حاصل کی ہے تو اوسکی جائداد کو سوا بیٹے اور بھائیونکا
کچھ حق نہین پہونچتا ہے چنانچہ منو نے کہا ہے کہ جو کچھ بھائی نے بلا صرف
کرنے سرمایہ موروثی کے اپنی محنت اور فکر سے حاصل کیا ہو اوسکو وہ بلا رضامندی
اپنے کسیکو نہ دے کیونکہ اوسکو اوس نے اپنی کوشش سے حاصل
کیا ہے +

بیاس — جو کچھ کہ ایک شخص خاص اپنی لیاقت کے ذریعہ سے سرمایہ موروثی
پر صرف نکرکے حاصل کرے اوسکو وہ اپنے شرکیون کو نہین دے سکتا نہ اوس
شے کو جسے اوس نے بذریعہ علم کے حاصل کیا ہے +

اگر کسی شخص نے بلا استعانت دوسرے کے جائداد حاصل کی ہو تو وہ سین ہے اوسے اپنے بھائیون کو کو دیکر بلا اتفاق [illegible] حصہ دینا ضرور نہین ہے

عدالت اپیل پٹنہ —

جیت لال مفلس بنام طریقت لال +

مقدمہ ۱۰اس — دو بھائیون نے حین حیات اپنے باپ کے اوسصورت
مین جبکہ وے بالاتفاق بطور کنبہ مشترک کے رہتے تھے کچھ جائداد اراضی

اسنے اپنے سرمایہ جداگانہ سے خرید کی اور اپنی جایداد پھر ایک علیحدہ قابض رہا نہ بالاشتراک - باپ کی وفات کے بعد اوسکی جایداد کو اوسکے دونون بیٹون نے برابر تقسیم کرلیا - اب جایداد متنازعہ وہ ہے جسے ایک بھائی متوفی نے اپنی زوجہ کے روپیہ سے بنام اپنے بیٹے کے اوس حالت مین خرید کی جبکہ اونکا باپ زندہ تھا اور وے دونون شامل رہتے تھے - اس صورت مین بھائی جو زندہ ہے اوس جایداد سے جسکو اس طرح متوفی نے خرید کیا کچھ حصہ پانیکا دعوی کرسکتا ہے یا نہین +

ج - صورت مذکورہ بالا مین معلوم ہوتا ہے کہ جایداد متنازعہ باپ کے سرمایہ یا محنت سے خرید نہین کی گئی نہ اوس بھائی کے روپیہ اور کوشش سے جو زندہ ہے پس بھائی کو یا جو واسکے کہ حاصل کرنیوالے کے ساتھ رہتا تھا اوسکی جایداد مکسوبہ سے کچھ تعلق نہین ہے +

ثابت بھائی کا [illegible] بھائی کی اوس جایداد [illegible] کچھ دعوی نہین [illegible] جو اوس نے علیحدہ [illegible] حاصل کی ہو گر وہ [illegible] کا تعلق رہتا ہو

ماخذ - دایہ بھاگ اور متاچرامن اقوال مرقومہ ذیل مندرج ہین —

جو کچھ کہ بھائی نے بلاصرف کرنے سرمایہ موروثی کے اپنی محنت سے حاصل کیا ہو اوسکی نسبت ضرور نہین ہے کہ وہ اوسے اپنے شریکون کو دے نہ اوس شے کو جو اوس نے علم کے ذریعہ سے حاصل کی ہو +

جو کچھ کہ ایک شریک نے بغیر صرف کرنے پدری جایداد کے ایک واسطہ دار سے ہدیۃ یا بیاہ مین بطور بخشش حاصل کیا ہو اوسمین کسی اور شریک کا تعلق نہین ہے +

عدالت اپیل ڈھاکہ ۱۰ جنوری ۱۸۱۴ع

مقدمہ ۱۱ - دو بھائیون کے قبضہ مین ایک ضلعی تعلقہ کا حصہ آٹھ آنہ کا تھا اور دونون بھائی علیحدہ رہتے تھے گو جایداد دونون کے قبضہ مین

بالاشتراک تھی — مفصلی تعلقہ مذکور سے زمیندار یعنی مالک نے اس وجہ سے
کہ دو حصے آٹھ آنہ کے حصہ مین باقی واجب الادا تھی کل جایداد مذکور کو ضبط کر لیا
بڑا بھائی منجملہ اپنی ازواج کے ایک زوجہ اور ایک زوجہ کی بیٹی کا بیٹا یعنی نواسہ
چھوڑکر مر گیا بعد ازان دوسرا بھائی دو بیٹے چھوڑ مرا دونون بھائیون کی وفات
کے بعد بھی تعلقہ مذکور زمیندار کے قبضہ مین تھا چھوٹے بھائی کے بیٹون
مین سے ایک بیٹے نے بحالت حیات بڑے بھائی کی بیوہ کو اور دوسرے
آٹھ آنہ کے حصہ کے مالکون نے زمیندار کے نام بر حصول جایداد کے لیے
نالش کی مگر زمیندار کے ساتھ باہم تصفیہ کرکے جایداد مذکور پر وے لوگ
قابض ہوئے لیکن آٹھ آنہ کا حصہ جو دونون بھائیون کا تھا وہ اب صرف چھوٹے
بھائی کے بیٹون کے قبضہ مین ہے کیونکہ اونھون نے بڑے بھائی کی بیوہ
سے اوسکے شوہر کے حصہ کا ہبہ نامہ اپنے نام لکھوا لیا مگر اب یہ ثابت ہوا
کہ چند روز پیشتر تحریر کرا لینے ہبہ نامہ کے بیوہ مجنون ہو گئی تھی اور آٹھ یا نو دن بعد
تحریر ہبہ نامہ کے مر گئی چھوٹے بھائی کے ایک بیٹے نے اوسکا کریا کرم
کیا — بیوہ کے ہبہ نامہ لکھدینے کے پیشتر اوسکا نواسہ اس امر کی نسبت
مزاحم ہوا اور اوس نے اپنے عذرات حاکم کے سامنے بذریعہ عرضی
پیش کیے — اب بعد وفات بڑے بھائی کی بیوہ کے اوسکا پوتا اوسکے
حصہ تعلقہ مفصلی کا دعوی کرتا ہے اس صورت مین نواسہ مذکور مستحق کچھ
حصہ پانے کا ہے یا نہین اگر ہے تو کس قدر — اور بیوہ اپنے شوہر کے
کل حصہ کو اپنے شوہر کے بھائی کے بیٹے کو دینے کی مجاز تھی یا نہین +
ج — اس صورت مین تعلقہ مفصلی کے آٹھ آنہ کے حصہ مین سے نصف
بڑے بھائی کا تھا اور نصف چھوٹے بھائی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ زمیندار نے

جو شخص کہ اپنے [illegible] کی جایداد کو دوبارہ حاصل کرتا ہے

اوسکے حصّون کو مع دوسرے آٹھ آنہ کے اس وجہ سے کہ اس پچھلے
حصّہ مین باقی واجب الادا کی ضبط کر لیا مگر بعد ازان چھوٹے بھائی کے بیٹے
نے جایداد کو دوبارہ حاصل کیا اس صورت مین اوس چار آنہ کے حصّہ سے
جو بڑے بھائی کا ہے ایک آنہ کا حصّہ حاصل کرنے والے کو اوسکے حصّہ سے
مزید ملیگا اور باقی تین آنہ کا حصّہ نواسہ کو پہونچیگا بڑے بھائی کی بیوہ نے
جو اپنے شوہر کے چھوٹے بھائی کے بیٹے کے نام ہبہ کیا وہ جایز نہین ہے
یہ رائے والے بھاگ اور اور کتب دھرم شاستر کے بموجب ہے +

اوسمین ... اوسکے ایک ... حصّہ سے زیادہ ملنا ہے +

شہر ڈھاکہ - ۵ جون ۱۸۱۱ء

مقدمہ ۱۲ اس - تین ہندو حقیقی بھائی بالاتفاق بطور کنبۂ مشترک کے رہتے
تھے اور اونھون نے کچھ جایداد منقولہ وغیر منقولہ بلا استعانت سرمایۂ پدری حاصل
کی - بعد ازان بڑا بھائی اور بھائیون سے علٰحدہ ہو گیا اور اوسنے کل جایداد
پر بغیر تقسیم کرنے اوسکے قبضہ کر لیا اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اور بھائیون سے
بڑے بھائی کی جایداد کسو بہ زیادہ ہے اس صورت مین جایداد مذکور کسطور پر تقسیم
ہونی چاہیے +

ج - اس صورت مین تین بھائی بالاتفاق رہتے تھے اور اونھون نے
اپنے سرمایۂ جداگانہ سے بلا استعانت جایداد موروثی کے جایداد منقولہ وغیر منقولہ
حاصل کی لہذا ہر ایک بھائی اوس قدر جایداد کا مستحق ہے جسقدر کہ اوسکے
حاصل کرنے مین اوس نے سرمایہ صرف کیا ہے اگر بھائیو اونکے ایک
نے بذریعہ سرمایۂ مشترکہ موروثی کے جایداد حاصل کی ہے تو حاصل کرنیوالا
باقیون کی بہ نسبت دو چند حصّہ پاویگا اور اگر کسی نے اونمین سے
صرف اپنے سرمایہ سے بلا صرف سرمایۂ مشترکہ کے جایداد حاصل کی تو کل

اگر جایداد کو حاصل کرنے مین سرمایۂ موروثی صرف ہو تو حاصل کرنیوالا کو وقت تقسیم دو چند حصّہ پہونچتا ہے +

اسی جایداد کو وہ وہی شخص پائیگا — اس رسے کی تائید مین قول بیاس اور
جاگبلک کا داسے بھاگ وغیرہ مین قول ہے اور وہ یہ ہے +

اگر سرمایہ مشترکہ صرف مین لاگیا ہو تو بلحاظ کمی و بیشی اوس کے ہر شخص کو
حصہ بقدر اوسکے حصہ مقررہ کے ملنا چاہیئے — جو کچھ کہ ایک شخص اپنی
لیاقت کے ذریعہ سے ترکہ موروثی پر صرف نکرکے حاصل کرے وہ اوسکے
اپنے شرکون کو نہ دے اور نہ وہ جو اوس نے علم کے ذریعہ سے حاصل
کیا ہو — جو کچھ ایک شریک نے بغیر صرف کرنے پدری جایداد کے کسی
واسطہ دار سے ہدیہ یا بیاہ مین بطور بخشش حاصل کیا ہو اوس سے کسی اور
شریک کا تعلق نہین ہے — جبکہ ایک بھائی کار شجاعت یا کسی اور ایسے کام کے
ذریعہ سے بوساطت شے مشترکہ مثلاً سلح یا سواری کے جایداد حاصل کرے
تو اوسمین اور بھائی بھی شریک ہونگے لیکن حاصل کرنیوالے کو دو حصے دینے چاہئین
اور باقیون کو حصص مساوی +

شہر ڈھاکہ — ۱۱ — مئی ۱۸۶۸ع

مقدمہ ۱۳۴ — اس ایک لڑکے کو چند زیور اور برتن اوس کی پاسنی [1] کی رسم
کے وقت بطور نوتک [2] ملے — اوسکی مان نے اونکو بحکم زر قیمت سے

[1] یہ رسم وہ ہے جبکہ چھٹے یا آٹھویں مہینے مین یا جب بچے کے دانت نکلتے ہین اوسکو اناج کھلایا جاتا ہے منگلت سنسکار
یعنی رسوم کی تفصیل مین متعلقہ خلاصہ کولبرک صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ مین مندرج ہے +

[2] نوتک مراد اوس شے سے ہے جو بیاہ مین ملے — یہ لفظ یو سے نکلا ہے جسکے معنی ملنے کے
ہین یعنی بیاہ مین دولہ اور دولہن کا ملاپ ہوتا ہے — لہذا جو بیاہ کے وقت ملے اوسکو نوتک کہتے ہین
— لیکن عموماً استعمال اس لفظ کا اوس شے کی نسبت ہے جو کسی سنسکار یعنی رسم کے وقت
ہدیہ دیا جاوے +

جایداد اراضی لڑکے نے کسی کو دے کے نام سے خریدا ہو اس صورت مین اوس [illegible] بھائی
اوسمین حصہ پانے کا مستحق ہے یا نہین +

ج۔ جو مال کہ زیور یا کسی اور اسباب کی قسم سے کسی لڑکے کو بطور تحفہ یا تبرک
دیا جاوے یعنی اوسکی کسی ابتدائی رسم کے ادا ہونے کے وقت اوسکو دیا جاوے
تو ایسی بخشش بلا شرکت غیری صرف اوسی کا مال ہے لہذا جو جایداد کہ خاص اوس کے
سرمایہ سے اوسکی مان نے خریدی ہے اوسمین سے اوس کے حقیقی بھائی
کو حصہ پانے کا کچھ حق نہین ہے +

اراضی جو زیور [illegible] تقسیم [illegible] قابل [illegible] نہین ہے

ضلع میدنی پور۔ ۲۰ نومبر [illegible]

مقدمہ ۱۴ س۔ ایک شخص چار بیٹے اور کچھ جایداد اراضی مکسوبہ چھوڑ کر مر گیا
باپ کی وفات کے بعد بیٹے بالاتفاق بطور کنبہ مشترکہ کے رہے اور ہر ایک
نے اپنے زر مکسوبہ کے ذریعہ سے اراضی خرید کر کے اصل جایداد کے
ساتھ شامل کی۔ اس صورت مین چارون بھائی کل جایداد مساوی حصون مین پانے کے
مستحق ہین یا نہین +

ج۔ اگر ہر ایک بھائی نے اپنی ذاتی محنت اور سرمایہ سے اوس صورت مین
جبکہ وے بعد موت باپ کے بالاتفاق رہتے تھے جایداد خرید کر کے موروثی
جایداد مین شامل کی ہو اور کسی طور سے یہ معلوم ہو سکے کہ ہر ایک بھائی کی جانب
سے کسقدر سرمایہ صرف ہوا ہے یا محنت عمل مین آئی ہے تو اوسیقدر اوسکو
جایداد سے حصہ ملنا چاہیے ملہ لیکن جایداد موروثی اونمین باہم مساوی حصون
مین تقسیم ہوگی +

جایداد جو باہم [illegible] باہم [illegible] محنت اور سرمایہ کے تقسیم ہونی چاہیے

رام چندر داس بنام گنگا داس [illegible]

ملہ اس مقدمہ مین یہ فرض کیا گیا ہے کہ سرمایہ جو حصول جایداد کے لیے صرف ہوا ہے

مقدمہ ۱۵ا س — ایک شخص اپنے سوتیلے بھائی کے ساتھہ بطور کنبۂ مشترکہ
کے رہتا تھا اور کبھی جدا نہوا بعد ازان وہ ایک ملک غیر کی طرف چلا گیا اور وہان
کسی علاقہ پر مامور ہوا اور اوس نے کچھہ جایداد اراضی خرید کی — اس صورت مین
اوسکا سوتیلا بھائی اس وجہ سے کہ جایداد حاصل ہونے کے وقت وہ اوسکے
شامل اور شریک تھا مستحق حصہ پانے جایداد مذکور سے ہے یا نہین اگر ہے تو
کس طور پر جایداد باہم اونکے تقسیم ہونی چاہیے +

ج — صورت مذکورۂ بالا مین مسئلہ مندرجہ واسے بھاگ اور اور کتب شاستر
کے بموجب سوتیلے بھائی کا استحقاق جایداد مذکور پر اس وجہ سے کچھہ نہین
ہو سکتا ہے کہ وہ جایداد حاصل ہونے کے وقت حاصل کرنے والے کے
ساتھہ بطور کنبۂ مشترکہ کے رہتا تھا +

بھائی جو شامل رہتا ہو اوسکی خاص کمائی جایداد مین دوسرے بھائی کا کچھہ حق نہین ہے +

۱۰ — اپریل ۱۸۱۶ع +

مقدمہ ۱۶ا س — منجملہ پانچ بھائیون کے ایک نے ایک موضع معافی اپنے
اور اپنے ایک بھائی کے نام سے حاصل کیا اور بعد ازان چار بھائی اور ایک
بیوہ چھوڑ کر مر گیا اس صورت مین موضع مذکور جملہ بھائیون سے متعلق ہے یا صرف
اونھین سے جنکے نام سند معافی تحریر ہوئی تھی +

ج — جبکہ مال منقولہ یا غیر منقولہ بلا صرف سرمایہ موروثی کے کسی شریک نے
وہ موروثی جایداد سے حاصل نہین ہوا تھا جبکہ سرمایہ موروثی صرف ہوا ہو تو اوس صورت مین قاعدہ یہ ہے
کہ جایداد حاصل کرنیوالے بھائی کو دو چند حصہ ملتا ہے چنانچہ بیاس کا قول ہے کہ جبکہ ایک بھائی کار تجارت
یا کسی اور ایسے کام سے گو ذریعہ سے بوساطت کسی شے مشترکہ مثلاً سلح یا سواری کے جایداد حاصل کرے
تو اوس مین اور بھائی بھی شریک ہونگے لیکن حاصل کرنیوالے کو دو حصہ دینے چاہئین اور باقیونکو
حصص مساوی — واسے بھاگ صفحہ ۱۱۱ +

جو شخص صرف اپنے سرمایہ سے جایداد حاصل کرے اوسکی جایداد اور بھائیون مین تقسیم نہین ہو سکتی +

حاشیہ لیا ہو ایسا مال کہ صرف اوسی کی جائداد ہے اور بھائیون کو اوس پر دعوے
کرنے کا کچھ حق نہین ہے اگر محنت اور سرمایہ مشترکہ صرف ہوا ہے تو بموجب
قول منو اور جاگیلاک کے جائداد مذکور بھائیون مین باہم مساوی حصون مین تقسیم
ہونی چاہیے قول مذکور یہ ہے۔ جو کچھ کہ ایک شخص اپنی لیاقت کی ذریعہ سے
بترکہ موروثی پر حصر نکر کے حاصل کرے وہ اوسے اپنے شریکون کو نہ دے
اور نہ وہ جو اوسنے علم کے ذریعہ سے حاصل کیا ہو + [illegible]

جبکہ ایک بھائی کا کسی جماعت یا کسی اور ایسے کام کے ذریعہ سے بوساطت
کسی شے مشترکہ مثلاً سلح یا سواری کے جائداد حاصل کرے تو اوسمین اور بھائی بھی
شریک ہونگے لیکن حاصل کرنے والے کو دو حصے دینے چاہئین اور
باقیون کو حصص مساوی +

مقدمہ ۱۱س۔ منجملہ دو بھائیون کے جو بالاتفاق بطور کنبہ مشترکہ کے رہتے
تھے بڑا بھائی چار بیٹے اور اپنا چھوٹا بھائی اور اوسکا بیٹا چھوڑ کر مر گیا بڑے
بھائی کی وفات کے بعد اوس کے چار بیٹے چھوٹے بھائی اور اوس کے

ساتھ بھائی کو خواہ حقیقی ہو یا سوتیلا اپنے بھائی کی اوس جائداد پر جو بلا صرف سرمایہ موروثی کے
اوسنے حاصل کی ہے حصہ پانے کا کچھ حق نہین ہے لیکن اگر استحصال جائداد مذکور کا سرمایہ مشترکہ سے
ہوا ہے تو بموجب شاستر متمشیہ بنگالہ کے حاصل کرنے والا کو اور شریکون کی نسبت دو چند حصہ ملنا چاہیے
لیکن اگر کسیطرح کی ترقی آمدنی کی نسبت کیجائے تو اوس سے یہ قاعدہ متعلق نہین ہے اسصورت مین
سب بھائی برابر حصے پاتے ہین چنانچہ متاچھرا کے صفحہ ۷۵ مین یہ قول منقول ہے کہ۔ اگر
بھائیون مین سے جو بالاتفاق رہتے ہون ایک بھائی سرمایہ مشترکہ مین بذریعہ زراعت یا تجارت
وغیرہ افزایش یا ترقی کرے تو اس صورت مین بھی جائداد کی تقسیم مساوی ہوگی اور حاصل کرنیوالے کو
دو چند حصہ نہ ملے گا +

بیٹے سے بلحاظ طعام علیحدہ ہوگئے مگر جایداد پر بالاشتراک قابض رہے
اور اونھون نے کچھ جایداد اراضی چھوٹے بھائی کے بیٹے کے نام سے بذریعۂ
محاصل جایداد مشترکہ اور اوس روپیہ کے جو اونھون نے اپنی کوشش مشترکہ سے
قرض لیا خریدی کی — قرضہ مذکور جایداد مشترکہ کے محاصل سے ادا کردیا گیا اور اہتمام
اس جایداد جدید کا بالکل چھوٹے بھائی کے بیٹے کے ذمہ رہا اس صورت مین
جایداد مذکور سے منجملہ اشخاص مذکورہ بالا کے ہر ایک کو کسقدر حصہ ملنے کا
حق ہے +

ج — اگر دو بھائیون مین سے جو شریک رہتے تھے ایک بھائی چار بیٹے
اور ایک بھائی اور اوسکا بیٹا چھوڑ کر مر گیا ہو اور بعد ازان صرف بلحاظ طعام کنبہ
مین تفرقہ ہو جاوے اور بڑے بھائی کی وفات کے بعد بھی جایداد کی تقسیم
نہوئی ہو اور اشخاص مذکورہ بالا کے سرمایہ اور محنت مشترکہ کے ذریعہ سے
نئی جایداد اراضی چھوٹے بھائی کے بیٹے کے نام سے خریدی گئی ہو اور بیٹے
مذکور نے جایداد کا اہتمام کیا ہو تو اس صورت مین جایداد کے دو حصے کیے جاوینگے
ایک حصہ بڑے بھائی متوفی کے چار بیٹون کو ملیگا اور دوسرا
چھوٹے بھائی کو جو زندہ ہے — جو حصہ کہ متوفی بھائی کے چار بیٹون کو
ملیگا اوسکو وے سب آپس مین مساوی تقسیم کرینگے — یہ راے
داسے بھاگ اور داسے تتو کے بموجب ہے + مدا

عدالت اپیل کلکتہ — ۱۴ جون ۱۸۱۴ع

اگر کوئی شخص اپنے بھائی کے چار بیٹون کے سرمایۂ مشترکہ سے جایداد حاصل کرے تو جایداد مذکورہ دو حصون مین تقسیم کیجاے گی ایک حصہ شخص مذکور خود اپنے پاس رکھیگا اور دوسرا حصہ بھائی متوفی کے چارون بیٹون کو ملیگا +

مسلہ اس مقدمہ مین ملحوظ رہے کہ متوفی بھائی کے بیٹون نے استعمال جایداد مین کچھ سرمایہ
اپنی ذات خاص سے صرف نہین کیا بلکہ اونکو بذریعۂ اپنے باپ اور بلحاظ روپیہ کے جو اوسنے
صرف کیا استحقاق حاصل ہوا +

مقدمہ ۸ اس سے ایک شخص سکے چار بیٹے تھے بڑا بیٹا اپنے باپ کی سامنے
دو بیٹے چھوڑکر مر گیا اور اوسکو جایداد مکسوبہ بذریعہ وصیت سکے دے گیا اب
متوفی کا باپ اور اوس سکے تین بھائی جایداد مذکور سے حصہ پانے کا دعوے
کرتے ہین اگر متوفی نے جایداد مذکور کو صرف اپنے سرمایہ اور ذاتی محنت سکے
ذریعہ سے خرید کیا تو اس صورت میں ایسی جایداد مکسوبہ سے جملہ دعویدار حصہ
پانے سکے مستحق ہین یا نہین اگر ہین تو کسقدر حصہ ہر ایک کو ملیگا بخلاف
اسکے اگر جایداد سرمایہ پدری کی استعانت سے حاصل کی گئی ہے تو اس صورت
مین جایداد اشخاص مذکورہ بالا سکے باہم کسطور پر تقسیم ہوگی اور بصورت اون سکے
ہمطعام ہونے یا علحدہ رہنے سکے از روئے شاستر حصہ ملنے سکے باب
مین کیا قاعدہ ہے +

ج منجملہ چار بھائیون سکے اگر ایک نے جو بلحاظ طعام اور وسنکے شامل
رہتا تھا یا جدا اپنی مکسوبہ جایداد کو اپنے دو بیٹون کو از روے وصیت دیا ہو
تو اس صورت مین اگر جایداد مذکور اوسنے اپنے باپ سکے سرمایہ اور ذاتی
محنت سے حاصل کی ہے تو اوسمین سے نصف باپ کا حق ہے اور
باقی نصف پانچ حصون مین تقسیم ہوگی منجملہ اونکے دو حصے حاصل کرنیوالے
کو ملینگے اور باقی تین بھائیون کو ایک ایک حصہ۔ اگر جایداد بلا استعانت
محنت یا سرمایہ پدری سکے حاصل کی گئی ہے تو اس صورت مین بھائیون کا
کچھ حق نہین ہے لیکن باپ مستحق پانے نصف جایداد کا ہے اور دونون
صورتون مین حاصل کرنے والے سکے بیٹے اوس حصہ پانے سکے
مستحق ہین جسپر اون سکے باپ کا استحقاق پہونچتا تھا یہ رائے واسے بھاگ
اور واسے متو اور اور کتب شاستر سکے بموجب ہے اور ان کتابون مین

منجملہ چار بھائیون کے
اگر ایک بھائی نے
باپ کے سرمایہ
اور محنت کی استعانت
سے جایداد حاصل کی ہو
تو اوسکے [illegible]
ہونگے پانچ حصے
باپ کو ملینگے اور
دو جایداد حاصل
کرنیوالے کو اور باقی
ایک ایک حصہ
تینون بھائیون کو
— اگر جایداد
مذکور بلا استعانت
سرمایہ یا محنت
پدری کے

بیٹا کا بیان کا یہ قول منبہ ج ہے کہ باپ اپنے بیٹے کی جایداد کسوبہ سے دو چند
یا نصف حصہ پاتا ہے +

صورت مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ اگر بیٹا باپ کی جایداد سے کچھ مال حاصل کرے
تو باپ کو اس مال حاصل سے دو چند حصہ ملیگا اور باقی سے حاصل کرنیوالے
بیٹے کو نصف حصہ اور باقیون کو ایک ایک ملیگا لیکن اگر استحصال مال مین
باپ کا سرمایہ صرف نہین ہوا ہے تو اس مذکورہ سے نصف باپ کا حق ہے
اور نصف حاصل کرنے والے کا باقی شخص حصہ پانے سے محروم رہینگے
- داے بھاگ +

حاصل ہوئی ہو
تو وہ دو حصون
مین تقسیم ہوگی
ایک حصہ باپ
کا اور ایک حاصل
کرنیوالے کا +

صدر دیوانی عدالت +

مقدمہ ۱۹۱ اس — ایک شخص نے ضلع بھاگلپور کی عدالت دیوانی مین
ایک گاون کے آٹھ آنہ کے حصہ مین سے پانچوین حصہ کی بابت [illegible]
نالش دایر کی اور مقدمہ صدر امین کی عدالت مین فیصلہ کے لیے سپرد
کر دیا گیا — مدعی نے اس عدالت مین ایک سوال بہ مضمون گذرانا
کہ گاون مذکور کے آٹھ آنہ کا حصہ مجھ مدعی اور مدعا علیہ کے باپ نے جو
دونون حقیقی بھائی تھے بالاتفاق خرید کیا مگر خریداری کے وقت میرا باپ
مجنون اور مین نابالغ تھا — اس صورت مین دھرم شاستر کے بموجب جایداد
مذکورہ سے مدعی حصہ پانے کا مستحق ہے یا نہین واضح ہو کہ جب جایداد مذکور
خرید کی گئی تھی تو مدعی اور مدعا علیہ کے باپ دونون بالاشتراک قابض تھے
گو مدعی کے باپ کی عقل مین فتور اور مدعی خود نابالغ تھا مگر اب مدعی بالغ
ہو گیا ہے تو اس صورت مین وہ جایداد سے پانچوان حصہ پانے کا مستحق
ہے یا نہین ؟

باعث نفرت ہے۔ یہ معنی قول مندرجہ متن کے ہین +

مثلاً کسو یہ سے یہان مراد اوس جایداد سے ہے جو بذریعہ سرمایہ پدری
حاصل کی گئی ہو۔ باد جنتیا منی +

ضلع بھاگلپور ۱۱۔ جولائی ۱۸۱۵ع

مقدمہ ۱۰ سوال ۔ تین حقیقی بھائی اپنی موروثی جایداد پر بلا شرکت قابض تھے منجملہ اونکے ایک بھائی کو ایک جاگیر حاصل ہوئی اور چند گاون خسر سے بطور بخشش ملے ۔ اس صورت مین جاگیر اور گاون مذکور سے جملہ بھائی حصہ پاوینگے یا نہین +

ج ۔ اگر بصرف سرمایہ موروثی جاگیر حاصل کی گئی ہے تو وہ جملہ بھائیون مین تقسیم ہونی چاہیے اور اگر اوسکو ایک بھائی نے صرف اپنی محنت سے بلا استعانت جایداد پدری کے حاصل کیا ہے تو اس صورت مین جملہ بھائیون کا اوسمین کچھ حصہ نہین ہو سکتا ہے کیونکہ جایداد مذکور بلا شرکت احدے اوسکی ہے جنے اوسے حاصل کیا ہے ۔ علے ہذا القیاس گاون جسکو خسر نے اپنے روپیہ سے خرید کے اپنے داماد کو دیے وے بھی جملہ بھائیون مین تقسیم نہین ہو سکتے چنانچہ اس باب مین منو کا قول یہ ہے کہ جو بھائی نے بلا صرف سرمایہ موروثی کے اپنی محنت سے حاصل کیا ہے اوسکو وہ بلا رضامندی اپنے کسیکو نہ دے کیونکہ اوسکو اوس نے اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے +

جاگیر یا بطور بخشش جو بذریعہ سرمایہ موروثی کے حاصل کی گئی ہو اوسکا مالک صرف حاصل کرنے والا نہین ہے +

س ۲ ۔ اول سوال کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جاگیر بذریعہ صرف جایداد موروثی کے حاصل کی گئی ہے تو وہ سب بھائیون مین تقسیم ہوگی ۔ جایداد موروثی کے صرف سے مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ

جایداد موروثی مذکور سے فی الواقع کچھ سرمایہ لیا ہو یا حاصل کرنے والے کی پرورش بذریعہ جایداد موروثی کے ہوئی ہو اور اوس نے اس اثنا مین علم تحصیل کر کے عہدہ حاصل کیا اور جاگیر پائی ہو تو ان دونون صورتون مین جب تک جایداد موروثی مین داخل متصور ہو کر کل بھائیون مین تقسیم ہو سکتی ہے یا نہین +

جایداد و جاگیر جو بذریعہ تحصیل علم کے حاصل کی گئی ہو + [illegible]

ج ۱ — جبکہ جایداد ایک ایسا بھائی جو بالاتفاق رہتا ہو علم کے ذریعہ سے حاصل کرے اور تحصیل علم اوس نے سرمایہ پدری کی وساطت سے کی ہو تو دہرم شاستر کے بموجب اوس کے بھائی بھی شریک جایداد مذکور ہو سکتے +

س ۲ — اگر جاگیر بذریعہ سرمایہ پدری یا علم کے باعث سے جو علم کہ سرمایہ مذکور کی وساطت سے حاصل ہوا ہے پیدا کیجاے تو ان دونون صورتون مین حاصل کرنے والا اور اوسکے بھائی جایداد مذکور سے مساوی حصہ پاینگے یا کم و زیادہ +

حاصل کرنیوالے کو دو حصہ ملتا ہے +

ج ۲ — دونون صورتون مین حاصل کرنے والا مستحق پانے دو حصون کا ہے اور اور بھائیون کو ایک ایک حصہ ملیگا چنانچہ یہ ہے منشا [illegible] کہ بموجب اوسکے وہ شخص جس نے جایداد کو پیدا کیا ہے وہ دو حصہ لے سکتا ہے + ۱

عدالت اپیل پٹنہ — ۱۱ — جنوری ۱۸۷۱ء

اگرسی شیوچرن رام بنام اگھوری کرت رام وغیرہ +

[illegible] کے بموجب [illegible] مشترکہ جایداد حاصل کرنے [illegible]
[illegible] خلاف قول [illegible] مین مروج [illegible]

مقدمہ ۱۱ اس — جبکہ شرکا ایک دوسرے سے علحدہ اور اپنی جایداد مشترکہ
کو باہم تقسیم کرنا چاہین تو اس صورت مین ایک دستاویز کا باضابطہ لکھا جانا ضرور ہے
یا نہین +

تقسیم جایداد کی دستاویز لکھی جانی چاہیے

نتیجہ — جبکہ شرکا لمحاظ طعام اور جایداد ایک دوسرے سے علحدہ ہوا چاہین تو
مناسب ہے کہ ایک دستاویز تقسیم جایداد یا فارغخطی تحریر کیجاے +
ماخذ — اگر بھائی یا اور شرکا بعد تقسیم مناسب اور آپکی رضامندی سے وثیقہ تحریر کرین
تو اوسکو دستاویز تقسیم جایداد کہتے ہین بلا [illegible] مدا

ضلع بردوان —

مقدمہ ۱۲ اس — تین [illegible] اور [illegible] کا شوہر ایک ہی دادا کی اولاد مین
سے تھے اور انکی جایداد موروثی ایک گاؤن کے پچیس بیگہ اراضی اور دوسرے
گاؤن کے سات بیگھون پر مشتمل ہے — وقت بندوبست یعنی ۱۱۹۷ فصلی
سے [illegible] پچیس بیگہ اراضی پر بلاشرکت قابض رہے اور [illegible]

نسبت ایک استثنا لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس صورت مین بھی مساوی تقسیم ہونی چاہیے جبکہ
بلا شمول کسی نئی جایداد کے اصل جایداد [illegible] کی ترقی کیجاے چنانچہ فقرہ منقولہ [illegible] سے یہ امر
ظاہر ہے — اگر بھائیون مین سے جو بالاتفاق رہتے ہون ایک بھائی بذریعہ زراعت یا تجارت
وغیرہ کے سرمایہ مشترکہ کی ترقی یا اوسمین افزایش کرے تو اس صورت مین بھی جایداد کی تقسیم مساوی
ہوگی اور حاصل کرنیوالے کو دو چند حصہ نہ ملیگا +

مدا — تقسیم جایداد کی صورتین ایک فارغخطی یا دستاویز ایک عمدہ شہادت اس امر کو دریافت کرنیکی
ہے لیکن اگر تقسیم جایداد بلا تحریر ہوا اور کسی دستاویز کے عمل مین آئی ہو تو وہ بھی جایداد کی تقسیم [illegible]
جبکہ در باب تقسیم [illegible] واقع ہون تو اسکے لیے چند طرح کی شہادتین ہین جنکا بیان مفصل آیندہ [illegible]
[illegible] مین لکھا جاے گا +

یعنی دار زرنگان گاؤن کے مالک کو دیتے رہے اور رسپانڈنٹیہ کا شوہر
اور خود رسپانڈنٹیہ دوسرے گاؤن کے سات بیگہون پر متصرف ہو کر مالگزاری
سرکار ادا کرتے رہے اپلائیٹان اوسی گاؤن مین رہتے ہین جسمین چھپن ۵۶ بیگہہ
اراضی واقع ہے اور اونہون نے رسپانڈنٹہ پر سات بیگہہ اراضی سے
حصّہ پانے کی نالش کی اور اونکے حق مین پانچ بیگہہ اور پانچ بسوہ اراضی
کی ڈگری صادر ہوئی رسپانڈنٹہ نے اس فیصلہ سے اپیل نہین کیا مگر اپلائیٹون
پر ایک نالش جدید دایر کر کے منجملہ چھپن ۵۶ بیگہون کے چھ بیگہہ اور پانچ بسوہ
کا بابت حصّہ پانے اپنے شوہر کے دعوی کیا اور اوس کے حق مین ڈگری صادر
ہوئی اپلائیٹون نے ناراضی اس حکم کے اس عدالت مین اپیل دایر کیا
— یہ امر اچھی طرح متحقق نہین ہے کہ دونون گاؤن کی اراضی مذکورہ بالا
باہم اپلائیٹون اور رسپانڈنٹیہ کے شوہر کے باضابطہ بموجب اونکے حصّون
کے تقسیم ہو گئی تھی یا نہین اس صورت مین رسپانڈنٹیہ شاستر کے بموجب چھپن ۵۶
بیگہہ اراضی مقبوضہ اپلائیٹون سے اپنے شوہر کے حصّہ پانیکا دعوی کرنے کی
مستحق ہے یا نہین +

جج — اوّل جاگیر ملک دستور نادر و کاتیانن وغیرہ منقولہ متاچھرا و ہیر متر اودا ہے
و بیوہار ماد ہو و بیوہار میوکھ اور اور کتب شاستر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر چار
اشخاص ایک ہی دادا کی نسل سے ہون اور بالاتفاق رہتے ہون تو بیوہ
یعنی رسپانڈنٹیہ مستحق پانے صرف خور و پوشش اور مکان سکونت کی ہے
لیکن اگر اوسکا شوہر اپنے شرکا سے علیحدہ ہو گیا تھا تو اوس صورت مین وہ اپنے
شوہر کی جایداد پانے کی مستحق ہے — اس امر کی تخصیص سے
کہ چھپن ۵۶ بیگہہ کا زرنگان اپلائیٹ اور سات بیگہ کا رسپانڈنٹیہ کا شوہر

فی — کن صورتون مین عمل مین آ تقسیم کا حصول ہوگا +

اور وہ خود اوس کے رسب سے مستنبط ہوتا ہے کہ رسپانڈنٹیہ کا شوہر اپنے
شرکا سے علحدہ رہتا تھا اور بوجہ تقسیم ہونے جایداد کے وہ اوس زمین کے
مالگذاری جو اوس کے قبضہ مین تھی ادا کرتا رہا - اگر بھائی ایک دوسرے سے
علحدہ رہتے ہون اور تقسیم جایداد اوس قدر عرصہ دراز سے ہوئی ہو کہ کوئی دستاویز
تحریری اوس امر کی نسبت نہ پائی جاوے اور یہ ثابت ہو جاوے کہ وے
مدت دراز سے علحدہ رہتے تھے اور بلحاظ طعام جدے تھے تو اوس صورت مین
قاعدہ دھرم شاستر کا یہ ہے کہ جایداد کا تقسیم ہو جانا قیاس کر لیا جاوے - چونکہ
یہ مقدمہ اسی صورت کا ہے لہذا مدعیہ یعنی رسپانڈنٹیہ پچیس بیگہ اراضی سے
اپنے شوہر کا حصہ پانے کی مستحق ہے + مدا

نظایر ستہ وار ج ۱۶ سنہ ۱۸۶۴

اگر تقسیم جایداد کی بابت شبہ واقع ہو تو اوسکے حل کرنے کے واسطے دھرم شاستر کے بموجب
ماسواے وارثان اور رشتہ داران اور اون گواہون کی شہادت لینی چاہیے یا اس امر کو دستاویز
تقسیم جایداد مشترکہ کے معاملات جداگانہ اور اون کے علحدہ انتظام خانہ داری اور اسی قسم کے
امور کے ذریعہ سے متحقق کرنا چاہیے - واسطے تحقیق کے اوس اب ست بیان تقسیم مشتبہ کا ذکر ہے
اقوال مرقومہ ذیل نقل کیے جاتے ہین - ... کا حکم ہے کہ جبکہ کنبہ کی علحدگی مین شبہ ہو اور
واسطہ دار قریب اس امر کا جواب ... نہ دے سکین تو اوس صورت مین بعید رشتہ دارون
کی شہادت لینی چاہیے +

سلے اگر اس امر مین شبہ ہو کہ ایک کنبہ کی علحدگی ہوئی ہے یا نہین - یا جایداد تقسیم جایداد
کے جو مثلا ایک ... کر لی ہو اور جبکی تقسیم ہونی چاہیے یا نسبت تقسیم ہونے جایداد
ایک جایداد کے شک ہو تو اوس امر کے گواہ واسطہ دار ہونے چاہئین اور بعد اون کے
ہمسایہ کے لوگ +

مقدمہ ۲۳ — سے ایک شخص چار بیٹے چھوڑ کر مرگیا منجملہ اونکے ایک جدا ہوگیا اور باقی تین بلا اتفاق سب بھائی بر علیحدہ ہوگیا تھا اوس سے لئے واسطے تفریق

تقسیم جایداد کی تحریری دستاویز کے معنی برہسپتی نے اس طور پر بیان کیے ہین — اگر بھائی یا اور رشتہ دار بعد تقسیم مناسب اور آپس کی رضامندی کے وثیقہ تحریر کرین تو اوسکو دستاویز تقسیم جایداد کہتے ہین +

یہ اوسترلیکا مین یہ قول برہسپتی کا منقول ہے — کہ اگر گاون اور کھیت اور باغ کسی بخشش نامہ مین درج ہون اور منجملہ اون کے کوئی شخص کسی جزو پر دخیل ہو تو قانوناً وہ کل پر قابض متصور ہوتا ہے — مثلاً اگر بھائیون مین جایداد کی تقسیم عمل مین آوے اور کہیں گاون یا کوئی اور اراضی دستاویز تقسیم مین کسی بھائی کے نام مندرج ہو اور منجملہ اوسکے ایک جزو پر اوسکا دخل ہو اور باقی قبضہ مین نہو تاہم قانوناً کل یعنی اوس کے قبضہ مین تصور کرنی چاہیے نہ بطور ترک کیے ہوئے مال کے +

برہسپتی کا یہ بھی قول ہے کہ مال غیر منقول جو بذریعہ جایداد کے تقسیم مناسب یا استرا کے ملے یا اونکا باپ سے حاصل یا راجہ سے عطا ہوا ہو بمدت دراز کے قبضہ سے استحقاق حاصل ہوتا ہے اور اگر اس امر مین سکوت و غفلت عمل مین آئے تو استحقاق جاتا رہتا ہے اوس مال پر بھی جو استحقاق مناسب یا بلا استحقاق کے حاصل کیا جاے اور جسکو کسی شخص نے مقبول کرلیا ہو اور بلا مزاحمت دیگرے وہ اوس پر قابض رہا ہو تو اوس کا استحقاق اوس مال پر ہوجاتا ہے اور علی ہذا القیاس اگر اوسکی جانب سے سکوت و غفلت ظہور مین آئے تو اوس کا استحقاق زائل ہوجاتا ہے — بہر حال کہ جایداد کی تقسیم مناسب یا استرا کسی اور ایسی قسم کے باعث سے حاصل ہو اور پھر قبضہ کی رو سے استحقاق قایم ہوتا ہے اور اگر قبضہ کی نسبت سکوت یا غفلت وقوع مین آئے تو استحقاق جاتا رہتا ہے +

اوسکا کریا کرم کیا ہو تو اس صورت مین اوس بہائی کو جو علٰحدہ رہتا ہے متوفی بہائی کے حصہ جایداد موروثی غیر منقسمہ سے ایک ثلث ملیگا گو وہ اوسکے کریا کرم کرنے مین شامل نہوا ہو یہ راے منو اور عالمون کے قول کے بموجب ہے منو کا قول ہے کہ اگر جملہ زر قرضہ او جایداد شاستر کے بموجب مناسب طور پر تقسیم ہو گئی ہو اور بعد ازان کوئی او جایداد ظاہر ہو تو وہ بھی اسی طور پر تقسیم ہونی چاہیے — دیول کا قول ہے کہ بعد ازان برادران حقیقی کو اوس بہائی کا ورثہ جو اولاد ذکور نہ چھوڑ مرا ہو آپسمین تقسیم کر لینا چاہیے +

منو کا قول ہے کہ اگر منجملہ کئی بہائیون کے بڑا یا چھوٹا بہائی تقسیم جایداد مین اپنا حصہ پانے سے محروم رہے یا اونمین سے کوئی مرجاے تو اوسکا حصہ زایل نجاے گا بلکہ اوس کے حقیقی بہائی یا بہنین اور ایسے بہائی جو بعد علٰحدہ ہوجانے کے دوبارہ شامل ہو گئے ہین فراہم ہو کر اوس کے حصہ کو آپسمین تقسیم کر لینگے + ملہ

ملہ اکثر عدالتون اضلاع مغربی مین سوال مرقومہ بالا بھیجا گیا تھا اوسکے جواب مین بعض پنڈتون نے یہ صوبستہ لکھا کہ بہائی جو بعد علٰحدہ ہوجانے کے جدا رہتا تھا وہ اپنے متوفی بہائی کی جایداد وراثتاً نہین پا سکتا صرف وے بہائی ورثہ پاسینگے جو متوفی کے شامل رہتے تھے اور اونھہ اپنے اکثر بیوستون کی تائید مین وے قول جو دوبارہ شامل ہوئے بہائی کے استحقاق کی نسبت مین نقل کیے — بعض پنڈتون نے یہ بیان کیا کہ جو بہائی شامل نہین رہتا تھا اوسکا بھی استحقاق وراثت مساوی ہے کیونکہ دراصل جایداد غیر منقولہ موروثی کو تقسیم ترینہ اندازی یا کسی اور ذریعہ سے قبل یا بعد علٰحدہ ہونے بہائی مذکور کے عمل مین نہین آئی — یہ اختلاف راے اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تقسیم جایداد کا ہونا اور بہائی کا مرنا علٰحدہ ہیہا اسوال مین صراحتاً بیان نہین کیا گیا تھا — صرف بلحاظ ملعام بالاتفاق

مقدمہ ۴۴ اس — تین حقیقی بھائیون نے باپ اپنے سے اوسکے حین حیات کل جایداد تقسیم کرالی اور اوس وقت سے ایک بھائی علیحدہ ہوگیا اور تین شامل بطور کنبہ مشترکہ کے رہے باپ کی وفات کے بعد شریک بھائیون مین سے ایک بلا اولاد ذکور مرگیا اور اوسکا [illegible] اوس بھائی نے جو شامل رہتا تھا کیا اس صورت مین دونون بھائی جو زندہ ہین اپنے بھائی متوفی کی جایداد کے مساوی وارث ہین یا صرف وہی بھائی جو متوفی کے شامل رہتا تھا مستحق وراثت ہے +

ف — اگر بیان یہ ہو کہ بعد تقسیم کے دوبارہ شامل ہو جانا [illegible] آیا تو اوسکا وجہ ثبوت کافی ضرور ہے +

حج ۱ — بھائی جو علیحدہ ہوجائین اور بعد ازان منجملہ اونکے ایک لاوارث مرجاے ۱ — تو اوسکی جایداد اوس کے بھائیون مین مساوی طور پر تقسیم ہوجائے گی بشرطیکہ کوئی خاص ثبوت اس امر کی نسبت نہو کہ بھائی متوفی اور وہ بھائی جو اوس کے مرنے کے وقت تک ساتھہ بلحاظ جایداد دوبارہ شامل ہوگئے تھے نمبر ۲

اس باب مین والے بھاگ اور اور کتب شاستر مین مسائل مندرج ہین +

جاگیبلک — زوجہ اور بیٹیان اور نیز والدین اور علی ہذا القیاس بھائی +

منو — اوس شخص کا ترکہ جو بیٹا نہ چھوڑ مرا ہو اوسکا باپ یا بھائی پاوے گا +

دیول — بعد ازان حقیقی بھائیون کو ورثہ اوس شخص کا جو اولاد ذکور نہ چھوڑ مرا ہو تقسیم کر لینا چاہیے +

رہنے سے شریک بھائیونکو اوس بھائی کی نسبت جو علیحدہ کیا گیا ہے کہ جسکا حصہ جایداد سے علیحدہ نہین کیا گیا ہے زیادہ استحقاق حاصل نہین ہے +

۱ — اس جگہ لاوارث کے لفظ سے یہ سمجھنا چاہیے کہ شخص مذکور کوئی وارث [illegible] نہ چھوڑ مرا +

۲ — جگناتھ نے دوبارہ شامل ہونیکے معنی جیتواہن کے قول کے بموجب بیان کیے ہین جنکو رگھونندن مصنف [illegible] نے نقل کیا ہے — اور وے یہ ہین کہ [illegible]

س ۱ — اگر دوبارہ شامل ہونے کا کوئی صریح اور صاف ثبوت ہوا ور دوبارہ
شامل ہوئے بھائیون مین سے ایک مرجاوے تو اوسکی جایداد کا صرف وہ بھائی جو
شامل ہے مستحق ہوگا یا وہ بھی جو شامل نہین ہے +

ج ۱ — صورت مذکورہ بالا مین صرف وہ بھائی جو شامل ہو گیا ہے بجز ومی اوس بھائی کے
جو علیحدہ ہے مستحق وراثت ہے +

جاگیلک — جو بھائی دوبارہ شامل ہوا ہو اپنے متوفی شریک بھائی کا
حصہ پاوے گا +

ضلع ہوگلی +

ف بتقابلہ اوس بھائی کے جو دوبارہ شامل ہوا اوس بھائی کا کوئی حق نہین ہے جو علیحدہ ہو گیا ہو +

باب چھٹا
تبنی کے بیان مین

مقدمہ ۱ س — ناکتخدا شخص ایک لڑکے کو بطور بیٹے کے متبنی کر سکتا ہے یا نہین +

ج — ناکتخدا شخص اپنے اور اپنے مورثون کو پنڈ و پانی دینے کے لیے لڑکا
متبنی کر سکتا ہے +

یہ ایسے مطابق وت تک چندریکا اور دت تک دوپن اور اور کتب شاستر کے ہے +

ضلع جنگل محال — ۱۱ مئی ۱۸۲۶ع

ف ناکتخدا شخص متبنی کر سکتا ہے +

اشخاص برادر وے ولادت اپنے باپ یا بھائی یا چچا وغیرہ کی جایداد کسوبہ کے شریک ہون اور اگر
بعد تقسیم جایداد کے ایک مکان مین بطور کنبہ مشترک کے رہین اور پہلی تقسیم کو آپس کی محبت کے باعث
سے بدین اظہار کہ تیری جایداد میری ہے اور میری تیری ہے منسوخ کرین تو دوبارہ شامل ہو سکتے ہین علاوہ
اونکے اور اشخاص مثلاً شرکاے تجارت کا اپنے مال کو باہم ملا دوبارہ شریک ہونا نہین کہا جاتا ہے —

جلد سوم صفحہ ۲۱۵ +

یا نہین اور اگر ہے تو تبنی جسمین کوئی معاہدہ تحریری عمل مین نہین آیا ہے باطل و
نادرست متصور ہوگا یا نہین +

جواز تبنی کے لیے تحریر ہونا دستاویز کا ضرور نہین ہے

فیصلہ — تبنی کے وقت دستاویز تحریر کرنے کے واسطے کوئی قانون نہین ہے
گو دستاویز لکھنے کا رواج عام ہے — اگر کسی شخص نے لڑکے کو جسکی عمر پانچ برس سے
زیادہ نہو لیا ادا سے رسوم معینہ تبنی کے گود لیا ہو اور کوئی دستاویز اس امر مین تحریر
نہوئی ہو اور متبنی کے اصلی والدین نے اوسے برضا و رغبت گود دیا ہو تو اس صورت
مین ایسی تبنیت درست او جایز ہے +

فقرہ مرقومہ ذیل بیاس [?] سمرت اور بیوہار [?] مین منقول ہے لیکن ای راجہ دیا ہوے [?]
اور اور قسم کے بیٹون کو جبکہ اونکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو ۱ گود لینا چاہیے

۱ یہ لکھنا مناسب ہے کہ پانچ برس کا جو بیان ذکر ہوا ہے اسکی کچھ قید ضرور نہین ہے
یعنی اس سے عمر تبنی کا تعین جس کے بعد تبنیہ ناجایز ٹھہرے مقصود نہین ہے — تبنیہ
ستواذیل [?] مین کولبروک صاحب نے اس باب مین بہت تفصیل کے ساتھ بحث لکھی ہے
تبنیہ مذکور اون کے ترجمہ مناچر [?] مین مندرج ہے اور وہ یہ ہے کہ رگھونندن نے اوسکو
مین کالکا پران سے ایک فقرہ نقل کیا ہے جو مع قول باسشٹ کے آئین
تبنیت کی بنیاد ہے اور جسپر اقوال رگھونندن کا عمل ہے — فقرہ مذکور کے وہ لوگ
یہ معنی بیان کرتے ہین کہ تبنیہ کرنا لڑکے کا جسکی عمر پانچ برس سے زیادہ ہو او خصوصاً اوس کا
جس کی موتراشی کے علاوہ اور رسوم ابتدائی بھی ادا ہو گئی ہون ممنوع ہے مگر اس قول
کو ہتسو [?] کے اور طریقون کے مصنفون نے بطور مقولہ مسلمہ کے تسلیم نہین کیا
ہے بلکہ بعض کو فقرہ مذکور کے صحیح ہونے مین شبہہ ہے خصوصاً مصنف بیوہار میوکہ
کو جو بیان کرتا ہے کہ یہ فقرہ اکثر نسخون کالکا پران مین نہین ہے — بعض مصنف
اس فقرہ کو صحیح سمجھتے ہین اور معنی اوس کے دستور عامہ کے مطابق

اولاد ناذکور کے لیے جگ کرے ۱۰

ضلع ندیا ۱۰ ستمبر ۱۸۱۴ء +

مقدمہ کشن کنت گوسامی بنام برنند گوسامی +

بیان کرتے ہیں جنکی رو سے رشتہ دار شخص اجنب کو گود دینے کی اجازت ہے گو اوسکی
عمر بڑی ہو اور رسوم ابتدائی بھی اوسکی نسبت عمل میں آگئی ہوں — فقرہ مذکورہ بالا کے معنی
جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں وسے اوس معنی کے مطابق ہیں جو پنڈت [illegible] کے ملا
ہیں لکھے ہیں — ویسے ہوئے اور قسم کے بیٹے کو دوسرے شخص کے لڑکے
ہوں تاہم باقاعدہ بذریعہ رسم متبنے اپنے کنبے میں داخل کرنے سے وے گود لینے والے
باپ کے بیٹے ہوجاتے ہیں اگر کسی لڑکے کی رسم موترائشی اوس کے اصلی باپ کے
خاندان کے نام حسب دستور عمل میں آئے تو وہ اس وجہ سے دوسرے شخص کا بیٹا
نہیں ہوجاتا ہے البتہ جب رسم موترائشی اور اور رسوم ابتدائی گود لینے والے کے
خاندان کے نام سے عمل میں آئیں تو صرف اس صورت میں ویسے ہوئے اور اور قسم کے
بیٹے گود لینے والے کی اولاد میں متصور ہوں گے اور اگر ایسا نہ ہو تو اونکو غلام کہتے ہیں
اسے راجہ بشنوں کو جبکہ اونکی عمر پانچ برس سے تجاوز کر جاوے گود لینا چاہیے لیکن پانچ برس
کے لڑکے کو گود لیکر متبنے کرنے والے کو وہ جگ کرنا چاہیے جو اولاد ذکور کے لیے
معین ہے

۱ — بمقدمہ کیرت نراین بنام ہپ نیسری منفصلہ ۱۸۱۹ء صدر دیوانی عدالت سے
یہ رائے لکھی گئی تھی کہ ایک فقرہ شاستر مرقومہ عالمان ہنود کا جنکی کتب شاستر بنگالہ
میں مروج ہیں یہ مضمون ہے کہ لڑکے کو پانچ سال کی عمر کے بعد کسی طریقہ سے متبنے
سے متبنی کرنا چاہیے — اور جس کسیکو گود لینا منظور ہو وہ پانچ برس سے زیادہ عمر کے
لڑکے کو متبنی نہ کرے — اس فقرہ پر کبشیہ [illegible] ہوئی کہ متبنی کے جواز کے لیے

مقدمہ ۲۰ س — ایک شخص کے دو بیٹون مین سے ایک بیٹا مر گیا بعد ازان
اوس نے اپنی زوجہ کے بھائی کو دوسرا بیٹا گود دیا اب وہ اون دو بیٹون کے
اوس کے کوئی اور اولاد نہ تھی اس صورت مین ایسے بیٹے کا گود لینا جایز ہے
یا نہین +

ج — صورت مذکورہ بالا مین بڑے بیٹے کی وفات کے بعد بحالت
نہ ہونے تیسرے بیٹے یا پوتا کے گود دینا دوسرے بیٹے کا ناجایز تصور کرنا
چاہیے ۱۰ مدا

جبکہ صرف ایک بیٹا ہو تو وہ گود نہیں دیا جا سکتا +

حکم التعین ایک امر ضروری اور بابری ہے یا کہ فقرہ مذکور کے معنی کو سب قدر وسعت بھی
دیجا سکتی ہے — دیگر اضلاع اور بنگالہ مین پدری نسل کے رشتہ دار قریب
کو متبنے کرنے مین کوئی مشکل واقع نہین ہوتی مثلاً بھائی کے بیٹے کو یا شوہر کے قریب تر
رشتہ دار کو گود لینا بلا شک جایز متصور ہوگا گو اوسکی عمر معینہ عمر سے بہت زیادہ ہو —
لیکن بنگالہ مین جہان اشخاص اجنبی کے گود لینے کا رواج ہے مقولہ مسلمہ یہ ہے
کہ لڑکے کی عمر ایسی ہونی چاہیے کہ داخل خاندان کرنے کی رسوم متجوجن کی مونڈ تراشی
کی رسم جو سب مین بڑی ہے گود لینے والے کے نام سے اور اوس کے گھر مین عمل
مین آئے +

ما ے یہ امر اس قاعدہ امتناعی کے بموجب ہے کہ جس کے صرف ایک بیٹا ہو وہ
اوس بیٹے کو دے دینے کا مجاز نہین ہے — کیر بھٹ کہتا ہے کہ جسکے دو بیٹے ہون
اوسکو اپنا ایک بیٹا دیدینا چاہیے — وہ بعد نقل کرنے اس قول سنگہہ کے کہ جسکے بہت سے
بیٹے ہین وہ معایب کے سبب سے اپنا ایک بیٹا دے سکتا ہے یہ بیان کرتا ہے
کہ دوسرے بیٹے کے مر جانے کے بعد قطع نسل ہو جائے گا — اس راے مین
مصنفان دیبا متی اور دت تک میمانسا کا بھی اتفاق ہے اونکا قول ہے کہ جس

مقدمہ ۳۴ ش - مطابق شاستر متیشہ بہار کے بموجب گود لینا اکلوتے بیٹے کا جائز ہے یا نہیں ؟

ج - شاستر متیشہ بہار کے بموجب دت تک طریقہ سے گود لینا اکلوتے بیٹے کا ناجائز ہے بلکہ دونو امر یعنی دینا اور لینا اکلوتے بیٹے کا منع ہے اور بلا ادائے رسوم دینے اور لینے کے اوس قسم کی تبنیت کو بر دت تک کے نام سے موسوم ہے نفاذ نہیں ہو سکتا ؛

ماخذ کسی آدمی کو اکلوتا بیٹا دینا یا لینا نہ چاہیے کیونکہ مورثون کے سرادہ وغیرہ

شخص کے صرف ایک بیٹا ہے وہ اوسکو کبھی نہ دینا چاہیے - چونکہ اس قول سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ جسکے دو بیٹے ہون وہ ایک بیٹا دے سکتا ہے لہذا اوس کے ساتھ عبارت متعلقہ دینا ایک بیٹے کا جسکے دو بھی ہون ملحق کی گئی ہے - اسجگہ یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ یہ امتناع کہ جس باپ کے دو بیٹے ہون اوسکو ایک بیٹا دے ڈالنا چاہیے اس امر پر حاوی نہین ہے کہ اگر ایک شخص کے علاوہ دوسرے دیے ہوئے بیٹے کے ایک اور بیٹا یا پوتا یا دونوا سے ہون تو وہ ایسا نہ کرے - کیونکہ اگر علاوہ ایک بیٹے کے دوسرے ایک پوتا یا ا[illegible] نواسے زندہ ہون تو نسل قطع نہ ہوگی اور لفظ پتر کے معنے بیٹے اور پوتے اور پرپوتے کے ہین اگر یہ معنے قرار دیے جائین تو اس سے لازم آتا ہے کہ ایک شخص جس کے پوتا یا پرپوتا ہو وہ بیٹا گود دے سکتا ہے - معلوم ہوگا کہ جواب مرقومہ بالا سوال کے مطابق نہ تھا سوال یہ تھا کہ ایسی صورت مین گود لینا جائز ہے یا نہین اسکا جواب یہ دیا گیا کہ ایسی صورت مین گود دینا بیٹے کا ناجائز ہے - لیکن در اصل حکم امتناعی دونون امر یعنے لینے اور دینے سے متعلق ہے جو شخص اپنے اکلوتے بیٹے کو دے ڈالے اوسکی نسبت صرف یہی خیال نہین کیا جاتا کہ اپنے اوس خاص ذریعہ کو جس سے اوسکی صعوبات عقبیٰ دور ہوتے ہین ہاتھ سے دیا بلکہ یہ بھی کا دشمن خیر خواہون کو ایسی ہی مشکل مین ڈالا اور ایسی صورتین مع فوائد زائل ہوتے ہین جنکے حصول کی امید قانونی خلقت [illegible]

حاشیہ: دت تک طریقہ کے بموجب اکلوتا بیٹا گود نہیں لیا جا سکتا ؛

کے لیے اُس لے بیٹے کا رہنا لقا اہل واسطے ضرور ہے — عورت کو
بلا اجازت اپنے شوہر کے بیٹا دینا یا لینا نچاہیے — یہ قول باسشٹ کا دت تک
مانسا اور روت تک چندریکا مین منقول ہے +

صدر دیوانی عدالت — ۱۴ مئی ۱۸۱۳ء +

مقدمہ سندرام وغیرہ بنام کاشی پانڈے وغیرہ +

مقدمہ ۱۵ س — ایک شخص اپنی وفات کے قبل اور حین حیات بھائیون کے
اپنی زوجہ کو جو نابالغ تھی بیٹا گود لینے کے واسطے ہدایت کر گیا اس صورت مین بحالت
زندہ ہونے اوس کے بھائیون کے وہ اپنی زوجہ کو بیٹا گود لینے کے لیے ہدایت
کر جانے کا مجاز تھا یا نہین +

ج — اگر شخص متوفی قبل اپنی وفات اور حین حیات اپنے بھائیون کے اپنی
زوجہ کو بیٹا متبنیٰ کرنے کی اجازت دیجاے تو بعد اوسکی وفات کے بیٹا لینے کی
واسطے اوسکی ہدایت جائز متصور ہوگی اوسکی زوجہ کی نابالغی اور اوس کے بھائیون کا
موجود ہونا باعث مزاحمت تبنیٰ نہوگا یہ راے بموجب مسائل منو اور بیاد متہ نو اور دت
مانسا اور اور کتب شاستر کے ہے +

شہر مرشد آباد — ۱۹ مارچ ۱۸۱۵ء +

ہر دھن راے مختار سرب منگل بنام ببونا تھ راے وغیرہ +

مقدمہ ۱۶ س — ایک عورت نے اپنے شوہر متوفی سے گود لینے کی اجازت
حاصل کر لی تھی چنانچہ ایک شخص نے عورت مذکور کو اپنا بیٹا گود دینے
کے واسطے ایک دستاویز لکھدی اور اوس نے اوس دستاویز کو قبول کر لیا
اور رسوم متعلقہ تبنیٰ کی ادا کرنے کو تیار تھی مگر اس اثنا مین لڑکے کا باپ اوسے
اور مقام پر لے گیا اور وہان اوس کی رسم موترا شی بلا رضا مندی

بیوہ اگر نابالغ ہے تو وہ بموجب ہدایت حاصل اپنے شوہر متوفی کے گود لے سکتی ہے گو اوسکے شوہر کے بھائی موجود ہون +

متبنی دوم ناجائز سمجھا

ماخذ — جس کیلئے اولاد ذکور نہو اوسکو [illegible] قسم کا بیٹا پنڈ پانی دینے اور کریا کرم اور بقائے
نام کے واسطے گود لینا چاہیے — اس قول میں بیٹا بصیغۂ واحد مستعمل ہوا ہے
[illegible] واسطے فتواس سے مستنبط کرتا ہے کہ کثرت متبنی ناجائز
ہے +

منو کا قول ہے — کہ داناؤں نے بیان کیا ہے کہ یہ گیارہ قسم کے لڑکے
یعنی زوجہ کا بیٹا وغیرہ بجائے صحیح النسب بیٹوں کے ہیں ورنہ کریا لوپت یعنی رسوم
بعد وفات عمل میں نہ آئینگی +

عدالت اپیل ڈھاکہ - ۲۲ - اپریل ۱۸۱۳ء

مقدمہ ۸ — س - ایک برہمن کے چار لڑکوں میں سے ایک لڑکا اوسکے
سامنے لاولد مر گیا اوسکی وفات کے بعد باپ نے منجملہ اپنے حی القائم
بیٹوں کے ایک بیٹے کا بڑا بیٹا متوفی کی بیوہ کو دیا تاکہ وہ اوسے گود لے اس
صورت میں ایسا متبنی بیٹا دھرم شاستر کی رو سے متوفے کا وارث ہے یا
نہیں +

ج — بیوہ بیٹا گود لینے کی مجاز نہیں ہے اور اگر اوس کے بیٹے ہیں
تو منجملہ اونکے وہ کسی بیٹے کو گود بھی نہیں دے سکتی ہے اور اگر کسی شخص
کے صرف ایک بیٹا ہے تو وہ اوسکو گود نہیں دے سکتا ہے اور جس کسی
شخص کے بہت سے بیٹے ہیں وہ بڑے بیٹے کو گود نہیں
دے سکتا ہے +

کوئی عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے دت تک گود نہیں لے سکتی صرف اکلوتا بیٹا گود نہیں دیا جاسکتا ہے +

باسشٹ کا قول ہے کہ عورت کو بلا اجازت اپنے شوہر کے بیٹا گود لینا یا دینا
نہ چاہیے +

علی ہذا القیاس کسی شخص کو اکلوتا بیٹا دینا یا [illegible]

اگر بہت سے بیٹے ہوں تو اون میں سے بڑا بیٹا متبنی کسی کے نہیں
دیا جا سکتا ہے چنانچہ منو کا قول ہے کہ ایک شخص بعد پیدا ہونے پہلے بیٹے کے
اولاد ذکور کا باپ تصور کیا جاتا اور اپنے مورثوں کے قرض سے بری
ہو جاتا ہے +

ضلع بندیل کھنڈ ۔ ۱۳ اپریل [illegible]ء

مقدمہ ۹ س ۔ دت تک بیٹا اپنے اصلی باپ کا ترکہ پانے کا مستحق ہے
یا نہیں :

ج ۔ دت تک بیٹا اپنے اصلی والدین کا وارث نہیں ہو سکتا چنانچہ منو
کا قول ہے کہ دت تک بیٹے کو اپنے اصلی باپ کے خاندان اور جایداد کا کبھی
دعوی نہ کرنا چاہیے خاندان اور جایداد اوسی سے متعلق ہے جو پنڈ دینے کا مجاز
ہے مگر جس شخص نے کہ اپنا بیٹا دے دیا ہے اوسکی نسبت وہ بیٹا کریا کرم
نہیں کر سکتا ہے +

دت تک بیٹا اپنے خاص باپ کی جایداد نہیں پا سکتا ہے +

ضلع شاہ آباد ۔ ۱۲ مئی ۱۸۱۶ء

مقدمہ ۱۰ س ۱ ۔ اگر ایک عورت بدین اظہار کہ اوسنے بیٹا گود لینے کے لیے
اپنے شوہر کی اجازت حاصل کر لی تھی بیٹا گود لے اور اجازت حاصل ہونے کی
تائید میں سوائے اوس کے اظہار کے اور کوئی امر نہو تو اس صورت میں تبنی جایز ہے
کہ نہیں +

ج ۔ اگر عورت مظہرہ اس امر کی ہو کہ اوسکے شوہر نے اوسے بیٹا گود لینے کی
اجازت دیدی تھی اور یہ امر گواہی گواہان یا کسی اور ثبوت کی رو سے ثابت نہو تو اس
صورت میں تبنی ناجایز ہے +

ماخذ ۔ عورت کو بلا اجازت اپنے شوہر کے بیٹا گود لینا یا دینا نہ چاہیے ۔

عورت کا محض اظہار کہ اوسنے بیٹا گود لینے کے لیے اپنے شوہر کی اجازت حاصل کر لی تھی اوسکے لیے کافی ثبوت نہیں ہے +

یہ قول باسشٹ کا درت تک چندریکا اور اور کتب شاستر مین منقول ہے ✣

س ۲ — اگر متبنی اور اسکی گود لینے والی ماں کے باہم منازع پیدا ہوا اور اوسکے فیصل کے لیے متبنی بیٹا ایک اقرارنامہ اس مضمون کا تحریر کردے کہ اوسکی ماں مین حیات اپنی جایداد اراضی پر قابض رہے اور بعد وفات اوس کے وہ صرف اس شرط پر ورثہ پائے کہ اگر باہم اوس کے اور اوس کی ماں کے کوئی تنازع عظیم واقع ہو تو اوس کے کل حقوق جاتے رہینگے اور اوسکا متبنے ہونا باطل متصور ہوگا — اس صورت مین اگر باہم کوئی نااتفاقی پیدا ہو تو ماں بذریعہ اس دستاویز کے متبنے بیٹے کو ترکہ سے محروم کرنے کی مجاز ہے یا نہین ✣

ج ۲ — صورت مذکورہ بالا مین ایسے اقرارنامہ کے ذریعہ سے ماں کو استحقاق مذکور حاصل ہے کیونکہ ہر جایداد کے مالک کو اختیار ہے کہ اپنی جایداد کو جا ہے جسطرح سے منتقل کردے — یہہ راے واے بھاگ اور بیاد بھنگار نو اور بیادآر نو ستو اور نسخجات کے بموجب ہے ✣

ماخذ — کتب مذکورہ بالا مین نارد کا یہ قول منقول ہے کہ اگر وے اپنے صوتن کو ویدالین یا بیع کردین تو وے اپنی خوشی کے مطابق کر سکتے ہین کیونکہ وے اپنی جایداد کے مالک ہین ✣

متبنی بیٹا مجاز ہے کہ بعین حیات اپنی گود لینے والی ماں کے جایداد پر قابض ہونے کی نسبت بطور جائز اقرار کرے اور بحالت خلاف ورزی اقرار کے حق اوسکا زائل ہوجائیگا ✣

صدر دیوانی عدالت ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۲۴ع

مقدمہ سماۃ تارامنی دیبی بنام دیب نراین راے اور لچھن پرشاد ✣

متعدد ۱۱ س — ایک باشندہ ضلع شاہ آباد نے جبکہ وہ لاولد تھا اپنے بھائی کے بیٹے کو متبنے کر لیا بعد ایسے متبنی کے متبنے کرنے والے باپ کے ایک بیٹا پیدا ہوا اس صورت مین متبنی کرنے والے باپ کی وفات کے

بعد اوسکی جایداد سے ہر ایک بیٹا بقدر حصّہ پانیکا مستحق ہے +

ج — صورت مذکورہ بالا مین جایداد کے چار حصّے کرنے چاہییں [illegible] اون کے
تین حصّہ تو اصلی بیٹے کو ملین گے اور ایک حصّہ متبنی کو — یہ راے متاچھرا و دت تک
مہانسا اور اور کتب شاستر متبنیہ ضلع شاہ آباد کے مطابق ہے +

متبنی بیٹا بمقابل صلبی بیٹے کے چہارم حصّہ پانیکا مستحق ہے +

ماخذ — باسشٹ کا قول مرقومۂ ذیل کتب مذکورہ بالا مین منقول ہے — اگر
متبنی کرنے کے بعد ایک صحیح النسب بیٹا پیدا ہو تو متبنے بیٹے کو ایک ربع کا حصّہ
ملتا ہے + ۱

صدر دیوانی عدالت +

مقدمہ ۲۱ اس — ایک شخص پانچ بیٹے (ا) (ب) (س) (د) (ط) چھوڑکر
مرگیا یہ سب باپ کی جایداد پر بالاشتراک قابض و متصرف رہے بعد ازان (ا)
اور (س) لاولد مرگئے مگر (س) اپنی زوجہ چھوڑ مرا بعد اون کی وفات کے
حی القایم بھائیون (ب) و (د) و (ط) نے جایداد کو باہم مساوی حصّون مین تقسیم
کرلیا اور علیحدہ رہنے لگے اور بعد اس تقسیم کے (ب) اور (ط) نے
بھی وفات پائی (ب) دو بیٹے اور (ط) ایک بیوہ اور ایک نواسہ چھوڑ مرا جس
نواسہ کو (ط) نے گود لے لیا تھا اور یہ متبنے بشہادت یقینی ثابت ہے
— (ط) کی وفات کے بعد اوسکی بیوہ اور نواسہ نے اصل مالک کی جایداد
کے ثلث حصّہ پر جو کہ (ط) کا جائز حصّہ تھا قبضہ کیا اور چار برس تک یہ دونون
اوسپر قابض رہے اب (د) اور (ب) کے دو بیٹے اونکو جایداد سے
بیدخل کیا چاہتے ہین اب اس صورت مین (ط) کی بیوہ اور نواسہ اصل مالک

۱ یہ حصّہ متبنی بیٹے کا بنارس کے شاستر کے بموجب ہے مگر شاستر بنگالہ کے بموجب وہ ثلث حصّہ
پانیکا ہے +

کی جایداد سے کسقدر حصہ پانے کے مستحق ہین یا نہین اگر (ط) نے اپنے نواسہ کو گود نہ لیا ہو تو اس صورت مین بھی وہ اپنے نانا کی جایداد وراثتاً پانیکا مستحق ہے یا نہین +

ج۔ اگر منجملہ بھائیون کے جو علٰحدہ رہتے ہون چھوٹا بھائی بعد گود لینے اپنے نواسہ کے مرجاے تو صرف ایسا متبنیٰ مستحق پانے اوس جایداد کا ہے جسپر متوفی کا استحقاق تھا +

نواسہ متبنیٰ جسکو گود لیا گیا ہو ... متعلقہ اس مقدمہ کو دیکھو +

اگر کسی شخص کے صلبی صحیح النسب اولاد نہو تو کل اس قسم کے بیٹے اوس کے وارث بیان کیے گئے ہین لیکن اگر بعد ازان صحیح النسب بیٹا پیدا ہو تو اونکو بہرے بیٹے کا استحقاق حاصل نہین ہے۔ اولاد کے لیے یہ بارہ قسم کے بیٹے بیان ہوئے ہین۔ بیٹا جو اپنے صلب سے پیدا ہو۔ یا دوسرے شخص کے صلب سے۔ یا جو متبنیٰ کے لیے لا ہو۔ یا جو خود اپنے تئین بیٹا بناوے۔ قول دیول +

منجملہ ان کے جو وارثون کے سلسلہ مین قریب ہے وہ وارث ہے اور اس سے پہلے کا شخص نہو تو وہ پنڈ اور پانی دیگا + قول جاگبلک

دختر کے بعد دختر کا پسر وارث پاتا ہے

اگر نواسہ گود نہین لیا گیا ہے تو (ط) کی جایداد اولاً اوسکی بیوہ کو پہونچیگی اور بیوہ نہو تو ترتیب مین جو شخص زوجہ کے بعد وارث قرار دیا گیا ہے وہ وارث ہوگا۔

قول جاگبلک۔ زوجہ اور بیٹیان الخ +

قول اتھن۔ جس شخص کے اولاد ذکور نہو اوس کی جایداد اوسکی زوجہ کو پہونچے گی +

نواسہ وارثون مین شمار کیا جاتا ہے اور ترتیب وراثت کے بموجب جایداد اوسکو پہونچتی ہے +

جس شخص کے کوئی بیٹا نہو اوسکے نواسہ کو اوسکی کل جایداد لینی چاہیئے اور اوسکو دو پنڈ یعنی ایک اپنے باپ کو اور دوسرا اپنے نانا کو دینا لازم ہے — اگر کوئی شخص بیٹا یا پوتہ نہ چھوڑ مرے تو نواسہ ویسا جایداد کا مالک ہے کیونکہ اس امر مین کل کا اتفاق ہے کہ بلحاظ داکرنے رسوم کریا کرم کے پوتا اور نواسہ دونون یکسان ہین — نقل منو اور بشن ✝ ملا

ضلع مرزاپور ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۰۰ع

مقدمہ ۱۳ — ایک شخص مسمی اشپوناتھ باشندہ بنگالہ جو نصف موروثی جایداد اراضی کا مالک تھا اپنی حالت بوجہ مسماۃ جگولی اپنے حقیقی بھائی گوبند پرشاد ملا — گووردھن لکھتا ہے کہ بنسک منی سنگھ کا قول ہے کہ برہمنون کو اپنے سپنڈون مین سے بیٹا گود لینا چاہیئے اور سپنڈ نہو تو غیر سپنڈون مین سے منجملہ سپنڈون کے بھتیجا سب سے بہتر ہے اگر بھتیجا نہو تو ایسا لڑکا پیدا کرنا چاہیئے جو سگوتر بھی رہے اگر ایسا شخص نہو تو ایسا سپنڈ جو سگوتر نہو اور یہ نہو تو سگوتر جو سپنڈ نہو اور یہ بھی نہ ملے تو جو شخص نہ سپنڈ ہو نہ سگوتر متبنے کرنا چاہیئے لیکن کسی صورت مین بہن کا یا بیٹی کا بیٹا گود لینا نچاہیئے اور نہ اونکو جنکا متبنے کرنا عقل کے نزدیک نامناسب ہے مثلاً بھائی یا چچا یا ماموں — تین قومون یعنی برہمن اور چھتری اور ویش کو چاہیئے کہ خاص اپنی قوم کا لڑکا متبنی کرین — اور جو بیٹا کہ اکلوتا نہین ہے وہ گود دیا جا سکتا ہے شودرون کے لیے بہن اور بیٹی کا بیٹا گود لینا جائز ہے — توضیحات دہرم شاستر صفحہ ۱۰۰ ✝

تبنی کا صحیح قاعدہ یہی ہے جو اوپر نقل ہوا اور مقدمہ مذکورہ بالا مین گو یہ امر بصراحت نہین بیان ہوا ہے کہ فریقین شودر تھے مگر ہمکو اونہین ایسا ہی خیال کرنا چاہیئے الا جواب شاستر کے مطابق معلوم نہین ہوتا ✝

چھوڑکر سنہ ۱۲۰۰ بنگلہ مین مرگیا اسی سال مین اوسکی بیوہ کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام
گنگامائی رکھا بیوہ مذکور نے سنہ ۱۲۲۰ بنگلہ مین وفات پائی گنگامائی کا بیاہ سنہ ۱۲۱۱
بنگلہ مین رام کشب دت کے ساتھہ ہوا اصل مالک جایداد کا بھائی گوبند پرشاد
سنہ ۱۲۱۱ بنگلہ مین مرگیا اور ایک لڑکا کشن کشور اور ایک بیٹی دیامائی چھوڑ مرا
سنہ ۱۲۲۶ بنگلہ مین رام کشب دت گنگامائی کا شوہر لاولد مرگیا — اصل مالک
کی وفات کے بعد اوس کی بیوہ بھگوتی مستحق وراثت کی تہی یا کہ اوس کا بھائی
گوبند پرشاد مستحق تہا — اگر بیوہ وارث تہی تو اوسکی وفات کے بعد
ورثہ گوبند پرشاد کو پہونچتا تہا یا کہ بیوہ مذکور کی لڑکی گنگامائی کو — اگر بیٹی وارث
جائز تہی اور اوس نے باجازت اپنے شوہر کے بیٹا گود لیا ہو تو اوسکی وفات
کے بعد اوس کا متبنے بیٹا مستحق ترکہ کا ہے یا نہین اگر یہہ نہین ہے
تو گنگامائی کی وفات کے بعد کس وارث جائز کو اوس کی جایداد ورثتاً
پہونچے گی ✣

ج — شیونا تہہ کی وفات کے بعد اوس کی جایداد استحقاق کی روسے
اوسکی بیوہ بھگوتی کو پہونچی تہی نہ اوس کے بھائی گوبند پرشاد کو — کیونکہ اوس
شخص کی جایداد جو کوئی وارث پیر پوتے تک نہ چھوڑ مرے دہرم شاستر کے
بموجب اوس کی بیوہ کو وراثتاً پہونچتی ہے — بھگوتی کی وفات کے بعد
وہ جایداد جو اوس کو شوہر سے ملی تہی اوسکی بیٹی کو پہونچے گی جو اپنی ماں کی وفات
کے وقت غیر منکوحہ تہی نہ کہ شیونا تہہ کے بھائی کو — کیونکہ آئین
وراثت کے بموجب منجملہ تین قسم کی بیٹیون کے یعنے غیر منکوحہ بیٹی اور وہ
جسکا شوہر زندہ ہے اور اوس کے بیٹا پیدا ہونے کا احتمال ہے اور وہ
جس کے بیٹا پیدا ہوا ہے — اول قسم کی بیٹی کا حق وراثت فائق ہے

جایداد بعد بیوہ کے بیٹی کو وراثتاً پہونچے
وہ اوسکی وفات کے بعد اوسکے متبنی بیٹے
کو نہ پاویگی بلکہ اوسکے باپ کے وارثون کو
پہونچیگی ✣

بشرطیکہ اور وارث مرجح نہون — لیکن بیٹے کو جو گنگامالی نے برضامندی اپنے
شوہر کے گود لیا ہے اوس جایداد پر جو اوس کے مان کو وراثتاً پہونچی تھی
کچھ استحقاق حاصل نہین ہے کیونکہ واسے بھاگ کے بموجب متبنے بیٹے
کا دعوی بندھو کی جایداد پر جایز نہین ہے — اور قول منو جس کی رو سے متبنی
بیٹون کا قرابت دارون کے وارث ہونے کا استحقاق حاصل ہے اوس کے
معنی یہ ہین کہ وہ اوسی خاندان یعنے گود لینے والے باپ کے کنبہ کے
اشخاص کی جایداد کا وارث ہے چنانچہ یہ امر بین ورد مکتاولی مولفہ کلوک
بھٹ اور اور کتب شاستر سے واضح ہے لہذا گنگامالی کی وفات کے بعد
اوس کے باپ کی جایداد جو اوسکو بعد وفات اپنی مان کے وراثتاً پہونچی
تھی اور مان کا استحقاق محدود دوامی صرف اوس کی زندگی تک تھا اوس کے شوہر
کے بھائی کے بیٹے کشن کشور کو پہونچے گی کیونکہ جب لاولد بیوہ کو جو اپنے
شوہر کا نصف جسم متصور ہے جایداد پہونچے تو اوسکی وفات کے بعد جایداد
مذکور اوس کے شوہر کے وارثون کی طرف عود کرتی ہے پس چونکہ بیٹی کا
استحقاق بمقابلہ مان کے ضعیف ہے لہذا جو جایداد کہ بیٹی کو وراثتاً حاصل
ہوئی ہے وہ بدرجہ اولی اوس کے باپ کے وارثون کی طرف عود
کرے گی +

ماخذ — جاگیلک کا قول واسے بھاگ اور اور کتب مین منقول ہے — زوجہ اور
بیٹیان اور نیز والدین اور علی ہذا القیاس بھائی اور اونکے بیٹے اور گوترج اور بندھو
الخ سواسے بھاگ صفحہ ۱۶۰ +

صدر دیوانی عدالت — یکم ستمبر ۱۸۱۲ع +
مقدمہ گنگامالی بنام کشن کشور چودھری وغیرہ +

مقدمہ نمبر ۱۳ — (ا) جو راج اور زمینداری کا مالک تھا تین بیٹے (ب) و (س) و (د) چھوڑ کر مر گیا اوس کی کل جائداد اوس کے بڑے بیٹے (ب) کو پہونچی — (ب) ایک بیٹا (ط) چھوڑ کر مر گیا جسکو کل جائداد ملی — (س) نے دو بیٹے (ع) و (ف) چھوڑ کر وفات پائی — پہلا اونمین سے (ط) کے پیشتر مر گیا (د) بھی ایک بیٹا (م) چھوڑ مرا اور یہ (م) بھی (ط) کے قبل رحلت کر گیا (ف) کے ایک (ن) لڑکا بھی (ط) لاولد مر گیا اور اوسکی وفات کے بعد اوسکی بیوہ (ل) کل جائداد پر قابض ہوئی اور اوس نے بلا اجازت اپنے شوہر کے ایک لڑکے (و) پدر (ی) کو متبنیٰ کیا مگر اس امر مین اوس نے اپنے شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت جن کے تحت وہ رہتی تھی حاصل کر لی تھی — اوسکی وفات کے بعد (ف) کا لڑکا (ن) اوس کے شوہر (ط) کی جائداد کا دعویٰ کرتا ہے اب سوال یہ ہے کہ بیوہ (ل) کا گود لینا جائز تھا یا ناجائز اور اس تبنیٰ کی وجہ سے جائداد مذکور (د) اور (و) کے وارثون کو پہونچے گی یا نہین ؟

ج — اگرچہ بیر متر اودے اور بیوہار مینوکھ کے بموجب بیوہ اپنے شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت حاصل کر کے متبنیٰ لے تو جائز ہے مگر چونکہ دت تک میمانسا مین اس قول کی تردید ہے لہذا بیوہ (ل) کا (و) پدر (ی) کو گود لینا بلا اجازت (ط) کے جو اوس کی بیوہ مذکور مقر ہے ناجائز ہوا اور یہ امر دت تک میمانسا و [illegible] گود لینے کی بموجب ہے ۔

ماخذ — واسشٹ کا حکم ہے کہ عورت کو بلا اجازت اپنے شوہر کے بیٹا گود لینا یا دینا نچاہیے — جبکہ حاصل کرنا شوہر کی رضامندی کا غیر ممکن ہو تو غیر مجازیت بیوہ کی اس قول سے مستنبط ہے — یہ اعتراض پیش کرنا

بیوہ کا بلا اجازت خاص صریح شوہر کے متبنیٰ کرنا ناجائز ہے اور شاستر [illegible] کی بموجب اس امر مین شوہر کے رشتہ دارون کی اجازت کافی نہین

حوالہ تبنیٰ [illegible] مذکورہ بالا

جایداد اوس کے بھتیجوں (ن) کو پہونچیگی - یہ لے متاچھرا کے بموجب جو کہ پورب میں مروج ہے
مترجم ہوئی +

با اختلاف اہدا - بعد ازان نزدیک ترین سپنڈ سے ترکہ متعلق ہے - قول منو منقولہ متاچھرا +

ا --- دادی اور وہ رشتہ دار جو پنڈ و پانی دینے کے مجاز ہیں گوتج ہیں -
اگر باپ کی اولاد میں سے کوئی وارث نہو تو ویسے بعد دیگرے یہ لوگ وارث ہوں گے -
دادی --- دادا --- چچا اور اون کے بیٹے --- اگر دادا کی نسل سے کوئی نہو
تو پردادی --- پردادا اور اوس کے بیٹے اور اونکی اولاد --- اس ترتیب سے
وارث ہونا رشتہ داروں (؟) کا جو پنڈ دینے کے مجاز ہیں تصور کرنا چاہیے --- اگر جملہ
اشخاص مذکورہ بالا سے کوئی نہو تو وراثت اونکو پہونچتی ہے جو پانی دینے کے مجاز ہیں
اور پانی دینے کو وہ شخص مجاز ہیں جو پنڈ دینے والے اخیر شخص سے ساتویں پیڑھی
تک ہوں یا وہ جنکا گوت اور نسل خاندان معلوم ہو سکے --- مصنف متاچھرا
نے قول جاگیلک کے معنی اس طور پر لکھے ہیں زوجہ اور بیٹیاں اور بیٹوں والدین
اور علی ہذا القیاس اون کے بیٹے اور گوترج اور بندھو الخ ---

متاچھرا +

س ۲ --- (ن) کی بیوہ (ز) جو چند روز ہوئے مر گئی ہے اپنی حین حیات
جایداد پر قابض رہنے کی مستحق تھی یا نہ تھی - اور (ص) اکلوتا بیٹا (ق) کا تبنیت کے باعث
سے بیوہ (ز) کی حین حیات یا اوس کی وفات کے بعد جایداد کے وارث ہونیکا
مستحق ہے یا نہیں اور صورت ہذا میں کنبہ کا شجرہ یہ ہے +

ا

بدھال

[illegible]

ب	س	د
بھوانی	لچھمن	آنند

ا	ط	ع	ف	م
بخت کنور بیوہ	بھیم	کاشی پرشاد	شیو	گوبند

و	ن
متبنی بیٹا پاب	ادیت — راج کنور بیٹا زندہ

ی	ق
شمشیر اسپلانیت	متبنی بیٹا

تیج مل اکلوتا بیٹا بسر بحیت کا

تیج بہادر (ن) کی وفات کے بعد اوسکی بیوہ (ی) اپنے عین حیات جایداد پر قابض رہنے کی مستحق نہ تھی کیونکہ (ن) کو کل جایداد وراثتاً ملی تھی اور شاستر کے بموجب بیوہ مط صرف مستحق پانے جایداد منقسمہ منقولہ وغیر منقولہ کی ہے جو اوسکا شوہر چھوڑ مرا ہو — اور شاستر مین دینا یا لینا اکلوتے بیٹے کا بطور متبنے کے منع ہے — اگر (ق) نے اپنا اکلوتا بیٹا (س) (ن) کو متبنی کے لیے دیا اور (ن) نے بشمول اپنی زوجہ (ی) کے گود لیا تو ایسی تبنی جایز نہیں ہے

شاستر متنقیہ [illegible] کے بموجب بیوہ [illegible] شوہر متوفی کی جایداد غیر منقسمہ [illegible] کی وارث [illegible] شوہر [illegible] متبنی اکلوتے بیٹے کی ناجایز ہے۔

مط بیوہ کا اپنی لاولد شوہر کی جایداد پر وارث ہونیکی بابت بامین شاستر بنگالا اور بنارس کے یہ ایک بہت بڑا فرق ہے — شاستر بنگالہ کے بموجب ہر صورت مین بیوہ وارث ہی خواہ جایداد منقسمہ ہو یا غیر منقسمہ — اور شاستر بنارس کے بموجب بیوہ صرف جایداد منقسمہ ہونیکی صورت مین وارث قرار دی گئی ہے ۔

اور (ص) غیر منقسمہ وغیر منقولہ جایداد (ن) پر قبل یا بعد وفات (ی) کے حق وراثت نہین پہونچتا ہے اگر (ق) نے اپنا بیٹا (ص) (ن) کو اس شرط سے گود دیا کہ وہ دونون کا بیٹا متصور ہو اور (ن) نے اس شرط کے بموجب اسکے بعد اوسے سوم ضروری گود لیا ہو تو ایسے طریقہ تبنی کو دو والے کھائی کہتے ہین اور اس سے مراد یہ ہے کہ شخص جو گود لیا گیا ہو وہ دونون لینے اور دینے والے کا بیٹا متصور ہوتا ہے ـــ ایسی تبنی دت تک ممانسا کے بموجب جو گود کہ پور ہیتا سکا سے جایز ہے اور (ص) بموجب ایسی تبنی کے دو والے کھائن بیٹا (ن) کا ہے حین حیات (ی) کے بھی (ن) کی جایداد پائے گا ـــ یہ راے بموجب متا چھرا اور دت تک ممانسا اور اور کتب شاستر مروجہ گور کھپور کے لکھی گئی ہے +

ف
تمو اوس صورت مین جائز ہے جبکہ تبنی [illegible] کے ساتھ کی جاوے کہ طریقہ کے بموجب ہو جب کہ اوس سے پہلے بیٹا اصلی اور گود لینے والے باپ کا بیٹا متصور ہوتا ہے

ماخذ ـــ ۱ ـ جو شخص اپنے شرکا سے علٰحدہ ہو جاوے اور دوبارہ شامل ہو اور بلا اولاد ذکور مر جاوے تو اول اوسکی بیوہ جایداد پاویگی بشرطیکہ وہ عفیفہ ہو +

۲ ـ کسی شخص کو اکلوتا بیٹا دینا یا لینا نچاہیے کیونکہ مقصود اوس سے یہ ہے کہ اوس کے مورثون کی نسل قایم رہے ـ یہ قول باسشٹ کا ہے اور متا چھرا اور دت تک ممانسا اور اور کتب شاستر مین نقل ہے +

۳ ـ باپ مجاز نہین ہے کہ اپنے بیٹے کو دیڈالے یا فروخت کر دے یہ قول اکلوتا بیٹے سے متعلق ہے ـ دت تک ممانسا +

۴ ـ دیے ہوئے اور اور اسی قسم کے بیٹے جو دونون باپ کے بیٹے متصور ہوتے ہین دو قسم کے ہین ـــ کامل دو والے کھائن اور غیر کامل دو والے کھائن ـــ جو بیٹا اس شرط سے کہ یہ بیٹا ہم دونون کا ہے متبنے کیا جاوے وہ دو والے کھائن کامل ہے اور غیر کامل وہ ہے

جسکی رسم مونڈن اسکی اصلی باپ کے گھر عمل مین آئے اور رسم زنار بندی اور تبنیت کرنے
والے باپ کے نام سے ہو — چونکہ ایسا بیٹا دونون خاندانون کے نام سے
تقسیم مین داخل کیا جاتا ہے لہذا وہ دونون باپ کا بیٹا ہے گو ناقص طور پر —
دت تک مانا ✦

ج۲ — وے جو پنڈ و پانی دیتے ہین رشتہ کے قربت کی بموجب ورثہ پاتے
ہین — متاچھرا ✦

ج۳ — منجملہ بارہ بیٹون مذکورہ بالا کے اگر پہلا نہو تو ترتیب کے بموجب جو اوس سے
دوسرا ہو وہ پنڈا اور پانی دینے کا مجاز متصور ہونا چاہیے اور وراثتاً جایداد کا حصہ
پاوے گا — متاچھرا ✦

س۴ — اگر ایسی بیٹی نابالغ مر جاوے اور بیوہ (ر) کو اپنے حین حیات جایداد پر قابض
رہنے کا استحقاق حاصل ہو تو اوسکی وفات کے بعد منجملہ (ا) کی اولاد کے کون اوس کا
وارث ہوگا ✦

ان سوالون کا جواب شاستر [illegible] کے بموجب دینا چاہیے ✦

ج۴ — اگر (ر) کو جایداد پر قابض رہنے کا اپنے حین حیات استحقاق حاصل
تھا اور (ص) کی بیٹی نابالغ مر گئی تو (ر) کی وفات کے بعد اوس کے شوہر کا نزدیک تر
وارث جو زندہ ہو وارث ہوگا — اس جواب کی تائید مین بھی وہی حوالہ ہے جو تیسرے
سوال کے جواب مین لکھا گیا ✦

صدر دیوانی عدالت — ۳ جنوری ۱۸۱۶ع ✦

راجہ شیر [illegible] اپیلانٹ بنام رانی دلراج کنور رسپانڈنٹ ✦

مقدمہ ۱۵ اسرا — ایک شخص قوم کایتھ نے ایک شخص کا دوسرا بیٹا
جو اوسکے پدری جانب سے رشتہ دار بعید تھا گود لیا اور تبنیت کے وقت

ف — بیوہ کی اور جایداد بیٹی پر جو اپنے اور اسکے شوہر متوفی سے پہونچی ہو اوسکے شوہر کا نزدیک تر وارث قائم مقام ہوگا ✦

گود دینے والے کے کوئی اور بیٹا زندہ نہ تھا ـــ اس صورت مین تبنی جایز ہے یا نہین +

ج ۱ ـ صورت مذکورہ بالا مین قول باسشٹ کے بموجب تبنی ناجایز ہے کیونکہ آدمی کو اپنا اکلوتا بیٹا دینا یا لینا ـ الخ +

> ف ـ کسی [illegible] اکلوتا بیٹا گود نہین لیا جا سکتا +

س ۲ ـ اگر کسی شخص کا لڑکا جو اوسکی بڑی زوجہ سے ہو مر جاے اور بعد ازان اوسکی چھوٹی زوجہ کے ایک لڑکا پیدا ہو ـــ اس صورت مین پچھلا بیٹا جو بڑے بیٹے کی بجاے متصور کیا جاے قابل گود دینے یا گود لینے کے ہے یا نہین +

ج ۱ ـ اگر بڑی زوجہ کے لڑکے کی وفات کے بعد چھوٹی زوجہ کے لڑکا پیدا ہو تو وہ دوسرا بیٹا پہلوٹھے بیٹے کے بجاے متصور ہوتا ہے اور جو فرایض کہ پہلوٹھے بیٹے پر واجب ہین اون کا ادا کرنا اوسکو لازم ہے لہذا ایسے بیٹے کو دوسرا شخص تبنی نہین کر سکتا +

> ف ـ تبنی بڑے بیٹے کی ناجایز ہے گو وہ پہلوٹھا نہو +

ضلع سارن ـ ۷ جنوری ۱۸۱۶ع +

متفرقہ ۱۶۷ س ۱ ـــ برہمن قوم کی عورت باشندہ ترہوت بلا اجازت اپنے شوہر کے بیٹا بطور کرت تیرم اس نظر سے کہ اوسکی نسبت رسوم کریا کرم کا اقتضا واقع ہو گود لینے کی مجاز ہے یا نہین ـ اگر وہ ایک مرتبہ ایسا بیٹا گود لے اور بعد ازان وہ ایسی تبنی سے منکر ہو تو اس صورت مین ایسی تبنی درست اور واجب التعمیل متصور ہوگی یا نہین +

ج ۱ ـــ ترہوت مین برہمن کی زوجہ اپنی قوم کے ایک شخص کو بطور کرت یعنی کرتیرم پتر کے ادائے رسوم کریا کرم کے لیے گود لے سکتی ہے گو اوسکو اوسکے شوہر سے اجازت نہ ملی ہو ـــ اس باب مین شو کا یہ قول ہے کہ

> ف ـ بیوہ باشندہ ترہوت کرتیرم [illegible] بلا اجازت شوہر کے بیٹا گود لے سکتی ہے

جس شخص کو کوئی آدمی اپنے بیٹے کے طور پر لے اور وہ شخص ہم قوم ہو تو وہ بنایا ہوا یعنی متبنّٰی بیٹا تصور کیا جاتا ہے اور قول بدھاین یہ ہے — لڑکا جسکو کوئی شخص گود لے اور وہ ہم قوم ہو اور اسکو متبنّٰی ہونا منظور ہو وہ بنایا ہوا بیٹا ہے ❊

جس آدمی کے بیٹا نہو اوسکو ہمیشہ بجاے اوسکے متبنّٰی لینا چاہیے ❊

اقوال مذکورہ بالا سے مستنبط ہوتا ہے کہ عورت اپنے کریا کرم کے ادا کے لیے بیٹا گود لے سکتی ہے — عالمان قانون نے کرتریم پتر کی تبنّی کے لیے شوہر کی اجازت ضرور نہین لکھی ہے لیکن ایسی تبنّی دستور مقررہ کی رو سے ہوتی ہے اگر بعد ایسی تبنّی کے عورت اوس سے انکار کرے اور تبنّی سے منکر ہو تو استرداد ایسی تبنّیت کا نہین ہو سکتا کیونکہ کوئی قول تبنّے کی تنسیخ کے لیے واقع نہین ہوا ہے ❊

س ۲ — عورت ایک نابالغ کو جسکی نسبت رسم اوپناین یعنی زنار بندی حسب ضوابط اوس کی قوم کے ادا ہو چکی ہے بطور کرت پتر گود لینے کی مجاز ہے یا نہین ❊

ج ۲ — عورت اوس ہم قوم لڑکے کو گود لینے کی مجاز ہے جس کی زنار بندی بطور کرتا یا کرتریم پتر کے باجازت اوس کے والدین کے عمل مین آوے — جبکہ بیٹا کرتریم طریقہ کے بموجب گود لیا جاے تو رضامندی متعاقدین کی ضرور ہے اور چونکہ بیٹا تابع اپنے والدین کا ہوتا ہے لہذا اونکی رضامندی بھی ضرور ہے — یہ راے وسشٹ اور اور عالمون کے قول کے بموجب ہے جنکی کتب متھلا مین مروج ہین ❊

ف — بعد ادائے رسم اوپناین بھی بیٹا گود لینے کی مجاز ہے ❊

ضلع پورنیہ — ۴ اگست ۱۸۹۰ء

مقدمہ [illegible] — تین بھائی ہندو اپنی موروثی غیر منقولہ جائداد پر بالاشتراک

کہ متبنی مذکور مستحق پانے جایداد اپنے متبنی لینے والے باپ کا ہو یا نہین +

بلا ادای طریقہ معینہ کے تبنی جایز نہین [illegible] +

ج ـــ اس صورت مین معلوم ہوتا ہے کہ شودر نے متبنی کرنے کی غرض سے اپنے بھائی کا بیٹا جسکی عمر چار برس کی تھی لیا اور اوس کی پرورش کی اور اپنے نام سے اوسکا بیاہ کیا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوس سے تین بیٹے زوجہ منکوحہ سے پیدا ہوئے اور اگر اوس نے بغرض متبنی کرنے کے اوس کو لیا تھا اوس وقت اوس نے رسم تبنی ادا نہین کی تو اس حالت مین شاستر کے بموجب بہیثیت کامل متصور نہین ہو سکتی نہ وہ اوس شخص کی جایداد وراثتاً پانے کا مستحق ہے جس نے اوسے بغرض تبنی لیا تھا ـــ یہ راے بموجب اقوال منقولہ وت تک ماتسا اور وت تک چندریکا اور بیاد چنتامنی وغیرہ کے ہے +

ماخذ ـــ اگر طریقہ تبنی ادا نہ کیا جاے تو اس صورت مین وہی مصنف اسبابین ایک قاعدہ خاص بیان کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ـــ جو شخص بلالحاظ قواعد محکومہ کے بیٹا گود لے وہ اوس متبنی کا بیاہ کر سکتا ہے مگر اوسکو اپنی جایداد کا مستحق وارث نہین کر سکتا ـــ معنی اسکے یہ ہین کہ جو شخص بلا طریقہ تبنی گود لیا جاے اوسکا صرف بیاہ کیا جا سکتا ہے اوسکو جایداد نہین دی جا سکتی بلکہ خلاف اوس کے ایسی صورت مین زوجہ اور اور وارث ترکہ پائینگے پس واسطہ خلفی ان پانچ قسم کے بیٹون سے صرف اس صورت مین قایم ہوتا ہے جبکہ متبنی کسی طریقہ معینہ کے ساتھہ عمل مین آئے ـــ اگر دینے یا لینے کی صورت مین ہوم وغیرہ رسوم ادا نہون تو ایسے بیٹے کی نسبت واسطہ خلفی صادق نہین آتا ہے وت تک ماتسا +

اگر طریقہ متبرہ پر لحاظ نہ کیا جاے تو اس صورت مین یہ بیان کیا گیا ہے

کہ متبنی بیٹا مستحق اس قدر مال کا ہے جو اوس کے بیاہ کے لیے کافی ہو اس قول
کے بموجب باپ کو چاہیے کہ بیٹون کی رسوم ابتدائی ادا کرے — متبنی کی نسبت
بھی بجالانا رسوم مذکور کا جسکی تکمیل بعد تبنی کے ہونی چاہیے گود لینے والے باپ پر
لازم ہے چنانچہ اس امر سے جملہ متقدمین کے اوس دستور کی تائید
ہوتی ہے جس کی رو سے تبنی کی نسبت کوئی زمانہ خاص معین نہیں ہے —
کیونکہ منی ہماری تاویل کے اوس فقرہ کی نسبت جسکا منقول ہونا پرانون سے بیان
کیا گیا ہے عیان ہے — چنانچہ ایک مصنف کا قول درباب مجاز
وراثت ہونے اوس شخص کے جو بلحاظ قاعدہ معینہ متبنی کیا جاوے یہہ
ہے کہ اگر ایک بیٹا صلبی یا کیکا دیا ہوا بیٹا موجود ہو اور ایک بیٹا بلحاظ
طریقہ معینہ گود لیا جاوے تو ترکہ صرف اوس شخص کو پہونچے گا جو اپنے باپ
کی جایداد کا بطور واجب مالک ہو — منو کا قول ہے کہ جو شخص بالحاظ
قواعد مذکورہ کے بیٹا گود لے وہ اوس متبنی کا بیاہ کر سکتا ہے مگر اوسکو اپنی جایداد
کا حصہ وارث نہیں کر سکتا — یہ دونو قول وشٹ اک چندریکا مین منقول ہین
— بیاو چنتامنی مین یہ قول منقول ہے کہ جو لڑکا کہ طریقہ معینہ شاستر کے
بموجب متبنی نہ کیا جاوے تقلیدی بیٹا ہے اور مستحق حصہ پانے جایداد کا نہیں
ہے ٭ ملہ

عدالت اپیل کلکتہ ۲۰ اپریل سنہ [illegible]

مقدمہ ۱۹ اس — ایک شخص جب کے لڑکا موجود تھا بحالت بیماری اپنی
زوجہ کو متبنی کرنے کے لیے ہدایت کر کے مر گیا بعد اوس کی وفات کے بیوہ نے

ملہ قرار واقعی ادا کرنا اس رسوم معینہ کا ضرور نہیں البتہ بمطابق پرانون مقررہ کے خاص طریقون کو سرسری طور
پر اس غرض سے ادا کرنا چاہیے کہ گود لینے والے کا گود لینا بلاشبہ ثابت ہو جاوے ٭

ایک سوال واسطے حصول اجازت تبنی عدالت مین گذرانا اس صورت مین اگر شوہر کا صلبی لڑکا بقید حیات ہو تو بیوہ کو ایک اور لڑکا گود لینے کی اجازت دیجا سکتی ہے یا نہین —

ج — زوجہ مجاز نہین ہے کہ درصورت موجود ہونے اوس کے شوہر کے صلبی بیٹے کے متبنی کرے گو اس امر کے لیے اوسکا شوہر ہدایت کر گیا ہو متبنی کرنا بحالت موجود ہونے صلبی بیٹے کے زوجہ کے لیے منع ہے [illegible]

ف۔ فقرہ مرقومہ ذیل مین جو لفظ صرف کا واقع ہوا ہے اور اوس سے تبنیت کی غیر مجازیت درصورت ہونے اولاد ذکور کے ظاہر ہے — پس اگر کوئی شخص جسکا بیٹا مر گیا ہے گو پوتا زندہ ہے بیٹا گود لے تو یہ امر خلاف عقل ہے — لہذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ صرف وہ شخص مجاز گود لینے کا ہے جس کے پوتا یا پر پوتا نہو — اس ضرورت تک چندریکا کی توضیح مین مصنفین صاحب نے اپنے خلاصہ مین یہ لکھا ہے کہ ضرور ہے کہ اوس شخص کے جو بیٹا گود لیا چاہتا ہو اولاد ذکور قابل ادا کرنے اون رسوم کے نہو —
اولاد کے لفظ سے پوتا اور نواسہ مراد ہے اور یہ مستنبط ہو سکتا ہے کہ اگر ایسی اولاد ذکور موجود ہو مگر کسی قانونی ممانعت کی وجہ سے مثلاً بوجہ ذات سے خارج ہونے کے قابل ادائے رسوم مذکورہ بالا کے نہو تو ایسی صورت مین بیٹا گود لینا جائز ہو سکتا ہے — فی الواقع قاعدہ تبنی کی یہ صحیح توضیح ہے — لیکن مصنف بادھنگار فرکتا ہے کہ موجود ہونے صلبی بیٹے کے دیے ہوئے بیٹے کی تبنی اس طور پر جائز ہے لہذا وہ مثل ادتہ متبنیٰ بیٹے کے جسکی تبنی کے بعد ایک صلبی بیٹا پیدا ہو ثلث حصہ پائے گا — اور سری دھر سوامی نے توضیح اس فقرہ سری بھاگوت کے کہ (اے راجہ اوس نے با اجازت سیتم کے اکیولی کو دے دیا اور وے فرائض جو وقتر مرابعد سطلیم ان یعنی اوس کے واجب تھے وہ اکیولی کے ذمہ کیے گو اوس کے بھائی موجود تھے) شاستر کا ایک مقولہ بہت سے

مقدمہ ۹ — اس — برہمن جو مبتلا ہے مرض جذام ہو بیٹا گود لے ۴ سے یا نہین
اور ایسی صورت مین تبنی درست اور جائز ہے یا نہین +
ج — جو شخص مبتلا ہے مرض جذام ہو گود لینے کا مجاز نہین ہے کیونکہ وہ دائم مرگ
پاتک رہتا ہے لہذا تبنی ناجائز تصور کرنی چاہیے ۔

مجذوم گود نہین لے سکتا ہے

بیٹے ہونے کی منفعت کے باب مین سے نقل کیا ہے اور اس امر کے نقل کرنے سے
اظہار اوس وجہ کا مقصود ہے جنکا نہیں کے لوگ بہت سے ذکر کرنیکی خواہش کرتے ہین
اور باوجود ہونے اصلی بیٹے کے بھی مجازی بیٹا گود لیتے ہین اور وہ قول یہ ہے کہ بہت
سے بیٹے ہونے کی خواہش اس غرض سے ہوتی ہے کہ شاید اون کے کوئی گیا کو
جاوے ۔ مہابھارت اور اور کتب مین بھی یہ لکھا ہے کہ ۔ [illegible] نے باوجود
ہونے اولاد ذکور کے بھیم اور [illegible] اور دوسرے بیٹون کو بطور خلف قبول کیا جاوے کی
وجہ کو [illegible] شخص کے صاحب سے بطریق جائز پیدا ہوئے تھے مصنف [illegible]
[illegible] کو بھی منظور تو [illegible] کا انتساب [illegible] ہے اور اوسنے [illegible] بیان
[illegible] اوس کی یہ ہے کہ ۔ اگر منو اور وشسٹ اور پانڈو اور عالمون کا قول
کسی دستور کے جواز کے لیے معتبر نہ سمجھا جاوے تو واسطے قول کسی اور ہادی کے
تجسس کرنا فضول ہے ۔ مگر اوسی کتاب مین یہ شرط مرقوم ہے کہ ۔ اگر
کسی شخص کے اولاد ذکور ہو تو وہ اوس اولاد کی اجازت سے ایک اور بیٹا گود لے سکتا
ہے +

غرض یہ نتیجہ بوجہ احسن نکالا جا سکتا ہے کہ زمانہ سلف مین خواہ کچھ ہی قاعدہ
یا رواج ہو مگر بالفعل نہایت معتبر عالمون کے قول کے بموجب جس شخص کے
ایک بیٹا صلبی یا [illegible] موجود ہو اوسے کسی اور کو بیٹا بنانا جائز نہیں
ہے +

مقدمہ ۱۰ س — اگر ایک شخص مبتلا ہے مرض جذام پر اشچت جس کے کرنیکا اس مرض کے لیے شاستر مین حکم ہے کرے اور ایک لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے گود لے تو ایسی تبنی درست اور جائز ہے یا نہین +

ج — جو شخص کہ مرض جذام یا اسی قسم کے کسی اور مرض مین مبتلا ہو وہ بعد بجالانے پر اشچت معینہ کے پاک ہوجاتا ہے اور بید کے بموجب پروان یعنی وہ چند طریق وہ رسوم کے بجالانے کا مجاز ہوجاتا ہے لہذا اگر شخص مجذوم اس طور پر پاک ہونے کے بعد بیٹا گود لے تو ایسی تبنیت درست اور جائز ہے + سا

ف — الا اس صورت مین کرو کفارہ [illegible] یعنی پراشچت ادا کرے ++

باب سا توان

نظایر متعلقہ نابالغی کے بیان مین

مقدمہ ۱ س — ایک شخص جسکے پاس کچھ جایداد منقولہ و غیر منقولہ تھی مر گیا منجملہ جایداد مذکور کے کچھ موروثی تھی اور کچھ کسوبہ اوس شخص مذکور نے اپنی زوجہ نابالغ چھوڑ مرا — اس صورت مین اوسکا خسر جایداد کے اہتمام کرنے کا مستحق ہے یا اوسکے دادا کا بھائی خواہ وہ اوسکے شامل تھا یا علحدہ +

سا یہ راے صحیح ہے مگر جس پنڈت نے یہ بیوستہ لکھا اوسنے بتائید راے کے کسی ماخذ کا حوالہ نہین دیا فقرہ منقولہ خلاصہ جگناتھ جو ذیل مین لکھا جاتا ہے اوس سے رفع سہو ہوسکتا ہے — جگناتھ کا قول ہے کہ جو شخص مرض پلپایہ یا اور اسی قسم کے مرض مین مبتلا ہو اوسکو بجا آوری امور دینی مکورہ بید کے پہلے پراشچت کرنے کا حکم ہے پس یہ مستنبط ہوتا ہے کہ جس طور پر وہ شخص رسوم مذہب کے ادا کرنے کا مجاز ہوتا ہے اوسیطرح وہ وراثتاً جایداد پانے کا بھی مستحق ہوتا ہے ++

ج — نابالغ بیوہ کی جایداد کا اہتمام اول اوس کے شوہر کے رشتہ دار یعنی اوس کے
دادا کے بھائی کے پر منحصر ہے اور درصورت ہونے ایسے رشتہ دار کے بیوہ
مذکور کے باپ پر نہین ہے — اگر شوہر کے رشتہ دار نہون تو اوس صورت مین
بیوہ کا باپ اوس کا ولی ہوگا چنانچہ اس باب مین نارد کا قول واسکے [illegible] مین
منقول ہے اور وہ یہ ہے — جبکہ شوہر مرجاے تو اوس کے رشتہ دار
اوس کی لاولد بیوہ کے ولی ہین اور اون کو درباب انتقال جایداد و بیوہ کی خبرگیری
اور پرورش کے اختیار کلی ہے — لیکن اگر اوس کے شوہر کا کنبہ معدوم
ہوگیا ہو اور کوئی شخص ذکور سے نہو اور ہو تو معذور ہو تو بیوہ کے باپ کے
رشتہ دار اوس کے ولی ہون گے بشرطیکہ اوس کے شوہر کے کوئی رشتہ دار
سپنڈ تک نہ ہو +

ف — جایداد بیوہ نابالغ کو سپردگی ہر اوسکا اہتمام اوسکے شوہر کے رشتہ دارون کے ذمہ ہو [illegible] بیوہ مذکور کے رشتہ دارون کے +

ضلع ہوگلی — ۸ — جولائی سنہ ۱۸۱۵ع

مقدمہ ۲ س — ایک نابالغ یتیم کے ایک بڑا بھائی بالغ ہے اور دو بہنین
وے بھی بالغ اور منکوحہ ہین — اس صورت مین دہرم شاستر کے بموجب
منجملہ اشخاص مذکورہ بالا کے کون شخص بطور ولی اوس کے بیاہ کرنے کا مجاز
متصور ہے +

ج — نابالغ کے بیاہ کرنے کا صرف بڑا بھائی مجاز ہے چنانچہ ستاچرامن لکھا
ہے کہ اول تو باپ اپنے بیٹے کی رسوم ابتدائی شلاً اوسکا بیاہ وغیرہ کرے —
وہ نہو تو دادا اور دادا نہو تو بھائی یا چچا یا چچا کا بیٹا — اور اگر ان اشخاص مین سے کوئی
نہو تو ماں — لہذا اس صورت مین بیٹے کے بیاہ کرنے کا استحقاق صرف بڑے
بھائی کو حاصل ہے اوسکی بہنون اور بہنون کے شوہرون کو اس باب مین مداخلت
کرنے کا کچھ استحقاق نہین ہے +

ف — رشتہ دارون کی ترتیب بلحاظ نابالغ کے بیاہ کرنیکا استحقاق حاصل ہے +

ضلع الہ آباد - ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۶۱ع +

مقدمہ ۳ س - اگر ایک نابالغ بیوہ لاولد کا باپ اور اوس کے شوہر کا بھانجا موجود ہو تو اونمین سے کون اوسکی جایداد کے اہتمام کرنے کا مستحق ہے +

ج - اشخاص موجودہ بالا مین بجز بیوہ کے باپ اور اوس کے شوہر کے بھانجے کا بھانجا اوسکا ولی جائز ہے اور اوسکو درباب پرورش بیوہ مذکور اور انتقال جایداد اور اوسکی خبرگیری کے اختیار ہے کیونکہ اوسکی وفات کے بعد وہ وارث اوسکی جایداد کا ہے - یہ رائے واسطے بھاگ اور واسطے کرم نگرہ اور واسطے متو [illegible] کے بموجب ہے +

ف - اگر بیوہ کے شوہر کا بھانجا موجود ہے تو بیوہ کا باپ اوسکا ولی نہین ہو سکتا

ضلع جنگل محال - ۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۱ع

مقدمہ ۴ س - ایک زمیندار دو نابالغ بیٹے چھوڑکر مر گیا اور اون کی ماں اور چچا موجود ہین اس صورت مین نابالغ کی ذات اور اوسکی جایداد کی نسبت ولایت کا استحقاق اون کی ماں کو ہے یا اون کے چچا کو +

ج - نابالغون کی ذات اور جایداد کی ولی اونکی ماں ہے لیکن اگر ماں جایداد مذکور بیع یا کسی اور طور پر انتقال کرے اور اوس کے واسطے کوئی اشد ضرورت نہ ہو مثلاً گویا اگر اوس کا سرانجام لابد ہے تو اوس سے اختیار اہتمام جایداد لیا جاوے اور اون کے چچا کے حوالے کیا جاوے بشرطیکہ وہ لیئق اور دیانتدار ہو +

ف - ماں اپنے نابالغ بیٹون کی ذات اور اونکی جایداد کی ولی ہوتی ہے +

ضلع ۲۴ پرگنہ - ۱۰ مئی سنہ ۱۸۶۱ع +

مقدمہ ۵ س - ایک شخص زوجہ اور بیٹا چھوڑکر مر گیا - اگر بیوہ حین حیات اپنے بیٹے کے کسی شخص پر بابت اپنے شوہر کی غیر منقولہ جایداد کے نالش کرے تو اوسکی نالش شاستر کے بموجب قابل سماعت ہے یا نہین +

س ۲ — اگر واہب نے تمام جایداد کے جو اوس کے قبضہ مین تھی ایک تیرے دوسرے شخص کو بذریعہ ہبہ نامہ دے دیا ہو اور جایداد موہوبہ پر قابض کرا کر پھر اوسکو بیدخل کیا ہو تو اس صورت مین پچھلا موہوب الیہ واہب پر ہبہ کے واسطے ہبہ نامہ کی رو سے نالش کر سکتا ہے یا نہین ؟

ف — موہوب الیہ بیدخلی کی نالش واہب پر کر سکتا ہے +

ج ۱ — صورت مذکورہ بالا مین پچھلے موہوب الیہ کو اختیار ہے کہ جایداد موہوبہ پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے واہب پر نالش کرے اور واہب پر ایفاء ہبہ کے دعوے کا واجب ہے +

س ۳ — پہلا منتقل الیہ واہب کی وفات کے بعد حسب نوشتہ دستاویز منتقل ایفاء شرایط کرکے اوس جایداد کا دعوی کرے جس پر پچھلا موہوب الیہ دخیل ہے تو اس صورت مین منتقل الیہ ہی جایداد کا مستحق ہے یا نہین ؟

ف — موہوب الیہ جو قابض ہے اوسپر منتقل الیہ اول کا کوئی حق نہین پہونچتا +

ج ۲ — اگر واہب نے اپنی جایداد منقولہ یا کسی اور قسم کی جایداد کو جو اوس کے قبضہ مین تھی دوسرے شخص کو بخشدی ہو اور اوسکو قابض کرا دیا ہو تو اس صورت مین واہب کی وفات کے بعد منتقل الیہ اول منتقل الیہ ثانی پر جایداد کے لیے قانوناً نالش نہین کر سکتا — اگر منتقل الیہ اول نے جملہ شرایط مصرحہ دستاویز کی تعمیل کی ہے تو وہ باستثناء اوس حصہ کے جو منتقل الیہ ثانی کو ملا ہے منتقل الیہ اول کی کل جایداد پانیکا مستحق ہے +

س ۴ — اگر کوئی شخص اپنی جایداد منقولہ وغیر منقولہ دوسرے شخص کو ہبہ کرکے ہبہ نامہ لکھدے تو اس صورت مین واہب اوس ہبہ کو پندرہ یا بیس برس تک اپنے قبضہ مین رکھنے کا مجاز ہے یا نہین +

ف — جایداد موہوبہ واہب کے قبضہ مین نہین رہ سکتی +

ج ۴ — جایداد موہوبہ کو واہب اپنے قبضہ مین رکھنے کا مجاز نہین ہے اور یہی مقبولہ مسلمہ ہے +

عدالت اپیل کلکتہ - ۳ - مارچ سنہ ۱۸[illegible]ء

گوبند رام مصر بنام کشوری لعل سکل

مقصد اس — ایک زمیندار کے دو زوجون کے بطن سے اولاد تھی یعنی اول زوجہ سے دو بیٹے زید اور بکر تھے اور دوسری زوجہ سے عمرو اور خالد اور ایک لڑکی ہندہ تھی — بیٹا زید اپنے باپ سے علحدہ ہو گیا اور کنبہ کا مکان سکونت چھوڑ دیا اور زمیندار مذکور کی بڑی زوجہ قبل اوس کے دوسرے بیاہ ہونے کے مر گئی — بعد ازان اوس کی دوسری زوجہ اور اوس کے تینون بیٹے بکر اور عمرو اور خالد بطور کنبہ مشترکہ کے اوس کی وفات تک شامل رہے اور اوسکی وفات کے بعد زمینداری پر قابض ہوئے اور بطور کنبہ مشترکہ کے بالاتفاق رہے لیکن چونکہ بعد تھوڑے عرصہ کے وے زر مالگذاری ادا نہ کر سکے لہذا زمینداری سے مستعفی ہوئے اور علیحدہ ہو گئے اور سکونت کی حویلی بھی چھوڑ دی اور بعد اس علیحدگی کے پھر شامل نہ ہوئے — بعد ازان عمرو اور خالد باپ کے مکان مین پھر جا کر رہے صرف عمرو نے باپ کی زمینداری کا ایک جزو حاصل کیا بعد اس کے بکر بھی اوسی حویلی کے ایک مکان مین آن کر رہا اور عمرو اور خالد بعد ازان لاولد مر گئے اور قبل اون کی وفات کے اونکی ازواج نے وفات پائی تھی اور جب عمرو اور خالد مذکور مر گئے تب اونکی مان زمینداری پر قابض ہوئی اور زر مالگذاری واجب ادا کیا اور اوس نے کل زمینداری کا ہبہ نامہ بنام اپنی بیٹی ہندہ اور اوس کے بیٹے کے بغرض اونکی پرورش اور مصارف اپنے کریا کرم کے لکھدیا — بعد لکھنے اس ہبہ نامہ کے وہ مر گئی — اب بکر اوس جایداد کا جو اوس کی سوتیلی مان نے ہبہ کر دی دعوے کرتا ہے اس صورت مین دعویدار

اوس جایداد کو وراثتاً پانیکا مستحق ہے یا نہیں اور ہبہ جائز ہے یا نہیں +

ج — اگر واہبہ کو جایداد بطور ورثہ کے اوس کے بیٹے عمر سے ملی تھی تو وہ اس صورت مین مجاز نہین ہے کہ بلا اجازت اپنے سوتیلے بیٹے بکر کے کل زمینداری کو اپنی بیٹی اور نواسہ کو دے دے لہذا اوس کی وفات کے بعد جایداد مذکور دعویدار بکر کو پہونچے گی لیکن اگر واہبہ نے زمینداری مذکور کو اپنے نام منتقل کرالیا تھا اور اپنا نام دفتر سرکار مین بحالہ ملکیت درج کرا کے استحقاق جدید حاصل کیا تھا تو اس صورت مین ہبہ کرنے کی مجاز ہے اور ہبہ جائز متصور ہوگا اور مدعی واسطے واہبہ کی بیٹی اور نواسہ کو بذریعہ ہبہ نامہ کے استحقاق صریح حاصل ہے اور بکر کو جایداد مذکور سے کچھ علاقہ نہین ہے +

ف — گویا ان کو جو جایداد ورثتاً پہونچی ہو تو وہ اپنی دختر اور نواسہ کو ہبہ کرنے کی مجاز نہین ہے اور اوسکی وفات کے بعد وہ اوسکے سوتیلے بیٹے کو پہونچ [illegible] شامل نہین تھا [illegible] گی +

ضلع میدنی پور +

مقدمہ ۴۲ ص — ایک زمیندار کے منجملہ دو بیٹون کے بڑا بیٹا دو بیٹے چھوڑ کر مر گیا بعد ازان زمیندار مذکور نے اپنی کل جایداد موروثی منقولہ وغیر منقولہ بذریعہ ہبہ نامہ کے اپنے دوسرے بیٹے کے نام منتقل کر دی — اس صورت مین یہ جائز ہے یا نہیں +

ج — غیر منقولہ جایداد جو زمیندار کو اوس کے مورثون سے پہونچی ہے اوسکو وہ اپنے دوسرے بیٹے کو بلا اجازت اپنے بڑے بیٹے کی بیٹون کے ہبہ نہین کر سکتا اور ہبہ نامہ باطل اور ناجائز متصور ہوگا وہ مستحق ویداشتنے زیور اور غیر منقولہ اشیا کا ہے جو کہ وسے اوسکو دادا سے ملی ہون — یہ رائے جاودنا کر اور رتنا چہر اور اور کتب شاستر کے بموجب ہے +

ف — جایداد اراضی موروثی صرف ایک بیٹے کو بموجب دوسرے بیٹے کے بیٹون کے نہین دیجا سکتی +

ماخذ — قول جاگ بلک — اراضی جو دادا کی کسوبہ ہے اوسمین باپ اور

بیٹے کا حق ملکیت یکسان ہے اور حقوق خورد و پوش اور اور مال منقولہ مین بھی +
باپ کو جایداد موروثی کے غیر مساوی تقسیم یا ہبہ کرنے کا اختیار نہین ہے یہ قول
بھاوترناکر کا ہے +

وسے جو پیدا ہوئے ہین اور وسے جو ابھی پیدا نہین ہوئے ہین اور وسے جو
فی الواقع رحم مین ہین سب کے لیے ذریعہ پرورش ضرور ہے لہذا ہبہ یا بیع
کرنا نچاہیے +

قول جاگبلک — جواہرات اور موتی اور زیور اور منقولہ مال کا باپ مالک ہے
لیکن کل غیر منقولہ جایداد کا نہ باپ مالک ہے +

ضلع بھاگلپور — ۱۹ اپریل ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۴ س ا — ایک لاولد بیوہ کے اوس کے شوہر کے ترکہ سے اراضی
اور اور قسم کی جایداد ورثتاً ملی اس صورت مین درحالت موجود ہونے اوس کے شوہر
کے اور وارثون کے وہ جایداد مذکور دینے یا بیع کرنے کی مجاز ہے یا نہین
اور اگر وہ اوسے کسی طرح انتقال کرے تو ایسا انتقال جایز اور درست ہوگا
یا نہین +

ج ا — بیوہ جسکے اولاد ذکور نہو وہ اپنے شوہر کی رسوم کریاکرم کی تکمیل کے
لیے منجملہ اپنے شوہر کی جایداد منقولہ و غیر منقولہ کے ایک جزو دے سکتی ہے
اور اگر وہ نان و نفقہ سے محتاج ہو تو وہ اس قدر حصہ جایداد کا بیع کرسکتی ہے جو اوسکی
پرورش کے لیے کافی ہو باستثناء ان صورتون کے اور کسی حالت مین
اگر بذریعہ ہبہ یا بیع یا کسی اور طور پر جایداد انتقال کرے تو ایسا انتقال باطل اور ناجایز
تصور کرنا چاہیے +

بیوہ منجملہ جایداد اپنے شوہر متوفی کے ایک جزو اپنے شوہر کی عقبیٰ کی بہتری کے لیے اور اپنی پرورش کے واسطے منتقل کرسکتی ہے +

س ا — بیوہ بلا اجازت اپنے نواسہ کے جایداد کا جزو بیع کرنے کی مستحق ہے

یا نہیں اور اگر اوسنے فی الواقع بیع کیا ہے تو ایسا بیع برقرار رکھا جا سکتا ہی یا نہیں +

جواب — اگر نواسہ اوسکی پرورش کرتا ہے تو وہ بلا اجازت اوس کے انتقال جایداد نہیں کر سکتی اور اگر اوسنے فی الواقع بیع کیا ہی تو وہ بیع باطل ہے لیکن اگر نواسہ اوسکی پرورش کرنے سے انکار کرے تو وہ اوسقدر جایداد بلا اجازت اوس کے بیع کر سکتی ہے جو اوسکی پرورش کے واسطے کفتی ہو اور ایسا بیع جایز اور درست متصور ہوگا +

ماخذ — اس لیے کہ دایہ بھاگ ہے چنانچہ اوسمین یہ قول درج ہے کہ — اگر بیوہ کسی اور طور پر اپنی پرورش نہ کر سکے تو اوسکو اپنی جایداد رہن کرنے کا اختیار ہے اور اگر یہ صورت بھی کفتی نہ ہو تو وہ علی ہذا القیاس اوسکو بیع یا کسی اور طور پر منتقل کر سکتی ہے — اوسکو اپنے شوہر کے چچاؤن اور اور رشتہ دارون کو اپنی حیثیت کے مطابق اپنے شوہر کی رسوم کریا کرم کے وقت ہدیہ دینا چاہیے

(حاشیہ: جایداد دختر [illegible] اپنی پرورش کے واسطے بیع نہیں کر سکتی اگر [illegible] بعد اوسکی پرورش کرے +)

ضلع راج شاہی +

مقدمہ ۵ — اگر کوئی شخص منجملہ جایداد مشترکہ کے اپنے جایز حصہ سے زیادہ ہبہ کر دے تو اس صورت مین ہبہ نامہ ناجایز ہے یا کہ موہوب الیہ تو اوسی کا اصل حصہ پائے گا +

جواب — اگر واہب نے منجملہ جایداد مشترکہ کے اپنے حصہ سے زیادہ جایداد بذریعہ ہبہ نامہ کے منتقل کر دی ہے تو ایسا ہبہ نامہ ناجایز اور نادرست متصور ہوگا بلکہ موہوب الیہ اس قدر جایداد پانے کا مستحق ہوگا جسقدر کہ منجملہ جایداد مشترکہ کے واہب کی قرار پائے یہ رائے دایہ بھاگ اور واسے متو اور بیاد [illegible] اور اور کتب شاستر کے بموجب ہے + مد ۱

(حاشیہ: بموجب طریقہ مروجہ بنگالہ کے اگر کوئی شخص منجملہ جایداد مشترکہ کے زیادہ حصہ ہبہ کرے تو ایسا ہبہ جایز [illegible])

مد ۱ پنڈت جس نے رائے مذکورہ بالا لکھی ہے اوسنے کتب مذکورہ بالا سے اس اپنی رائے کی [illegible] +

ضلع جنگل محال — ۲۶ مئی ۱۸۶۱ء

مقدمہ ۹۶ ص — ایک شخص نے کچھ اراضی اور مکانات اپنے نواسہ کی زوجہ کو ہبہ کیے وہ اوسپر کچھ عرصہ تک قابض رہی اور اوس نے بحالت مبتلا ہونے اوس مرض کے جو باعث اوسکی وفات کا ہوا جایداد مذکور اپنے نواسہ کے نام ہبہ کردی اور اوس نے باوصف موجودگی اپنی حقیقی بہن کے جو مدعیہ ہے اور دوسری بہن کے بیٹے کے جو مدعا علیہ ہے اور سوتیلے بھائی کے اوس جایداد کو دوسرے کو لا — اس صورت مین کونسا ہبہ جایز اور واجب التعمیل ہے ۔

ج — عورت مذکورہ نے اوس جایداد کو جو اوس نے اپنے شوہر کے نانا سے پائی تھی ہبہ کردیا یہ ہبہ جایز ہے کیونکہ جایداد موہوبہ اوسکی ذات خاص کی ملک تھی جسکو شاستر مین سودائیک یعنے بخشش جو واسطہ وار محب سے ملی ہو کہتے ہین اور اوس کے عین حیات اوس کے بیٹے کو ہبہ کرنے جایداد مذکور کا اختیار نہین ہے کیونکہ اوسکو حق ملکیت اوسپر حاصل نہین ہے یہ ایسے واسے بھاگ اور داسے تتوا دیبا و بجنگار نوا اور کتب شاستر کے موجب ہے ۔

قول کاتیان — جو کچھ کہ عورت کو اپنے بیاہ کے بعد یا قبل اور اپنے شوہر یا اپنے باپ کے گھر شوہر یا والدین سے ملے اوسکو ایسی بخشش کہتے ہین جو واسطہ وار محب سے ملی ہو اور چونکہ وے لوگ ایسی بخشش کو براہ محبت دیتے ہین لہذا شاستر کے موجب ایسی جایداد اون عورات کی ملک خاص قرار دی گئی ہے جن کے قبضہ مین وہ ہو بشرطیکہ عورات مذکورہ

جو شخص غیر منقول جایداد اپنے نواسہ کی زوجہ کو ہبہ کرے وہ اوس زوجہ کی جایداد خاص ہے اور اوسکو اوسپر اختیار کلی حاصل ہے ۔

[illegible] مین قول نقل نہین کیے گئے اوسکا یہ ورثہ بموجب آئین تمیشہ بنگالہ کے درست ہے چنانچہ اسی متعلقہ ایک مقدمہ جمع سے بلا مودہ ہے مقدمہ ۱ و ۲۶ ملاحظہ کرو ۔

ٹھیک ہو یہ ہون اور ایسی بخشش پر عورت کا اختیار کلی ہمیشہ سے تسلیم کیا گیا ہے اور اونکو حسب مرضی اپنے اوسکے بیع کرنے یا دیڈالنے کا اختیار ہے گو وہ اراضی ہو یا مکانات +

قول مرقومہ بالا کے معنی جیندا اینسر نے یہ لکھے ہین اور وے بنابتہ بنگالہ کے منقول ہین - یعنی جیندا اینسر نے ان الفاظ کے بعد کہ باپ کے گھر مین یہ عبارت قایم کی ہے کہ بہ سبب بھائی یا والدین سے لیکن یہ عبارت صرف تمثیلا تحریر ہوئی ہے اور حاصل یہ ہے کہ جو کچھ کہ عورت کو بیاہ کے بعد یا قبل اوسکے اوس شوہر یا باپ کے گھر مین اوسکی ماں یا باپ یا اور اشخاص سے ملے اوسکو اوس قسم کی بخشش کہتے ہین جو واسطہ وا ہیجب سے حاصل ہوئی ہو سکا تیاین کا قول ہے کہ شوہر یا بیٹے یا باپ یا بھائی کو عورت کی خاص مال یا بیز کو کام مین لانے یا منتقل کرنے کا اختیار نہین ہے +

ضلع ندیا - ۲۶ - جولائی سنہ ۱۸۱۶ع

مقدمہ - دو حقیقی بھائی کے پاس کچھ اراضی معافی موروثی تھی بڑے بھائی کے صرف ایک بیٹی تھی اور کوئی بیٹا نہ تھا اور چھوٹے بھائی کے دو بیٹے تھے بڑے بھائی نے اپنی بیٹی کا بیاہ کر دیا اور منجملہ اراضی مذکور کے ایک حصہ اپنی بیٹی کو بغرض پرورش دیا یا شاید وہ اوسپر دا تشا قابض ہوئی غرض یہ امر بصراحت معلوم نہین کہ وہ اوسپر کیونکر قابض ہوئی اس صورت مین وہ ایک شخص غیر کو بلا اجازت اپنے چچا کے بیٹون کے ایسی جایداد کی ہبہ کرنیکی مجاز ہے یا نہین +

جاید اد اراضی جو دختر کو بذریعہ ہبہ حاصل ہوا اوسپر

ج - اگر ایک بھائی نے اپنی اکلوتی بیٹی کا بیاہ کر دیا ہو اور منجملہ جایداد موروثی کے کچھ اراضی اوسکی پرورش کے واسطے دی ہو اور بیٹی بذریعہ

[illegible] کے اوسپر قابض ہوئی ہو تو اس صورت مین وہ بلا اجازت اوپنے
چچا کے دو بیٹون کے شخص اجنبی کو دینے کی مجاز ہے کیونکہ جایداد مذکورہ
بخشش ہے جو واسطہ دار محبت سے ملی اور جسپر اوس کو اختیار کلی حاصل ہے اگر
بخلاف اس کے جایداد اوسکو وراثتاً حاصل ہوئی ہے تو وہ اوسکو بلا اجازت
اپنے باپ کے بھتیجون کے کسیکو دینے کی مجاز نہین ہے - یہ امر کتب
شاستر مروجہ بنگالہ کے بموجب ہے +

اوسکا اختیار کلی ہے اور اسپر [illegible] اوسکو وراثتاً پہونچی ہو +

ماخذ - اقوال کاتیاین مندرجہ داے بھاگ و داے کرم سنگرہ و دیگر کتب شاستر
- جو کچھ کہ منکوحہ یا غیر منکوحہ عورت کو اوس کے شوہر یا اوس کے باپ کے گھر اوسکے
شوہر یا والدین سے حاصل ہو اوسکو ایسی بخشش کہتے ہین جو واسطہ دار محبت
سے ملے اور بخشش مذکور کی نسبت عورات کا اختیار کلی تسلیم کیا گیا ہے
کیونکہ ایسی جایداد رشتہ دارون کی جانب سے بنظر آسایش و پرورش عورات
کے دیجاتی ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ عورتون کو ایسی جایداد کی نسبت اختیار
ہے کہ وے حسب مرضی اپنے اوسکو بیع یا ہبہ کرین گو وہ مال غیر منقولہ کی قسم
سے بھی ہو چنانچہ داے بھاگ مین فقرہ مرقومہ ذیل مندرج ہے - اوسکو
اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہونا چاہیے اور بعد اوسکے جایداد کو
اوسکے وارث پاوینگے + ملہ

لفظ زوجہ کا بمعنی عام مستعمل ہوا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قاعدہ
علی العموم عورت کے وراثتاً قایم مقام ہونے کی صورت سے متعلق سمجھنا
چاہیئے +

ضلع بیربھوم

ملہ اول جزو اس اشلوک کا نقل نہین کیا گیا ہے +

جب تک بیٹے خواہ کسی زوجہ سے ہون مستحق ورثہ پانے کے ہین +

اگر شوہر بحیات اپنی پہلی زوجہ کے دوسرا بیاہ کرے تو اوسکو چاہیئے کہ ایسی صورت مین زوجہ مذکور کو زر مساوی بطور معاوضہ کے دے +

جو چیز کہ اوسکو اپنے شوہر کے دوسرے بیاہ ہونے کے وقت دیجاے اور نیز وہ شے جو اوسکی کسوبہ خاص ہے استری دھن کہلاتی ہے +

جو کچھ کہ شوہر براہ محبت اپنی زوجہ کو دے اوس کی نسبت زوجہ کو بعد مرجانے شوہر کے باستثناء مال غیر منقولہ کے اختیار ہے کہ صرف مین لاوے +

دولت جو فنون دستکاری کے ذریعہ سے حاصل کیجاے یا باستثناے واسطہ وارون کے کسی اور سے از راہ محبت ملے اوس پر ہمیشہ شوہر کا اختیار ہے باقی اور چیزین داخل استری دھن ہین +

مان کے مرجانے کے بعد اوسکی جایداد کو جملہ حقیقی بھائی اور حقیقی بہنین آپس مین مساوی تقسیم کرلین +

اقوال مرقومہ بالا جاگیلک اور نارد اور کاتیاین اور منو اور برہسپتی کے ہین +

ضلع پرنیا

مقدمہ ۹ س — ایک برہمن جسکے پاس مال منقولہ یعنی زر نقد اور زیور و سونا و چاندی اور اور اسباب تھا ایک زوجہ اور ایک بیٹی چھوڑ کر مرگیا زوجہ نے کل اپنے شوہر کے مال مذکورہ بالا کو اپنے داماد کو بخشدیا اس صورت مین مال مذکور کو بیوہ بخشدینے کی مجاز ہے یا نہین اور بذریعہ ہبہ کے وہ موہوب الیہ کو پہنچ سکتا ہے یا نہین +

ج — صرف بصورت نہ ہونے زوجہ کے مال بیٹی کو ملتا ہے لہذا زوجہ نے

مال منقولہ جو بیوہ کو

> در انتقال ہبہ وہ اوسکو اپنے داماد کو ہبہ کرسکتی ہے مگر اوسکی بیٹی ہو

بجز کل مال اپنے داماد کو دے دیا یہ ہبہ درست ہے اور موہوب الیہ کو بذریعہ
اس انتقال کے مال مذکور ملسکتا ہے +
ماخذ — واسے بھاگ مین قول جابس منقول ہے کہ جو کچھ کہ بیٹی کے
شوہر کو دیا جاسے وہ بیٹی کو پہونچتا ہے گو اوس کا شوہر زندہ یا مر گیا ہو اور بعد وفات
بیٹی مذکورہ کے وہ اوسکی اولاد کو پہونچتا ہے +

شہر ڈھاکہ — ۹ مئی ۱۸۱۵ع

مقدمہ ۱۰ س — ایک ہندو عورت نے قبل تین یا چار گھنٹہ اپنی موت کے
بحالت کمال ضعف اپنی جایداد اراضی وغیرہ کو ایک شخص اجنبی کے نام ہبہ کردیا
اس صورت مین ایسا ہبہ کامل اور واجب التعمیل ہے یا نہین +

> اگر عورت کے کوئی وارث نہو تو وہ اپنا خاص مال شخص اجنبی کو ہبہ کرسکتی ہے +

ج — اگر اوس عورت کے کوئی اولاد یا کوئی اور وارث نہین ہے اور مال
موہوبہ اوسکے شوہر کا مال نہین ہے اور ہبہ کرنے کے وقت اوسکے ہوش
و حواس بخوبی بجا تھے تو ہبہ مذکور درست اور جائز ہے ؎ مدا

شہر ڈھاکہ — ۲۴ فروری ۱۸۱۳ع

مقدمہ ۱۱ س — ایک بیراگی نے اپنے فرقہ کے ایک شخص کے نام
ہبہ نامہ لکھدیا اوس کے ذریعہ سے اپنا کل مال منقولہ وغیر منقولہ اوس کے نام
بدین شرط منتقل کردیا کہ موہوب الیہ کو بعد واہب کی وفات کے مال موہوبہ
پر استحقاق ملکیت حاصل ہو — موہوب الیہ قبل واہب کے مر گیا اور
واہب حین حیات اپنے مال مذکور پر قابض رہا بعد ازان اوس نے بھی رحلت
کی اب موہوب الیہ کا چیلہ جو کہ قانوناً اوسکا وارث تصور کیا گیا ہے جایداد
مذکور کا دعویٰ کرتا ہے اس صورت مین چیلہ بذریعہ ہبہ نامہ کے جو اوس کے

مدا تنبیہ متعلقہ مقدمہ ۳ معاینہ کرو +

گر ہو — نام تحریر ہوا تھا مستحق پانے مال مذکور کا ہے یا نہیں +

ج — اگر واہب نے موہوب الیہ کے نام اپنا مال منقولہ و غیر منقولہ اس شرط پر انتقال کیا تھا کہ تمکو میرے مال پر استحقاق ملکیت بعد میرے وفات کے حاصل ہوگا — اور موہوب الیہ قبل واہب کے مر گیا تو اس صورت مین موہوب الیہ کا استحقاق اشیاء موہوبہ پر قایم نہین ہوا تھا اور اگر ہبہ نامہ مین کوئی خاص شرط ایسی ہو کہ در صورت مرجانے موہوب الیہ قبل واہب کے مال مذکور اوس کے وارث کو پہونچے تو پہلا کا مال مذکور پر قانوناً کچھ دعوے نہین پہونچتا ہے +

ف — جبکہ ہبہ اس شرط پر ہوا کہ بعد وفات واہب کے شی موہوبہ موہوب الیہ کو ملیگی اور موہوب الیہ قبل واہب کے مر جاے تو اس صورت مین وہ موہوب الیہ کے وارث کو نہ ملیگی الا اوس صورت مین جبکہ کوئی خاص شرط اس باب مین لگی ہو +

ضلع خبگل محال — ۱۹ — مارچ ۱۸۶۹ع

مقدمہ ۱۱ اس — وے کونسی صورتین ہین جنکے باعث سے ہبہ باطل اور منسوخ ہو جاتی ہے +

ج — اگر کوئی شخص غلبہ شہوت یا غیظ کی صورت یا جبکہ اوسکو استحقاق ملکیت حاصل نہو یا مبتلاے مرض شدید ہو یا اوسکی عقل مین فتور ہو یا وہ بدمست ہو یا حالت جنون اور تکلیف مین ہو یا غلطی سے یا براہ تمسخر یا بخوف یا جبکہ وہ مبتلاے رنج ہو یا کوئی اور اسی قسم کی صورت مین ہبہ کرے تو ایسا ہبہ باطل اور منسوخ متصور ہوگا +

ف — دیگر ان صورتون کا جنمین ہبہ ناجایز متصور ہوتا ہے +

ماخذ — قول کاتیاین — جو کچھ کہ بحالت غلبہ شہوت یا غیظ دیا جاے یا ایسے شخص سے جو خود مختار نہون یا مبتلاے مرض یا امر د یا بدمست یا فاتر العقل ہو یا جو کچھ کہ غلطی یا براہ تمسخر دیا جاے وہ واپس لیا جا سکتا ہے + ١

١ — اور صورتین جنکے باعث سے ہبہ ناجایز تصور کیا جاتا ہے یہ ہین — جو کچھ نابالغ یا مضبط فطری یا غلام یا کوئی اور شخص جو خود مختار نہین ہے یا پیر فرتوت یا نامعلوم یا خارج القوم

س ۱۲ — اگر ایک شخص بحالت مبتلا ہونے ایسے مرض سے جو باعث
اوسکی وفات کا ہوا ہو اپنی جایداد ہبہ کردے مگر اوس وقت اوسکے ہوش
وحواس بخوبی قایم ہون تو اس صورت مین ہبہ جایز اور درست ہے
یا نہین +

ج ۱۲ — اگر ہبہ کے وقت واہب کی عقل بجا ہو تو ہبہ جایز اور درست متصور
ہوگا گو اوسنے مرض مہلک مین گرفتار ہونے کی صورت مین ہبہ کیا
ہے + ما

س ۱۳ — کس زمانہ تک عورت نابالغ تصور کیجاتی ہے +

ج ۱۳ — جب تک کہ عورت کی پوری پندرہ برس کی عمر نہو جاے
اوس وقت تک وہ نابالغ ہے +

مقدمہ ۱۴ — اس عورت جسکو اپنے باپ کی جایداد وراثتاً ملی ہو وہ اوس جایداد
کو اپنے بیٹے کے نام ہبہ کرنیکی مجاز ہے یا نہین — اگر اوسکے باپ
کی جایداد اور شرکا کے ساتھہ مشترک ہے تو اس صورت مین عورت مذکور
اوس حصہ جایداد کو جو اوسکے باپ سے متعلق ہو منتقل کرسکتی ہے
یا نہین +

ج — اگر عورت مذکور کے باپ کے نہ بیٹا ہو نہ نواسہ تو وہ اوس جایداد کو

دے دے شمول غیر موہوبہ کے تصور کیجاے اور علی ہذا القیاس وہ شے بھی جو لبطور ثبوت بالسبب قرب
یا دوستی کام کے لیے جسکا انجام تمام ہوا ہو یا بحالت غلبہ خوشی یا کھیل مین یا ایک بڑا دمی کو لشبہ نیک آدمی کے
یا کسی اور ناجایز فعل کے لیے دیگیا ہے — ایسے اشیا کے ہونے سے ہبہ ناجایز کی ضمن مین خلاصہ کی جا چکی ہیں
مندرج ہین

ملا — تنبیہ متعلقہ مقدمہ ۳۰ معاملہ کیجاے +

ہبہ جو مرض موت کے وقت کیا جاے وہ جایز ہے +

ف — پندرہویں سال کے اتمام تک عورت نابالغ تصور کیجاتی ہے +

ف — تہا شاستر متیشہ بنگالہ کے بموجب جایداد مشترکہ سے اگر ایک شریک اپنا حصہ ہبہ کرے تو [illegible] ہبہ جایز ہے +

جایداد سے اپنی والدین سے ترکہ مین ملی ہے وہ اوس کے لینے کی مجاز ہے اور اگر اوس نے وہ ملکیت تو لیا ہبہ وصیت اور جائز ہے گو جایداد مذکورہ مشترکہ اور غیر منقسمہ ہو یہ رای ہے ماک اور ولسے صاحبوں کے بموجب ہے +

ماخذ - قول واکشا - جو کچھ کہ مان یا باپ یا گرو یا دوست یا مرد نیک یا محسن یا محتاج یا بیکس یا فاضل کو ہدیہ دیا جاوے وہ باعث منفعت ہے +

قول نارد - اگروے بموجب حصص غیر منقسم کے اپنا اپنا حصہ ویدالین یا بیع کرین تو وے اپنی ہر قسم کی جایداد کی نسبت مجاز ہین کہ جو چاہین جو کچھ کرین کیونکہ بالتحقیق اون کو اپنی جایداد پر اختیار کلی حاصل ہے +

ضلع بدیا — ۱۰ جون ۱۸۵۸ع

مقدمہ ۱۴ س - ایک شخص نے بذریعہ محاصل اراضی موروثی بانہ رسالانہ موروثی کے جایداد غیر منقولہ خریدی کی اس صورت مین شخص مذکور باوجود ہونے بیٹون اور پوتون کے کل ایسی جایداد کو یا اوسکا ایک جزو بلا اونکی رضامندی کے اپنی بیٹی یا بہن کے بیٹے کو اونکی پرورش کے لیے دے سکتا یا اون کے ہاتھ بیع کر سکتا ہے یا نہین +

ج - اگر شخص مذکورہ بالا نے کچھ اراضی بذریعہ محاصل اوس اراضی کے جو اوسے اوس کے مورثون سے بطور ورثہ ملی ہو یا بذریعہ زرسالانہ موروثی کے خریدی ہو اور وہ اوس کل اراضی یا اوس کے ایک جزو کو بلا رضامندی اپنے بیٹون یا پوتون کے اپنی بیٹی یا ہمشیرزادہ کو دے دے یا اون کے ہاتھ بیع کر دے تو وہ اس طور پر منتقل کرنے کا مجاز ہے کیونکہ جایداد مذکور محاصل جایداد موروثی کے ذریعہ سے خریدی گئی ہے وہ خود موروثی نہین ہے اور کل جایداد یا اوس کے ایک جز کو ہبہ کرنے کے لیے

کل ایسی جایداد یا اوسکے ایک جز کا جو بذریعہ محاصل موروثی خریدی گئی ہو ہبہ کرنا درست اور جائز ہے

دایہ بہاگ اور اور کتب متیشہ بنگالہ کے مطابق ہے +

ماخذ۔ اگر وے اپنے حصون کو دین یا بیع کرین تو اونہین حسب مرضی اپنے سکے دینا کرنے کا اختیار ہے کیونکہ وے اپنی جایداد کے مالک ہین یہ قول نارد کا دایہ بہاگ وغیرہ مین منقول ہے +

س ۲۔ اگر ہبہ نامہ مین یہ شرط تحریر ہوئی ہو کہ واہب کو بحالت نزع دریا کے کنارے لیجانے اور اوسکی رسوم کریا کرم ادا کرنے مین جو کچھ صرف ہو وہ موہوب الیہ کے ذمہ ہے اور نیز موہوب الیہ اوس کے بیٹے کی لاولد بیوہ کی پرورش اور تمام قرضہ ادا کرے تو اس صورت مین اگر موہوب الیہ نے بعض شرائط پوری کی ہین اور بعض کا ایفا نہ کیا ہو تو ہبہ نامہ جایز متصور ہوگا یا نہین +

ج ۲۔ اگر واہب نے ہبہ نامہ مین یہ شرط تحریر کی ہو کہ واہب کو اوس کے قریب المرگ ہونے کی حالت مین دریا کے کنارے لیجانے اور اوسکی نسبت ادائے رسوم کریا کرم مین جو کچھ صرف ہو وہ موہوب الیہم کے ذمہ ہوگا اور نیز وہ اوس کے بیٹے کی لاولد بیوہ کی پرورش اور اوس کا قرضہ ادا کرین گے تو اس صورت مین اگر موہوب الیہم نے جملہ شرائط مرقومہ ہبہ نامہ کی تعمیل کی ہے تو وہ ہبہ نامہ واجب التعمیل متصور ہوگا لیکن اگر جملہ شرائط کا ایفا نہین ہوا ہے تو ہبہ نامہ ناجایز ہے۔ ہبہ کی صورت مین واہب کی وصیت پر بڑا لحاظ ہے اور جبکہ جملہ شرائط جو اوس نے ہبہ نامہ مین تحریر کرائی ہون اونکا ایفا موہوب الیہم کی جانب سے نہوا ہو تو جایداد موہوبہ اونکی ملکیت مین داخل نہوگی کیونکہ ہبہ مشروطہ کا حصول اوسکی شرائط کی تکمیل پر ہے اور ہر صورت اونکی تعمیل کے ہبہ نامہ بھی کامل تصور کیا جاتا ہے +

ف۔ اگر موہوب الیہ جملہ شرائط وصیت کا ایفا نہ کرے تو ہبہ نامہ مشروطہ باطل ور ناجایز متصور ہوگا +

ماخذ — کیونکہ مالکیت کا حصول واہب کی مرضی کی تکمیل پر منحصر ہو واسطے جب کہ
اگر مالک کو رعیت خراج ادا نہ کرے اور بخشش مشروطہ ہو تو عہد شکنی کے باعث سے
وہ بخشش منسوخ ہو جائے گی۔ بیاد بھگار تو وغیرہ +

س ۴ — اگر واہب نے بحالت بیماری مگر ہوش و حواس کے ثبات
کی صورت مین ہبہ نامہ تحریر کیا ہو تو وہ کامل اور واجب التعمیل متصور ہوگا
یا نہیں +

ج — صورت مذکورہ بالا مین ہبہ نامہ درست اور جائز تصور کرنا چاہیے +

اگر ہبہ نامہ قریب المرگ بیماری کی حالت مین تحریر کیا جاے تو وہ جائز ہے +

ماخذ — فقرہ ۴ قوعد ذیل بیاد بھگار تو اور کتب مین منقول ہے۔ جو کچھ کہ
آدمی خوف یا حظ نفسانی یا رنج یا تکلیف مرض لا علاج وغیرہ کے باعث سے
دین اوسکو تعمیل نہین دیے ہوئے کے تصور کرنا چاہیے +

ضلع بیر بھوم

مقدمہ ۱۶ — س — اگر کوئی شخص زوجہ یک وارث نہ چھوڑ مرے اور اوسکی
جایداد اوسکی بیٹی کو جس کے اولاد ذکور ہو پہونچے اور بعد ازان نواسہ جابے اور
بیٹی بیوہ اسطور پر لاولد ہو جاے اور بعد ازان وہ جایداد مذکور اپنی بیوہ لاولد بہن کو
ہبہ کرکے فوت ہو تو اس صورت مین لاولد بیوہ بیٹی بحالت موجودگی اپنے
چچا کے بیٹون کے جایداد مذکور بشے یا بیع کرنے یا کسی اور طور پر انتقال کرنے کی
مجاز ہے یا نہین اور اگر اوس نے انتقال جایداد کیا ہو تو ایسا انتقال جائز اور واجب
التعمیل ہوگا یا نہین +

ج — صورت مذکورہ بالا مین لاولد بیوہ بیٹی کو صرف یہ استحقاق حاصل
تھا کہ وہ اپنے باپ کی جایداد سے باعتدال متمتع ہو اسی وجہ سے اوسکا

اگر [illegible] جایداد باپ سے وراثتاً [illegible] ہو تو [illegible] کو [illegible]

ملاحظہ کرو شرح متعلقہ مقدمہ ۲۹ صفحہ [illegible] +

منتقل کرنا ناجایز ہے — یہ راے دای بھاگ اور اور کتب کے بموجب ہے ۞

۞ ہرگوبا کہ ۳ جولائی سنہ ۱۸۱۶ء

باپ کی جایداد منتقل جایداد غیر منقولہ +

مقدمہ ۱۶ اس — شاستر متشیشہ ترہوت کے بموجب جایداد مشترکہ وغیرہ منقسمہ خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ ہبہ کرنا جایز ہے یا نہیں +

شاستر متشیشہ ترہوت کی بموجب ہبہ کرنا جایداد مشترکہ کا ناجایز ہے +

ج ۱ — ہبہ کرنا جایداد مشترکہ وغیرہ منقسمہ کا خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ جایز نہیں ہے بلکہ واہب اپنے حصہ تک کے ہبہ کرنے کا مجاز نہیں ہے کیونکہ جایداد مذکور نہ بیع ہو سکتی ہے نہ دی جا سکتی ہے تاوقتیکہ حصہ تخصیص و تنقیح نہو جاے اور یہ امر بلاتقسیم نہیں ہو سکتا +

ماخذ — تقسیم یعنی بھاگ اوسے کہتے ہیں کہ جو حقوق مختلف اشخاص کو کل جایداد کی نسبت حاصل ہوں اونکا تعین بلحاظ اجزاے خاص جایداد مذکور سے کے کیا جاے — متاچہرا +

س ۲ — مہابرہمنی[1] برت یعنی وہ منافع جو کریا کرم کی رسوم ادا کرنے سے حاصل ہو منتقل کیا جا سکتا ہے یا نہیں اور اگر ایسے منافع سے بہت سے اشخاص جنکو مہابرہمن ملا کہتے ہیں بالاشتراک متمتع ہوں تو منجملہ اون کے ایک شریک اپنے حصہ کو بیع یا ہبہ کرنیکا مجاز ہے یا نہیں +

منافع برت منتقل نہیں کیا جا سکتا +

ج ۲ — مہابرہمنی برت کا منافع قابل انتقال نہیں ہے اور منجملہ شرکا منافع برت مشترکہ کے کسیکو اختیار نہیں ہے کہ اپنی برت کا نفع دوسرے کے نام منتقل کرے اور گو برت کی اقسمین تقسیم ہو گئی ہو تو بھی یہی ممانعت لازم آئیگی

[1] یہ یمین جو کریا کرم کراتے ہیں اونکو بعض جگہ مہابرہمن کہتے ہیں اور بعض جگہ مہاپاتر اگراچی یا پربت یا کٹھیا وغیرہ — تنبیہ متعلقہ دہرم شاستر صفحہ ۱۶ جلد ۷ ترجمہ کولبروک صاحب ملاحظہ کرو یہ

کیونکہ جو دکشنا کہ ایسی رسوم کے ادا کے وقت دیجاوے اوس کے پانیکے حقدار
وہی شخص مستحق ہین جنکے اہتمام سے وے رسوم ادا ہوان اور اگر ایسی دکشنا
منتقل کیجاوے تو اصل مقصود اوس کے دینے کا جس سے پہونچانا ثواب کا
ارواح متوفیون کو مراد ہے فوت ہوتا ہے +

ماخذ۔ برہمن جمع کرکے اور متوفیون کے نام لیکر اودے [illegible] جیسے کہ اوس
برہمن کو جو صدر مقام پر بیٹھا ہو متوفی کا پلنگ وغیرہ دے ۔ قول دیوگیان [illegible]
[illegible] سے لئے سند ہو +

— اور نیز خوشبویات چھڑک کر اوسے چاہیئے کہ پوجا کر نیولے کو اپنے باپ
کی پوشاک اور [illegible] پلنگ وغیرہ دے ۔ قول برہسپتی منقولہ [illegible] سے لئے سند ہو +
صدر دیوانی عدالت ۔ ۳ مئی [illegible]ع
نمبر [illegible] وغیرہ بنام کاشی پانڈے وغیرہ +

مقدمہ ۱۸ اس ۔ ایک شخص نے قبل اپنے دوسرے بیاہ کرنے کے
ایک اقرارنامہ اپنی بڑی زوجہ کو اس مضمون کا لکھدیا کہ رودہ سیٹھ کی گدی جو
[illegible] بالکل تیرا اختیار کل ہوگا اور مجھکو کچھ تعلق نہ ہوگا اور میری دوسری زوجہ
کا استحقاق ملکیت گدی واقع بھمن گڈہ پر ہوگا اور علاوہ ازین اگر میرے کوئی
اولاد نہ ہو تو تجکو گدی واقع بھمن گڈہ سے بھی جو دوسری زوجہ کے
نامزد کی ہے دس آنہ کا حصہ ملیگا اور باقی چھ آنہ کا حصہ میری دوسری
زوجہ پاوے گی ۔ اس صورت مین یہ دستاویز شاستر کے بموجب درست
اور واجب التعمیل ہے یا نہین +

ہر شخص اپنی کل جایداد دو زوجوں مین غیر مساوی طور پر [illegible]

جج ۔ شوہر اپنی جایداد کا مالک ہے اور اوسکو اوسے ویدالنے کا اختیار
ہے بشرطیکہ اوس کے کنبہ کو وجہ معاش کی طرف سے تکلیف نہ پہونچے لہذا

اگر گڈی بہن گڈہ سے چھ آنہ کا حصہ دوسری زوجہ کے اخراجات ضروریہ کے
لیے وجہ معاش کافی ہے اور کوئی اولاد نہین ہے تو اس صورت مین گڈی
گڈہ کو ریسے دس آنہ کا حصہ جو اوس نے دوبارہ بیاہ کرنے کے قبل اپنی بڑی
زوجہ کے نام مقرر کر دیا اوسکی بڑی زوجہ کو پہونچیگا اور اقرارنامہ وصیت اوسکا
واجب التعمیل متصور ہوگا +

تقسیم کر سکتا ہے بشرطیکہ ایک کی وجہ معاش کافی ہو اور اوسکے کوئی اولاد [illegible] وارث نہو +

ماخذ — نارد کا قول دائے بھاگ مین منقول ہے وہ یہ ہے۔ اگر وی اپنے
حصون کو دین یا بیع کرین تو اونھین حسب مرضی اپنے اس امر کا اختیار ہے کیونکہ
وے اپنی جایداد کے مالک ہین +

قول وربت منو — پرورش کرنا اون شخصون کا جنکی خبرگیری ضرور ہے ایک
عمدہ طریقہ بہشت حاصل کرنے کا ہے اور اگر اونکو تکلیف پہونچے تو اوس شخص
کو دوزخ ملے گا اسیواسطے بزرگ خاندان کو لازم ہے کہ اچھی طرح سے اونکا
خبرگیران رہے +

شہر مرشدآباد — ۱۱ جون ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۱۹ س — ایک شودر نے جس کے اولاد ذکور نہ تھی اپنی بیٹی کا بیاہ
کر دیا اور بعد ازان باوجود ہونے ایک کواری لڑکی اور زوجہ کے اپنی کل جایداد
منقولہ وغیر منقولہ کو بڑی بیٹی منکوحہ مذکورہ بالا کے نام ہبہ کر دیا اس صورت مین
موہوب لہ کا اس جایداد پر بذریعہ ہبہ نامہ اوسکو ملی ہے کلیۃً استحقاق ملکیت
پہونچتا ہے یا نہین اگر پہونچتا ہے تو وہ کل جایداد مذکور یا اوس کا ایک
جزو اپنی بہن کے نام ہبہ کر سکتی ہے یا نہین اور ایسا ہبہ جایز ہوگا
یا نہین +

ج — اگر شودر کے اولاد ذکور نہو لیکن اوس کے ایک غیر منکوحہ دختر [illegible]

[illegible] بنگال کے

نہ وجہ ہو اور اوس سے کل جایداد یعنی اراضی اور اور قسم کے مال کو اپنی غیر منکوحہ بڑی
بیٹی کے نام ہبہ کر دیا ہو تو ایسا ہبہ درست اور جایز تصور ہونا چاہیے ماخذ
اس راے کا واسطے بھاگ ہے ـ نارد کا قول ہے کہ ـ اگر بہت سے شخص
ایک آدمی کی اولاد مین ہون اور خدمات اور معاملات مختلفہ سے تعلق رکھتے
ہون اور اونکا کاروبار مختلف ہو اور شامل نہون تو اوس صورت مین اگر وے
اپنے حصون کو دین یا بیع کرین تو اونھین حسب مرضی اپنی کے ایسا کرنے کا
اختیار ہے کیونکہ وے اپنی جایداد کے مالک ہین ـ اگر موہوب الیہ نے
منجملہ جایداد کے موہوبہ کے ایک جز اپنی غیر منکوحہ بہن کو دے دیا ہے تو اس ہبہ
کو کامل اور واجب التعمیل تصور کرنا چاہیے +

ماخذ ـ کاتیاین کے قول واسطے بھاگ مین نقل ہین وے یہ ہین ـ جو
کچھ کہ عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کو اوس کے شوہر یا باپ کے گھر سے اوسکے شوہر
یا والدین سے ملے اوس کو ایسا عطیہ کہتے ہین جو واسطہ دار محبت سے حاصل ہو
ـ عورت کا اختیار ایسے عطیہ پر جو واسطہ دار محبت سے ملا ہو ہمیشہ ملحوظ
رہا ہے ـ اونکو ہبہ یا بیع کرنے کا عطیہ مذکور کا گو وہ غیر منقولہ ہو اپنی خوشی کے
مطابق اختیار ہے +

بموجب کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ کا بحالت موجودگی غیر منکوحہ بیٹی اور بیوہ کے بڑی بیٹی منکوحہ ہبہ کرنا جایز ہے +

ملہ اگرچہ شاستر متیشہ بنگالہ کے بموجب باپ بحالت نہ ہونے بیٹے یا پوتے یا پر پوتے
کے اپنی کل جایداد منتقل کرنے کا مجاز ہے لیکن اگر وہ اوس صورت مین ایسا کرے
جبکہ اوس کے غیر منکوحہ دختر موجود ہے یا کہ اوسکا کنبہ ضروریات زندگی کی طرف سے
تکلیف اوٹھائے تو وہ مذہب کی رو سے گنہگار ہے ـ خاندان کے بچون کی رسوم
ابتدائی کا کرنا اور کنبہ کی پرورش لازم ہے اور جو شخص کہ ان فرائض کو بجا نہ لائے
وہ مستوجب سزا ہے چنانچہ منو نے اس باب مین بصراحت یہ لکھا ہے کہ ـ باپ جو اپنے

قول منقولہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ موہوب الیہا اپنی جایداد کو جو اوسے
اوس کے باپ سے ملی تھی اپنی غیر منکوحہ بہن کے نام ہبہ کرنے کی مجاز ہے
یہ رائے بموجب دای بھاگ اور دات تتو اور سری کرشن ترک النکار اور
مالسون کے ہے +

ضلع میمن سنگھ - ۱۸ جنوری ۱۸۱۳ع

مقدمہ ۲۰ س - ایک شخص جسکی ایک بہن صاحب اولاد ذکور یا لا ولد موجود
ہو وہ اپنی جایداد اراضی موروثی شاستر متمیشہ بنگالہ کے بموجب ایک شخص
کو جو باپ کی جانب سے رشتہ مین ہو ہبہ کر سکتا ہے یا نہین اور اگر
مالک بلا کسی طور پر منتقل کرنے اپنی جایداد کے بلا اولاد ذکور مر گیا ہو تو اس
صورت مین اوسکی جایداد باہم اوسکی بہن اور بہن کے بیٹے اور پدری قسمہ وارثان
کے کسطور پر تقسیم ہوگی +

باوجود ہونے ہمشیرہ اور ہمشیرزادہ کے کل جایداد دیسکتی ہے جنکو حق وراثت حاصل نہین ہے اور ہمشیرزادہ کا اوس صورت مین ہے جبکہ کوئی وارث بھائی کے پوتے تک موجود نہ

ج - شاستر مین کوئی ایسا حکم نہین ہے کہ مالک اپنی جایداد غیر منقولہ
موروثی کو بحالت موجودگی ہمشیرہ اور ہمشیرہ زادہ کے منتقل نہ کر سکے اسی وجہ سے
واہب اپنی جایداد رشتہ دار پدری کو دینے کا مجاز ہے اور ایسا ہبہ
درست اور جائز ہے - اگر مالک بلا ہبہ کرنے جایداد کے لاولد مر گیا ہے
اور ہمشیرہ اور ہمشیرزادہ اور ایک پدری رشتہ دار چھوڑ مرا ہے تو اس صورت مین
ہمشیرہ اگر اوسکا بیاہ نہین ہوا ہے مستحق اس قدر جایداد کی ہے جو اوسکی بیاہ
کے لیے مکتفی ہو باستثناء اسقدر حصہ کے بہن کا اپنے بھائی متوفی کی
جایداد پر اور کچھ دعوی نہین ہے - اگر متوفی کے وارثون مین سے

وقت مناسب پر بیٹی کا بیاہ نہ کرے اور جو شوہر کہ وقت واجب پر اپنی زوجہ کے پاس نجاوے وہ گنہگار
ہے اور وہ بیٹا بھی گنہگار ہے جو اپنی باپ کی وفات کے بعد اپنی ماں کی حفاظت نہ کرے +

حوالی وارث بھائی کے پوتا متوفی بشیر زادہ اوس کے ترکہ کا مستحق ہے
کیونکہ وہ متوفی کے مورثون کو دھرمی رسوم کے ادا کرنے کی باعث سے فائدہ
پہونچا سکتا ہے +

ماخذ۔ قول نارد۔ اگر وے اپنے حصونکو ذین یا بیع کرین تو انہمین سب مرضی
اپنی کے ایسا کرنے کا اختیار ہے کیونکہ وے اپنی جایداد کے مالک ہین۔ اگرچہ
مال غیر منقولہ دو دیا ہے الخ + مد۱

سو چونکہ ہبہ یا بیع کرنا منع ہے تو ایسا [illegible] مثلاً استثنائیہ کی تنسیخ لازم
آتی ہے مگر ہبہ یا انتقال باطل نہ ہوگا اسواسطے کہ جو امر واقعی ہے وہ سو سائل سے
بھی بدل نہین جا سکتا +

ہبن کا استحقاق قول مرقومۂ ذیل کی رو سے کچھ نہین ہے +

دولت اسواسطے ہے کہ دینی امور کے کام مین آوے اسی وجہ سے و
اون شخصون کو دیجاوے جو فرایض مذہبی سے تعلق رکھتے ہین اور عورات
اور بیوؤن اور بیوقوفون کو اور اونکو جو پاک فرایض کے بجالانے مین غفلت
کرتے ہین نہ ملنی چاہیے + مد۲

عورات سے جملہ مستورات باستثناے اوس شخص کی زوجہ اور بیٹی اور
دادی اور پردادی کے بیوہ لاولد مرجاے مراد ہے +

عدالت اپیل ڈھاکہ ۔ ۱۱ ۔ جون سنہ ۱۸۱۴ع

مقدمہ ۱۲ اس است ایک ہندو نے جو علیحدہ رہتا تھا ایک بڑے مجمع مین
مدعی کو اپنے کریا کرم کرنے کے لیے نامزد اور اپنی جایداد کا مالک قرار دیا

مد۱ ولے بھاگ صفحہ ۱۳ +

مد۲ متاپچھرا صفحہ ۲۲۹ +

اس صورت مین بعد وفات شخص مذکور کے مدعی اوس کے وارث ہونیکا مستحق ہے یا نہین +

ج ۱ - اگر متوفی نے مدعی کو اپنے کریاکرم کرنے کے لیے رشتہ مین بیٹا قرار دیا اور اپنی جایداد کو اوسکے نام زبانی ہبہ کر دیا تو اس صورت مین اگر مدعی نے متوفی کی روح کو پنڈ دیانی ضروریہ دیا ہو تو وہ اوس کے مال کے وارث ہونے کا مستحق ہے +

س ۲ - اگر متوفی کے بھائی حقیقی یا رشتہ دار بقید حیات ہون تو وے ترکہ مذکور سے حصہ پانے کے مستحق ہین یا نہین +

ج ۲ - بھائی اور اور رشتہ دار وارث ہونے کا استحقاق نہین رکھتے ہین کیونکہ متوفی اپنی جملہ اقسام کی جایداد کا مالک تھا +

ضلع سلہٹ - ۶ - جون ۱۸۷۶ء

مقدمہ ۱۲ س - ایک شخص نے بدعوی ثلث حصہ منجملہ ایک خاص جایداد اراضی کے مشتری اراضی مذکور اور اپنے بھائی بالغ پر نالش کی اور قبل فیصلہ کے مستغیث نے اپنے استحقاق کو جو اراضی متنازعہ پر تھا بذریعہ ہبہ نامہ کے اپنے نابالغ بھتیجے یعنی بالغ کے بیٹے کے نام زد کر دیا اس صورت مین یہ ہبہ نامہ کامل اور واجب التعمیل ہے یا نہین اور بذریعہ دستاویز مذکور کے نابالغ موہوب الیہ کا ولی شامل اصل مدعی کے نالش جایداد کی نسبت پیروی کرنے کا مجاز ہے یا نہین +

ج - اگر یہ ثابت ہو کہ ہبہ نامہ تحریر کرنے کے وقت ہوش و حواس مدعی کے بخوبی درست تھے اور وہ اپنا استحقاق کلی جو جایداد متنازعہ کی نسبت اوس کو حاصل تھا اپنے نابالغ بھتیجے کے نام منتقل کر کے مر گیا

ف - مگر ایک ہندو بہ علاوہ متبنا ہو کسی شخص کو اپنی جایداد اس شرط پر کہ موہوب الیہ واہب کی بیوہ کو کریاکرم کرے زبانی ہبہ کرے تو ہبہ مذکور بعد وفات واہب کے درست ہے اس صورت مین واہب کی جایداد کا وارثہ مین کچھ حق نہ ہوگا +

ف - مدعی اوس جایداد کو جسکی نسبت نالش ہو ہبہ کر سکتا ہے اور اس مرجہ سے

ہبہ [illegible] ـــ بموجب درست اور جایز ہے اور اس ہبہ نامہ کے ذریعہ سے نابالغ موہوب الیہ کا ولی جو اوس کے کاروبار کا مہتمم ہو اوس کی جانب سے جایداد مذکور کے لیے مقدمہ کی پیروی کر سکتا ہے +

عدالت اپیل کلکتہ ـ ۲۱ ـ مئی [illegible]ء

پریم چند بنام رام چند بھوبچار

مقدمہ ۲۴۲ س ـــ ایک شخص بلا اولاد ذکور مر گیا اوسکی غیر منکوحہ دختر وارث ہوئی اوسنے بعد وفات باپ کے اپنا بیاہ کیا اور اوسکے لڑکا پیدا ہوا اور وہ لڑکا کئی لڑکے چھوڑکر مر گیا بعد ازان اصل مالک کی دختر مذکور نے اپنے باپ کی کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ کو منجملہ اسپنے پوتون کے ایک پوتے کو ہبہ کر دیا گو اوس کا شوہر اور اوسکے پوتے بقید حیات ہین +

ج ـ صورت مذکورہ بالا مین دختر کا کل جایداد کو ہبہ کرنا بلا اجازت اپنے اور پوتون کے قانوناً باطل اور ناجایز متصور کیا جاتا ہے +

عدالت اپیل کلکتہ ـ ۱۸ ـ جون [illegible]ء

مقدمہ ۲۴۳ س ـ جس شخص کے حقیقی بہن موجود ہو وہ اپنی اراضی اور اور جایداد موروثی شخص اجنبی کے نام ہبہ کر سکتا ہے یا نہین اور اگر کر سکتا ہے تو بہن مذکور جایداد مذکور سے وجہ معاش پانے کی مستحق ہے یا نہین +

ج ـ ہر شخص اپنی کل موروثی جایداد منقولہ وغیر منقولہ کے ہبہ کرنے کا شخص اجنبی کے نام مجاز ہے گو اوسکی حقیقی بہن زندہ ہو اگر اوس کا بیاہ ہو گیا ہے تو وہ جایداد موہوبہ سے وجہ معاش پانے کی مستحق نہین ہے +

[illegible]

مقدمہ ۲۴۵ س ـ ایک برہمن جسکا بڑا بھائی اپنی جایداد موروثی و مکسوبہ

موہوب الیہ کا ولی مقدمہ مین پیروی کرنے کا مجاز ہے +

جایداد موروثی کو وارثان بغیر رضامندی ہر وارث کے صرف ایک پوتے کو بیوی اور پوتون کی بغیر ہبہ نہین دے سکتی +

ہر شخص اپنی جایداد شخص اجنبی کے نام ہبہ کر سکتا ہے اگرچہ اوسکی بہن بقید حیات ہو +

مشترکہ کو چھوڑ کر فرقہ مذہبی مین داخل ہوا ہو مجاز اس امر کا ہے کہ بحالت موجود
بھائی مذکور کے کل غیر منقسمہ جایداد کو اپنی دختروں کے نام زبانی ہبہ کر دے +

ج — اگر بڑا بھائی طریقہ خانہ داری چھوڑ کر فرقہ مذہبی مین داخل ہو تو حق اوس کا
موروثی جایداد کی نسبت جاتا رہتا ہے اسیواسطے چھوٹے بھائی نے
جو جایداد غیر منقسمہ کو اپنی دختروں کے نام زبانی ہبہ کر دیا وہ جایز اور درست
ہے +

[illegible] کرنا اپنا حصہ موروثی جایداد [illegible] ہو جاتا ہے +

ماخذ — باسشٹ کا قول رتناکر اور اور کتب شاستر مین جو منقول ہے
یہ ہے — کہ دسے جو اور فرقون مین داخل ہون حصہ پانے سے محروم
رہتے ہین +

ضلع بردوان — ۱۵ — جنوری [illegible]

مقدمہ ۲۶ سوال — اگر ایک زمیندار کے ایک بیٹا زوجہ منکوحہ سے ہو تو وہ
اپنی کل جایداد یا اوسکا ایک جزو اپنے دوسرے ایسے بیٹے کو جو غیر قوم
کی عورت سے ہو یا شخص اجنبی کو بلا اجازت اپنے صحیح النسب لڑکے
کی ہبہ کرنے کا مجاز ہے یا نہین — +

ج — گو کسی شخص نے مال غیر منقولہ یا ویسے خود حاصل کیے ہون مگر
وہ بلا رضامندی اپنے تمام بیٹون کے بیع یا ہبہ نہین کر سکتا +
باپ کی رعایت سے کپڑے اور زیور کام مین لا سکتا ہے مگر مال
غیر منقولہ باپ کی اجازت سے بھی صرف نہین کر سکتا — جملہ اس قسم کے
بیٹے اوس شخص کے وارث شمار کیے جاتے ہین جسکے صحیح النسب اولاد
خاص اوس کے صلب سے نہو لیکن اگر بعد ازان صحیح النسب بیٹا پیدا ہو تو
اونکو بڑے ہونے کے باعث سے کوئی استحقاق حاصل نہین ہے —

کوئی شخص بلا اجازت اپنے صحیح النسب لڑکے کے اپنی غیر منقولہ جایداد منتقل نہین کر سکتا +

منجملہ ان کے دوسرے لڑکے جو اپنے باپ — ہم قوم ہین ثلث حصہ پانیکے اور
جو قوم مین کمتر ہین اونکو وہ صرف کھانا اور کپڑا دیگا — صرف صحیح النسب لڑکا
اپنے باپ کی جایداد کا وارث ہے لیکن ازروے ترحم وہ ناجائزون کی بھی
خبرگیری کرے +

اقوال سنو وجاگیلک ونارد و دیول منقولہ بالا کے بموجب باپ مجاز نہین ہے
کہ جایداد غیرمنقولہ دو پلاے کو بحالت موجودگی صحیح النسب بیٹے کے بلا اجازت
اوس کے بیع یا رہن یا کسی اور طور پر منتقل کرے — باپ بحالت موجود ہونے
صحیح النسب بیٹے کے غیرصحیح النسب بیٹے کو اسقدر جایداد دینے کا مجاز ہے
جسقدر اوس کے خور و پوش کے واسطے کفتی ہو +

س ۲- راجہ کی وفات کے بعد اوسکی بیوہ نے ایک بیٹا متبنی کیا اور
اور اپنے شوہر کی جایداد پر اوسکو قابض کیا تھوڑے عرصہ کے بعد اوسنے بلا اجازت
اپنے متبنی بیٹے کے جایداد مذکور کا ایک جز بذریعہ ہبہ نامہ کے ایک شخص غیر کو
دیدیا اس صورت مین ایسا ہبہ جایز اور درست ہے یا نہین +

ج ۲- اولاد صغیر جو بالکل امن ہو اور اپنے واجب التعظیم محافظ حمایت مین رہتی ہو
اوسے چاہیے کہ اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہو — وہ اوسکے
ہبہ یا بیع یا رہن کرنے کی مجاز نہین ہے +

بیوہ بلا اجازت اپنے متبنے بیٹے کو کوئی حصہ اپنی شوہر کی جایداد کا منتقل نہین کرسکتی +

ملفوظیت مین مرقوم ہے کہ عورت اپنے باپ کی اور جوانی مین شوہر
کی حمایت مین رہے اور شوہر کے مرجانے کے بعد اپنے بیٹون کی اور اگر بیٹے
نہ ہون تو اپنے شوہر کے قریب رشتہ دارون کی اور ایسے رشتہ دار
نہون تو اپنے باپ کے رشتہ دارون کی اور پدری رشتہ دار نہون تو راجہ کی

۱ واضح ہو کہ یہ مقدمہ حسب آئین مشیتہ بنگالہ فیصل ہوا ہے +

حمایت مین ہے - عورت کو خود مختار رہنا چاہیے +

اگر مال غیر منقولہ دو ویا رے - الخ - +

کاتیاین اور جاگبلک کے مسایل منقولہ بالا کے بموجب بیوہ کسی جایداد کو بلا اجازت اپنے متبنی بیٹے کے ہبہ یا رہن یا بیع کرنے کی مجاز نہین ہے باستثنار ایسی جایداد کے جو دادے اپنے محب و اسطہ دارون سے پائی ہو -

عدالت اپیل بریلی -

مقدمہ ۲ س - مدعیہ اپنی عرضی مین بیان کرتی ہے کہ اوسکے شوہر کے نانا نے اولاد ذکور نہونے کی باعث سے اپنی کل موروثی جایداد اراضی کو اپنی بیٹی یعنی میری ساس کے نام بذریعہ ہبہ نامہ ہبہ کر دیا اور مر گیا - موہوب الیہا جایداد موہوبہ پر قابض ہو کر مدت تک اوسکے محاصل سے متمتع ہوتی رہی اور بعد ازان اوسکو اپنی بیٹی یعنی میرے شوہر کے نام ہبہ کر دیا اور میرا شوہر دو نابالغ بیٹے چھوڑ کر مر گیا اور اوسکی وفات کی بعد اوسکی ماں فوت ہوئی اوسکی وفات کی بعد مدعا علیہم نے مجھ مدعیہ اور میرے بیٹون کو جایداد سے بیدخل کر دیا مدعا علیہم نے جواب دیا کہ اصل مالک ایک بیٹا اور دو بیٹیان چھوڑ کر مر گیا اور اوسکی وفات کی بعد اوس کی بیوہ جایداد اراضی پر قابض ہوئی اور اوسکی وفات کی بعد اوس کی دو بیٹیان قایم مقام ہوئین اور اصل مالک نے جایداد مذکور کو اپنی بڑی بیٹی کے نام جیسا کہ مدعیہ کا بیان ہے ہبہ نہین کیا اور دوسری بیٹی کا ایک بیٹا تھا جو اپنی ماں کی وفات کی قبل مر گیا اور اوس کی بڑی بیٹی کے دو بیٹے تھے جنمین سے ایک مدعیہ کا شوہر تھا دونون بیٹے اپنی ماں کے سامنے مر گئے اور بموجب شاستر کی جایداد مالکہ کے پدری رشتہ دارون کو پہونچنی چاہیے اس صورت مین اگر مدعیہ کا بیان ثابت ہو جاوے تو جایداد جو بڑی بیٹی چھوڑ مری ہے وہ اوسکے پوتون اور مدعیہ بیوہ کو پہونچیگی یا کہ اوسکے پدری رشتہ دارون کو جو مدعا علیہم ہین +

نت — اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ اصل مالک نے اپنی کل اراضی اور ورجایداد
کو اپنی بڑی بیٹی کو دیدیا اور اوسنے اوسے اپنے بیٹے یعنی شوہر مدعیہ کو بخش دیا
تو ایسا ہبہ جایز تصور کرنا چاہیے — عورت کا جایداد غیر منقولہ کو جو اوس نے اپنے
باپ یا اور واسطہ دار محب سے مرتبائی ہو ہبہ کرنا قانوناً جایز متصور ہے اگر علیحدہ
اوس کے اصل مالک نے جایداد مذکور کو اپنی بڑی بیٹی کے نام ہبہ نہین کیا تو اوس صورت
مین بیٹی مذکور اپنے باپ کی اوس جایداد کو جو اوسے ورثتاً ملی ہے انتقال کرنیکی
مجاز نہین ہے اور ہبہ کرنا اوس کا اپنے بیٹے کے نام ناجایز ہے — اگر بڑی
بیٹی اپنے بیٹے یعنی مدعیہ کے شوہر کی وفات کے بعد فوت ہوئی ہو
تو اوس صورت مین اوسکے بعد اوسکے قریبی رشتہ داران یعنی مدعا علیہم
کو قایم مقامی کا استحقاق پہونچتا ہے اور اوسکے پوتے اور بیٹے کی بیوہ یعنے
مدعیہ کا کچھ استحقاق نہین ہے +

ماخذ — وارث کا اختیار ایسے عطیہ پر جو واسطہ دار محب سے ملا ہو ہمیشہ ملحوظ
رہا ہے اونکو ہبہ یا بیع کرنے ایسے عطیہ کا گو وہ غیر منقولہ ہو اپنی خوشی کے مطابق
اختیار ہے +

بعد ازان ورثہ نزدیک تر وارث کو پہونچیگا +

ضلع بردوان — ۴ مارچ ۱۸۱۶ء +

مقدمہ ۲۸ س — ایک شخص نے عدالت کے ذریعہ سے اپنے
باپ کی جایداد اراضی معافی کمسوبہ جو قبل ازین ہاتھ سے جاتی رہی تھی حاصل کی
اوسوقت اوسکے اور بھائی اور باپ بطور کنبہ مشترکہ اور غیر منقسمہ کے اوسکے ساتھ
رہتے تھے اور باپ نے جایداد مذکور حاصل کرنے والے بیٹے کو زبانی
وصیت اور موہوب الیہ اوس پر قابض ہو گیا اس صورت مین شاستر کے بموجب

ف
جو جایداد و اراضی کہ
دختر نے اپنے باپ
سے بطور ہبہ پائی
ہو وہ اوسکو منتقل
کر سکتی ہے اور بیٹے
ہو وہ اوسکے پسری ہو +

ایسا ہبہ جایز اور درست ہے یا نہین +

ج۔ اگر منجملہ بھائیون کے ایک بھائی ایسی موروثی غیر منقولہ جایداد جو پہلے باتصرف جائی رہی ہو اور سپرد اشخاص اجنبی قابض ہو گئے ہون دوبارہ حاصل کرے اور سب کنبہ بالاتفاق رہتا ہو تو اور بھائیون کو ایک ربع علاوہ حصہ معینہ کے اوس بھائی کو جسنے جایداد حاصل کی سب دینا چاہیے۔ صورت مذکورہ بالا مین جایداد متصلہ باپ کی مکسوبہ تھی اور باپ نے اپنی رضامندی سے اوسے حاصل کرنے والے کو دے دیا اسواسطے یہ ہبہ جایز ہے یہ رائے ولے تو او ر کتب شاستر کے مطابق ہے +

ضلع جنگل محال ۔ ۱۹ ۔ جون ۱۸۲۱ء

مقدمہ ۲۹ س ۔ ایک عورت نے ہبہ نامہ تحریر کیا اور اوسکے ذریعہ سے اوس نے اپنی کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ ایک ایسے شخص کے نام لکھدی جسکی اوسنے تعلیم اور پرورش کی اور اوسی تاریخ اور اونھین لوگون کے روبرو جن کے سامنے ہبہ نامہ مذکور لکھا گیا واہبہ نے موہوب الیہ سے یہ اقرار لکھا لیا کہ حین حیات واہبہ کے موہوب الیہ اوسکی پرورش کرے اور اوسکی ہدایت کے خلاف کاربند نہوا اور اگر ان شرایط کا اتفاق ہوگا تو ہبہ باطل اور ناجایز متصور ہوگا ۔۔۔ موہوب الیہ جایداد غیر منقولہ متذکرہ ہبہ نامہ کے ایک جز و پر قابض ہوا اور اب واہبہ اور موہوب الیہ کے باہم تنازع واقع ہونے کے سبب سے واہبہ چاہتی ہے کہ ہبہ مذکور مسترد ہو جاے اور جایداد مقبوضہ موہوب الیہ پر وہ پھر قابض ہو اس صورت مین واہبہ اپنے پہلے انتقال کو مسترد کرنے کے مجاز ہے یا نہین +

ج ۔ صورت مذکورہ بالا کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت نے

شاستر کے مطابق سب بیٹے کل جایداد باستثنی کسبیہ سپتر کے ایک بیٹے کو دے سکتا ہے +

اگر موہوب الیہ ایفاے

ایک شخص سے اس مضمون کا اقرارنامہ لکھا کہ اگر وہ شخص حین حیات عورت
مذکور کے اوسکی پرورش کرے اور اوس کے احکام کے خلاف نہ کام کرے
اپنی جایداد اوسے دیدے مگر موہوب الیہ نے شرایط مشروطہ کا ایفا نہ کیا اس
حالت مین واہبہ موہوب الیہ سے دستاویز واپس لینے اور ہبہ مسترد کرنے کی
مجاز ہے ۞

شرایط نہ کرے تو ہبہ منسوخ کیا جا سکتا ہے ۞

ضلع [illegible] - ۵ - اپریل ۱۸۶۱ء

مقدمہ ۱۳۰ س - ایک عورت نے دستاویز کے ذریعہ سے اپنی جایداد
کو اپنی دختر اور داماد کے نام ہبہ کردیا اس صورت مین واہبہ ہبہ مسترد کرنیکی
مجاز ہے یا نہین

ج۔ جس شخص نے کہ قانون کی رو سے ہبہ کردیا ہو وہ پھر اوس کے
مسترد کرنے کا اور جایداد جو ہبہ کے ذریعہ سے منتقل کردی گئی ہو اوسپر پھر
قبضہ لینے کا مجاز نہین ہے ۞

فیصلہ
مسترد کرنا غیر مشروط ہبہ کا ناجایز ہے ۞

ضلع چٹ گانو - ۲۳ - جنوری ۱۸۶۱ء

مقدمہ ۱۳۱ س - ایک شخص نے جسکے حقیقی بھائی تھا اپنی زوجہ کے نام
ایک دستاویز اس مضمون کی لکھدی کہ میری وفات کے بعد میری جایداد مکسوبہ
منقولہ و غیر منقولہ کے ہبہ یا بیع کرنے کا میری زوجہ کو اختیار ہے اور وہ بعد ازان
لاولد مرگیا اس صورت مین بیوہ مذکور جایداد متذکرہ دستاویز ہبہ یا بیع کرنے کی
مجاز ہے یا نہین ۞

ج۔ اگر متوفی نے درصورت موجود ہونے اوس کے حقیقی بھائی کے
بذریعہ دستاویز تحریری اپنی زوجہ کو اختیار دیا ہو کہ وہ اوسکی جایداد مکسوبہ منقولہ و
غیر منقولہ کو ہبہ کرسکے اور کوئی وارث پر پوتے تک نہ چھوڑ مرا ہو تو بیوہ

فیصلہ
بنگالہ مین بیوہ
[illegible]
اجازت شوہر منقولہ
کے اوسکی جایداد

بموجب اجازت مصلاپ نے شوہر کے جایداد منقولہ بیٹے یا بیع کرنے کی مجاز ہے

عدالت اپیل کلکتہ +

مقدمہ ۲۳۲ س — ایک شخص اپنی جایداد غیر منقولہ منقسمہ کو اپنی دختر کے نام ہبہ کرکے مرگیا اور موہوب الیہا بتیس برس تک بلا مزاحمت جایداد موہوبہ پر قابض رہی مگر وہ لاولد تھی اس صورت مین وہ جایداد مذکور کے ہبہ کرنے کی مجاز تھی یا نہین اور اگر وہ اوسے اپنے پروہت کے نام ہبہ کردے تو ایسا ہبہ کامل اور واجب التعمیل متصور ہوگا یا نہین +

ج — لاولد بیوہ دختر کو اختیار ہے کہ وہ اوس جایداد اراضی جو اوسے اوس کے باپ سے ملی ہو اپنے بیاہ کے بعد برہمن کو دے ڈالے اور اس قسم کی جایداد اگر وہ اپنے پروہت کے نام ہبہ کردے تو ہبہ درست اور جائز متصور ہوگا — واسے بھاگ اور اور کتب شاستر مین اس راے کے حوالے مندرج ہین +

ماخذ — قول کاتیاین — جو کچھ ایک عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کو اوس کے شوہر یا باپ کے گھر سے اوس کے والدین یا شوہر سے ملے اوسکو ایسا عطیہ کہتے ہین جو واسطہ وار محب سے حاصل ہوا ہو — عورات کا اختیار ایسے عطیہ پر جو واسطہ وار محب سے ملا ہو ہمیشہ ملحوظ رہا ہے اونکو ہبہ یا بیع کرنے ایسے عطیہ کا گو وہ غیر منقولہ ہو اپنی خوشی کے مطابق اختیار ہے — شوہر اور بیٹے اور باپ اور بھائی کو عورت کی جایداد کو لینے یا ڈالنے کا اختیار حاصل نہین ہے +

ضلع ہوگلی — ۱۶ — جنوری ۱۸۱۱ء

مقدمہ ۲۳۳ س — ایک مچھلی والے کی بیوہ نے حین حیات اپنی سوت کے

حاشیہ: ایسی غیر منقولہ منتقل کرسکتی ہے گو اوسکے شوہر کا بھائی بقید حیات ہو +

حاشیہ: جایداد اراضی جو عورت کو اوسکے باپ سے بطور ہبہ ملی ہو اوسکو اپنی خوشی کے مطابق منتقل کرسکتی ہے

تین بیٹون سے اپنی خاص جایداد کسوبہ سے ایک مکان اور اوس مال کو اپنے
عجمی کی بھلائی کے لیے دو برہمنون کو ہبہ کر دیا اور مکان کو موہوب لہم کے
قبضہ مین دیا اور خود بھی اوسی مکان مین اونکے ساتھ رہی اوسکی سوت کا ایک
بیٹا بھی مع اپنی زوجہ کے اوسی مکان مین رہتا تھا بعدازان بیوہ موجودگی اوسکے
مرگئی اور اوسکی وفات کے بعد اوس کے سوتیلے بیٹے نے اوس کا کریا کرم
کیا اور بعدازان وہ بھی فوت ہوا اب سوتیلے بیٹے مذکور کی بیوہ مکان مذکور کا
دعوے کرتی ہے اس صورت مین ہبہ مذکورہ بالا درست اور جائز متصور ہوگا
یا نہین ؟

ف — بیوہ اپنی خاص جایداد کسوبہ کو بذریعہ ہبہ یا حسب مرضی اپنے منتقل کر سکتی ہے ؟

ج — اگر مجھلی والے کی بیوہ نے کچھ سرمایہ اپنی ذاتی محنت سے حاصل کیا
اور اوس کے ذریعہ سے اوس نے مکان خرید کیا ہو اور اپنی عجمی کی بھلائی کے
قصد سے اوس نے مکان مذکور دو برہمنون کے نام ہبہ کر دیا اور قبل اپنی وفات
کے مکان موہوبہ مذکور موہوب لہم کے حوالہ کیا تو اس صورت مین بیوہ مذکور
کا استحقاق جایداد مذکور سے جاتا رہا اور موہوب لہم کا استحقاق پیدا ہوا اور واہبہ
کی سوت کے بیٹے اور اوسکی زوجہ کے مکان مذکور مین رہنے سے موہوب لہم
کا استحقاق نہین زایل ہو سکتا — موہوب لہم کا استحقاق صرف اوس
صورت مین معدوم ہو سکتا ہے جبکہ وے ہبہ کو قبول کرین یا اوسکو بذریعہ
بیع یا اور طور پر منتقل کرین — واسے بھاگ اور اور کتب شاستر کی سوجب
سوتیلے بیٹے کی بیوہ کا جایداد پر کچھ دعوے نہین پہونچتا کیونکہ اوسے اوسکا
کچھ تعلق نہین ہے اور عورت اوس مال کو جو اوسے اوس کے محبت
واسطہ دارون سے ہدیہ ملے اور اپنے خاص مال کو بیع یا ہبہ کرے تو قانوناً
جائز ہے ؟

ماخذ — نارد اور واضعان قانون کے قول سے بھاگ اور اور شاستر کے مصنفوں نے نقل کیے ہین +

دولت جو فنون دستکاری کے ذریعہ سے حاصل کیجاے یا باستثنا ہے واسطہ دارون کے کسی اور سے ازراہ محبت ملا ہو ہمیشہ شوہر کا اختیار ہے باقی اور چیزین داخل استری دھن ہین — بخشش مذکور کی نسبت عورات کا اختیار کلی تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ ایسی جایداد رشتہ دارون کی جانب سے بنظر آسایش و پرورش عورات کے دیجاتی ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ عورتون کو ایسی جایداد کی نسبت اختیار ہے +

عورت نے جو کچھ کہ دستکاری کی محنت مثلاً رنگنے یا کاتنے کے ذریعہ سے حاصل کیا ہو اوسکو اوسکا شوہر بلا وقوع کسی طرح کی تکلیف کے بھی لے سکتا ہے + ۱

عدالت اپیل ڈھاکہ —

مقدمہ نمبر ۴۳ س — ایک براگی کو اپنی کل جایداد بحالت موجودگی اپنے بیٹے کو جو کنیزک کے بطن سے ہو اپنی مدخولہ عورت کو دے ڈالنے کا اختیار ہے یا نہین اور اگر ہے تو موہوب الیہا ایسی جایداد ایک شخص اجنبی کو ہبہ کر سکتی ہے یا نہین — بیٹا جو کنیزک سے ہے اور جس کنیزک کو براگی نے گھر سے نکالدیا ہے وہ براگی کی مدخولہ یعنے موہوب الیہا کے حین حیات ترکہ پانیکا استحقاق رکھتا ہے یا نہین +

۱ جایداد جو عورت کی کسوبہ ہو وہ فی الواقع استری دھن کی چند اقسام مین جنکا بیان ابواب اول و دوم مین کیا ہے داخل نہین ہے حتی کہ امر مسلمہ ہے کہ عورت جو کچھ اپنی محنت سے حاصل کرے اوسپر بھی اوسکے شوہر کا اختیار ہے خلاصہ کی جلد ۲ صفحہ ۷ مین وہ معاینہ کیجاے لیکن صورت مذکورہ بالا مین تغیر ہو گیا ہے +

لیکن مقصود دینی کا اتصال بوجہ ملحوظ نرکھنے احکام شاستر کے تسلیم نہین کیا گیا ہے

بیاہ دہنگار نو + -

قول ہنو - بیاہ مین کلام متبرکہ کا پڑھنا اور پرستش مکومہ خالق کا محل یلنا

دولہ و دولہن کی بہتری کے لیئے ہے لیکن شوہر و بیاہ کے وقت اقرار

کرتا ہے اوسی اقرار سے اختیار شوہری کی ابتدا ہوتی ہے - +

قول یاگیلاک واسے تو مین منقول ہے - شودر کا بیٹا بھی جو کنیزک کے بطن سے

ہو باپ کی رضامندی سے حصہ پاسکتا ہے یا باپ کی موت کے بعد اوس کے

بھائی اوسکو نصف حصہ دینگے اور اگر اوسکے کوئی بھائی نہو تو وہ کل جایداد

پائے گا بشرطیکہ نواسہ نہو - +

بمن بیان - ہر شخص کو ملک کے دستورات مسلمہ اور خاندان کے قواعد

واجب یا اپنی قوم کے آئین مخص کی نسبت عفات کرنی چاہیے +

ضلع ندیا - ۹ - اپریل ۱۸۲۰ء

مقدمہ ۳۲۵ س - ایک شخص کے ایک زوجہ اور دو بیٹیاں تھین اوسنے

اپنی کل اراضی موروثی اور جایداد اپنی ایک بیٹی کو زبانی ہبہ کردی اس صورت

مین ایسا ہبہ جایز ہے یا نہین +

ج - صورت مذکورہ بالا مین باپ نے جو باوجود ہونے ایک زوجہ اور

ایک اور بیٹی کے اپنی ایک بیٹی کے نام ہبہ کیا ہو ایسا ہبہ جایز اور درست

ہے + مدا

ہر شخص اپنی کل جایداد ایک بیٹی کو بحرومی اپنی زوجہ اور دوسری بیٹی کے دیسکتا ہے +

ضلع بردوان - ۱۳ - اپریل ۱۸۱۸ء

مقدمہ ۳۲۶ س - ایک شخص کے کچھ اپنی جایداد غیر منقولہ کو اپنے نواسون کے

ملا مناظرہ ہے کہ یہ مقدمہ بنگالہ کا ہے +

نام ہو نابالغ ہین اور اوسکی حفاظت مین رہتے ہین ہبہ کر دی ہے اور جایداد کو
اپنے قبضہ مین رکھا ہے اس صورت مین ہبہ جایز اور واجب التعمیل متصور
ہوگا یا نہین +

ج ۱۔ اگر واہب نے اپنے نابالغ نواسون کو جو اوسکی حفاظت و حمایت مین
ہین جایداد بخشدی ہے اور بایام نابالغی موہوب الیہم کے جایداد مذکورہ اپنے
قبضہ مین رکھے تو ایسا ہبہ جایز ہے لیکن اگر موہوب الیہم کے ایام نابالغی گذرجانے
کے بعد بھی واہب جایداد کو اپنے قبضہ مین رکھے اور موہوب الیہم کی جانب سے
مالکیت سے استحقاق کا انفاذ کسی طرح پر عمل مین نہین آیا ہو تو ہبہ جایز اور
واجب التعمیل نہ ہوگا

ف — ہبہ جو نابالغ کے نام کیا جاوے جایز ہے بشرطیکہ [illegible] قابض ہوا ہو

س ۲۔ اگر واہب مذکورہ بالا نے اپنی اراضی موروثی کے ایک جزو کو
بلا اجازت اپنے بیٹون کے نواسون کے نام ہبہ کر دیا ہو تو ہبہ کرنا ایسی جایداد
کا جایز ہے یا نہین +

ج ۲۔ گو واہب کے بیٹون نے ہبہ کی بابت اپنی رضامندی ظاہر کی ہو پھر بھی
واہب اپنی جایداد اراضی موروثی کا ایک جزو اپنے نواسونکو دینے کا مجاز ہے
لہذا ایسا ہبہ درست اور جایز ہے +

ف — بغیر اجازت اپنے بیٹون کے تھوڑا سا حصہ اراضی جایداد کا نواسونکو دے سکتا ہے +

ضلع [illegible] پرگنہ [illegible] — ۳۱ — جنوری سنہ ۱۸۱۰ع

مقدمہ [illegible] س — ایک شخص برہمن نے جبکہ وہ اپنے بھائیون سے علیحدہ
ہوکر علاحدہ رہتا تھا ۱۴ بیگھہ اور گیارہ گٹھے اراضی معافی حاصل کی اور ۲۳ بیگھہ اور
سات گٹھے اوسی قسم کی اراضی جو اوس کے بیٹے نے بذریعہ ہبہ حاصل
کی تھی وراثتاً مالک ہوا — شخص مذکور تھوڑے عرصہ تک جایداد پر متصرف
رہکر مرگیا اور اوسکی زوجہ اوسکی قایم مقام ہوئی اور اوس نے بحالت موجودگی

اپنے شوہر کے بھتیجون کے جایداد اراضی مذکور کا ایک جزو اپنے بھائی کے
نام ہبہ کر دیا اور ہبہ نامہ مین یہ تحریر کیا کہ اراضی اوسکے شوہر کی عقبیٰ کی بھلائی کے
لیے ہبہ کی گئی ہے ایسی صورت مین یہ ہبہ جایز ہے یا نہین ✣

جواب۔ سوال مذکورہ بالا سے یہ واضح نہین ہے کہ کسقدر اراضی بیوہ نے
ہبہ کی ہے۔ ہبہ کرنا صرف ایک تھوڑے سے حصہ جایداد کا اپنے شوہر متوفی کی عقبے
کی بھلائی کے لیے جایز ہے کیونکہ گو واسے بھاگ و راؤ کتہ شاستر مین لکھا ہے
کہ بعض متوفی بے اولاد ذکور نہ چھوڑ مرا ہو اوسکی جایداد سے اوسکی بیوہ صرف اپنی ہمین حیات
متمتع ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی وہ اپنے شوہر کی بھلائی کے لیے جایداد
کا ایک جزو ہبہ کرنے کی مستحق ہے اور اگر وہ ایسا کرے تو ہبہ جایز متصور
ہوگا ✣

بیوہ بھلائی اپنے شوہر
کی جایداد کے ایک
جزو بطور ہبہ کے
کسی بھلائی کے لیے
پیشوا کے نام
کر سکتی ہے ✣

ضلع دیناج پور — ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۷۲ع

مقدمہ نمبر [illegible]۔ ایک برہمن جسکے پاس اراضی معافی اور اور جایداد بھی
تین بیٹے زید و بکر و عمرو اور ایک بیٹی ہندہ چھوڑکر مر گیا تھوڑے عرصہ
تک سب بیٹے بلاشرکت باپ کی جایداد سے متمتع ہوتے رہے بعد ازان
بڑا بیٹا زید ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑکر فوت ہوا۔ زید کا بیٹا باپ کے
حصہ پر قابض ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد مر گیا اور اوسکی وفات کے
بعد اوس کا حصہ اوس کے ہمشیرزادہ کو پہونچا۔ دوسرا بیٹا بکر بھی مر گیا
اور صرف اپنی زوجہ کو اپنا وارث چھوڑ مرا اور چھوٹے بیٹے عمرو نے بکر کی
بیوہ کی پرورش کی اور دونون حصون پر یعنے اپنے حصہ اور اپنے
بھائی بکر کے حصہ پر قابض ہوا۔ اس صورت مین عمرو اور بکر کی بیوہ نے اپنے
اپنے حصون سے ایک جزو اپنے گرو اور پروہت اور ہندہ کے

بیٹے کو اپنی جایداد جدید سے کے نواسہ کو دینے کی مجاز ہین یا نہین اور اگر وہ ہون نے
اپنے دختران کو بذریعہ دستاویز دیا ہے تو ایسا ہبہ جائز ہے یا نہین اور اگر جائز نہین ہے
تو کون مستحق وراثت ہے +

ج صورت مذکورہ بالا مین چھوٹے بیٹے عمرو اور ہندہ مرے بیٹے بکر کی
بیوہ مجاز ہین کہ بذریعہ ہبہ نامہ کے اپنے حقوق سے ایک جز وراثت کر اوس بکر کے
اور ہندہ نے بیٹے کو دین اور باقی زید کے نواسہ کو ہبہ کرین ایسا ہبہ نامہ جائز متصور
ہوگا لیکن اگر وے بغیر عمل مین لانے ایسے ہبہ کے مر گئے ہون تو
اس صورت مین اون کی جایداد اوسکی بہن کے بیٹے یعنی ہندہ کے پسر
کو پہونچے گی +

جایداد بھائی کی دختر کے پسر کو بجز موجودگی ہمشیرزادہ کے دیجا سکتی ہے گو آئین وراثت کے بموجب ہمشیرزادہ کا استحقاق مقدم ہے +

عدالت اپیل کلکتہ +

مندرام بنام رام سونکر جیا +

مقدمہ ۴۶۹ - س - ایک ہندو نے بحالت موجودگی حقیقی بہن کے بیٹے
کے اپنی کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ جو اوسنے اپنی ذات خاص کی محنت سے
حاصل کی تھی اپنی عورت مدخولہ کو دیدی اور ہبہ نامہ تحریر ہونیکے وقت
وہ بیماری مین مبتلا تھا اور اوسی بیماری مین دو روز بعد مر گیا اس صورت مین ہبہ نامہ جائز
ہے یا نہین اور اگر وہ باطل اور ناجائز ہے تو اوسکی جایداد اوسکے ہمشیرزادہ کو
پہونچے گی یا نہین +

ج اگر شخص مذکورہ بالا نے اپنی جایداد کسوبہ منقولہ وغیر منقولہ کو بحالت
موجودگی حقیقی بہن کے بیٹے کے اپنی مدخولہ کے نام ہبہ کر دیا ہو اور اوسنے
بحالت ثبات ہوش و حواس ہبہ نامہ تحریر کیا ہو تو اس صورت مین اس
طور پر منتقل کرنا جایداد کا درست اور جائز ہوگا ورنہ ہبہ ناجائز ہے

ہبہ کرنا اپنی مکسوبہ جایداد کا جائز ہے گو قریب مرگ کیا گیا ہو بشرطیکہ واہب کو ہوش و حواس اور سمجھ درست رہین

اوسمین کا بیٹا ورثہ پاے گا ✣ ملہ

قول منو۔ وہ اوسے اپنی مرضی کے مطابق دے سکتا ہی یا ایسے طریقہ سے اپنے اخراجات مین صرف کر سکتا ہے ملہ

قول نارد۔ اگرچہ اشخاص عموماً اپنی ذات کے خود مالک ہین مگر جو کچہ کہ مستقل اسکو اس کرتا ہے وہ مثل تاکردہ کے دانائون نے بیان کیا ہے کیونکہ وہ اپنی ذات کا خود مالک نہین ہے —

عدالت اپیل پٹنہ۔

مقدمہ ۲۸۳ — ایک شخص نے اپنی وفات کے قبل اپنی دو نون زوجہ کو ہدایت کی کہ ہر ایک انمین سے بیٹا گود لے بعد اوسکی وفات کے اوسکی بڑی زوجہ نے کوئی بیٹا گود نہین لیا اور دونون زوجون نے ملک شوہری کو باہم مساوی تقسیم کر لیا۔ بڑی زوجہ اپنا کل حصہ ایک شخص اجنبی کے نام ہبہ کر کے مر گئی بعد ازان چہوٹی زوجہ نے ایک بیٹا گود لیا اس صورت مین بڑی زوجہ کا حصہ موہوب الیہ کو پہونچے گا یا چہوٹی زوجہ کے متبنی بیٹے کو ✣

ملہ اس راے اور اوسی قسم کی راے کو جو اس سے پہلے مقدمہ کی نسبت ہی کسی قدر ترمیم کے ساتھ تسلیم کرنا چاہیے۔ کولبروک صاحب نے اپنے رسالہ مین جو درباب ہبہ اور اوسکی تعمیل کے ہی مقالہ ۲ دفعہ ۲۶ مین عام قاعدہ یہ لکہا ہی کہ ہبہ یا معاہدہ وہ شخص کے باب مین اگر ایسے شخص کی جانب سے جو مرض لاعلاج مین مبتلا ہو عمل مین آئے تو وہ نادرست ہے اوسکی عقل سالم مین فتور آ جانے کے باعث وہ اپنی طبیعت پر اسقدر ضبط و قدرت نہین رکہتا ہے جو واسطے جواز فعل اور وجوب انتقال جائداد کے ضرور ہے۔ اس قول سے یہ مستنبط ہی کہ بغرض استحکام ہبہ کے جو قریب المرگ عملین آئے نہایت مضبوط ثبوت ثبات عقل کا ضرور ہی تاکہ کوئی شبہ جو خلاف اوسکے ہو وہ رفع ہو جاے ✣

ملہ یہ قول منو کا نہین ہی بلکہ برہسپتی کا ہے ✣

یا بیٹے کے جایداد دے دی جا سکتی ہے لیکن اگر ایک شخص کے اولاد ہو یا
اوس نے کسی شخص سے جایداد کے دینے کا اقرار کیا ہو تو وہ کل اپنی جایداد نہیں
دے سکتا۔ منو نے لکھا ہے کہ کنبے کے لیے کھانا اور کپڑا سرانجام کرنے کے
بعد جو کچھ جایداد بچے صرف وہی دی جا سکتی ہے ✣

منو کا قول ہے کہ باپ اور ماں کی بحالت ضعیفی اور زوجہ عفیفہ کی اور بیٹے
کی بحالت طفولیت پرورش کرنی چاہیے گو وہ اور کام جسکا کرنا منع ہے سو بھی
کرنا ہو ✣

ایک اور قول منو کا ہے جسکے بموجب کل جایداد کا ہبہ کرنا منع ہے۔
اچھی طرح سے پرورش کرنا اونکا جو وجہ معاش پانے کے مستحق ہیں ایسا امر ہے
جسکا ثمرہ بہشت ہے لیکن اوس شخص کو جسکی غفلت کے باعث سے اون لوگوں
کو تکلیف ہوتی ہے دوزخ نصیب ہوگا اسواسطے اوسے چاہیے کہ اپنے کنبے
کی اچھی طرح خبرگیری کرے ✣

واکشا کا یہ قول [illegible] میں منقول ہے کہ حسب راے عالموں کے
اشیاے مفصلۂ ذیل یعنے جایداد مشترکہ اور اشیاے مستعار اور ایسا مال امانت
جسکو سنسکرت میں نیاس کہتے ہیں اور اشیاے مرہونہ اور زوجہ اور اوسکا مال
اور امانت جو کسی اور شخص کو تفویض کرنے کے لیے حوالہ کی گئی ہو اور مال
امانت بالعموم اور کسی شخص کی کل جایداد درصورتیکہ اولاد اوسکی موجود ہو
زمانہ تکلیف میں بھی منتقل ہونے کے قابل نہیں ہیں جو شخص اونکو دے ڈالے
وہ بیوقوف ہے اور بادشاہ اس گناہ کے اوسپر پراشچت کرنا
واجب ہے ✣

یاگیلک بیان کرتا ہے کہ ہبہ کی نسبت امتناع اسواسطے کیا گیا ہے

کر دیا وا جایداد انتقال کر دینے سے کنبہ کو وجہ معاش کی طرف سے تکلیف پہونچے
جو شے دیجا سکتی ہے اور جو نہین دیجا سکتی اوسکی نسبت کاتیاین کا یہ قول ہے
کہ باستثناے کل جایداد و مکان سکونت کے جو کچہ کنبے کے کھانے
اور کپڑے سرانجام کرنے کے بعد بچے وہ دیا جا سکتا ہے خواہ وہ مال
منقولہ ہو یا غیر منقولہ — اور سوا اسکے کچہ نہین دیا جا سکتا +

قول منو — اگر حاکم کو معلوم ہو جاوے کہ رہن یا بیع یا ہبہ یا اوسکا قبول
کرنا فریباً عمل مین آیا ہے — یا کسی اور صورت مین فریب کا ہونا اوسپر ظاہر ہو جاے
تو اوسکو چاہیے کہ کل معاملہ منسوخ کرے +

اقوال مرقومہ بالا سے ظاہر ہے کہ کل جایداد کا ہبہ جایز نہین ہے کیونکہ
اس صورت مین قرضخواہ کو فریب ہوتا ہے لہذا جو مال عمداً دیا جاوے وہ ادا ے
زر قرضہ کے لیے نیلام ہو جاتا ہے — اور دینی کے لیے بھی کل جایداد کا ہبہ کرنا
منع ہے مگر تحقیقات اس امر کی ضرور ہے کہ مقروض واسطے ایفاء مطالبہ قرضخواہ
کے کوئی اور جایداد رکھتا ہے یا نہین +

ضلع فرخ آباد — ۱۳ — دسمبر سنہ ۱۸۶۱ع

مقدمہ ۲۴۴ — س — ایک شخص نے سنہ ۱۲۰۱ فصلی مین اپنے بیٹے کے
نام جسکو بطور کری تریم [illegible] کیا تھا ہبہ نامہ اپنی کل جایداد کا لکہدیا اور ہبہ نامہ
مذکور قاضی کی مہر سے مصدق ہوا لیکن کلکٹر کے دفتر مین داخل وخارج
عمل مین نہین آیا اور موہوب الیہ کا جایداد پر کبھی قابض ہونا بھی اچھی طرح
سے واضح نہین ہے — موہوب الیہ سنہ ۱۲۱۱ فصلی مین اپنی زوجہ کو حاملہ
چھوڑکر مرگیا بعد ازان اوسکے بیٹا پیدا ہوا — اور موہوب الیہ کی وفات
سے تھوڑے عرصہ کے بعد واہب بلا اطلاع موہوب الیہ یعنی متبنی بیٹے

کی بیوہ کے قاضی مذکور کے پاس گیا اور ہبہ نامہ سابق کو چاک کر کے ایک اور
شخص کے نام نسبت جایداد مذکور کے بابت حصہ چار آنہ کا ہبہ نامہ لکھدیا اور بقیہ
بارہ آنہ کے حصہ کی نسبت موہوب الیہ کے بیٹے کے نام ہبہ نامہ تحریر کر دیا
اور قاضی کی مہر و دستخط سے اوسکو حسب ضابطہ مصدق کرایا ـ تھوڑے عرصے
کے بعد ایک اور شخص نے واہب پر اراضی مذکور کو اپنی ملک موروثی
ظاہر کر کے نالش دایر کی واہب نے اوسکے دعوے کو تسلیم کیا اور جایداد مذکور
پر اوسکو قابض کر دیا ـ بعدہ اصل موہوب الیہ کی بیوہ نے مشتری اور مدعی
مذکور بالا پر واسطے دخل کل حصہ سولہ آنہ کے جو اوسکے شوہر کے نام سابق
مین ہبہ کر دیا تھا نالش کی ـ یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ جایداد
مذکور بلا شرکت غیرے واہب کی ملکیت تھی اور اقبال دعوے جو اوسنے نسبت
نالش شخص مذکور کے گذرانا تھا وہ محض سازشی بغرض محرومی اون شخصون کے متصور
ہوا ـ اس صورت مین موہوب الیہ کی بیوہ اور بیٹا بذریعہ ہبہ نامہ موسومہ متوفی کے
کل جایداد کا دعوی کرنے کے مجاز ہین یا نہین ؟

جواب ـ ہبہ کے لفظ سے زایل ہونا واہب کی ملکیت کا اور پیدا ہونا ـ
موہوب الیہ کی ملک کا مراد ہے ـ جایداد جو ایک مرتبہ دی گئی ہو وہ پھر واپس
نہین لی جا سکتی اور جایداد مذکور کو بعدہ ان کسی طور پر منتقل کرنا قانوناً جائز
نہین ہے ؛

ہبہ جو ایک مرتبہ [illegible] گیا ہو وہ بسبب [illegible] واہب اوسکو مسترد نہین ہو سکتا

قول منو ـ جایداد کی تقسیم ایک مرتبہ ہوتی ہے اور لڑکی کا بیاہ ایک دفعہ
اور ایک مرتبہ آدمی یہ کہتا ہے کہ مین فلان شے دیتا ہون اچھے آدمی ان تینون
امور کو ایک مرتبہ کرتے ہین اور پھر مسترد نہین کرتے +

دوسرے امر کی نسبت جواب یہ ہے کہ چونکہ واہب نے موہوب الیہ کو

کو بی تریم طریقہ کے بموجب متبنی کیا لہذا وہ اوسکا بیٹا تصور کیا جاے کیونکہ ایسا
بیٹا منجملہ بارہ بیٹون کے شمار کیا گیا ہے اسی وجہ سے موہوب لہ بھی بہر صورت
جایداد مذکور کا مستحق تھا اور علاوہ برین ہبہ کے ذریعہ سے بھی اوسکی بیوہ اور بیٹا
مستحق دعوے کرنے جایداد کے ہین کیونکہ جایداد مذکور بلا شرکت غیرے واہب
کی تھی +

شہر منیر ۔ ۔ اگست ۱۸۱۴ء

دیال سنگہ بنام ہو لیا ۔۔

مقدمہ ۳۴۳ س ۱ - ایک شخص کے دو بیٹیاں تھین اور ایک بھتیجا اور ایک
بیٹا تھا بیٹا ذات سے خارج تھا شخص مذکور نے اپنی کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ
اپنی ایک دختر کے نام زبانی ہبہ کر دی اس صورت مین ہبہ درست اور جایز ہے
یا نہین +

ج ۱ - اگر شخص مذکورہ بالا نے محبت پدری کے باعث سے اپنی کل اراضی
اور اور جایداد ایک دختر کے نام بحالت موجودگی دوسری دختر اور بھتیجے اور
خارج القوم بیٹے کے منتقل کر دی تو ایسا انتقال جایز ہے اور اشخاص مذکورہ بالا
کا کچھ استحقاق نہین ہے چنانچہ یہ امر جاگبلک کے قول سے واضح ہے ۔ ماہرین
قواعد ہبہ بیان کرتے ہین کہ اشیاء جو ایک مرتبہ حوالہ کر دی جایئن واپس نہین
ہو سکتین مثلاً فروخت شدہ اسباب کی قیمت اور اجرت جو شاعرون اور مطربون وغیرہ
کو معوض استعمال خط سامعہ کے دیجاے اور جو کچہ کہ کسیکو براہ محبت یا شکریہ جو محسن کو
اور جو دولہن کو یا اوسکے شوہری خاندان مین بیاہ کے وقت خاطراً دیا جاے ط
یہ مسئلہ متاچھرا اور دیگر کتب شاستر کے بموجب ہے +

باپ اگر کل اپنی جایداد صرف ایک دختر کے نام بحالت موجودگی دوسری دختر اور ایک بھتیجے کے ہبہ کرے تو ایسا ہبہ جایز ہے +

ط ۱ - یہ قول جاگبلک کا نہین ہے بلکہ نارد کا ہے - خلاصہ کی جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ معاینہ کرو +

س ۱۔ اگر یہ ہبہ نامہ ناجائز تصور کیا جاوے اور خارج القوم لڑکا مر گیا ہو اور
واہب کی دو بیٹیان اور ایک بھتیجہ زندہ ہون تو اشخاص ذی القایم مین سے کون
مستحق ترکہ کا ہے +

ج ۱۔ اگر جایداد بیٹی کو دیجاوے تو ایسا ہبہ جایز ہے کیونکہ اس سے اتصال
منفعت متصور ہے چنانچہ بیاس کا قول ہے کہ بیٹی کے نام ہبہ کرنے سے
مفاد ابدی حاصل ہوتا ہے اور علی ہذا القیاس بھائی کو دینے سے بھی +
اشخاص ذی القایم کا کچھ استحقاق نہین ہے اور اگر دوسری بیٹی غیر منکوحہ ہے
تو وہ جایداد سے صرف اس قدر حصہ پانے کی مستحق ہے جسقدر کہ بیاہ کے اخراجات
کو لیے کافی ہو +

ف دوسری بیٹی کا اگر بیاہ نہین ہوا ہے تو وہ اوسقدر پانیکی مستحق ہے جسقدر کہ بیاہ کو صرف کرنے کو کافی ہو +

ضلع آگرہ ۔ ۹ ۔ مارچ سنہ ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۳۴۴ س ۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ اور بیٹے کی وفات کے
بعد اپنی جایداد موروثی سے کچھ اراضی اپنی بہنون اور اونکے بیٹون کی وجہ معاش کے
لیے علٰحدہ کر دی اور بقیہ کو بذریعہ ہبہ نامہ کے اپنے گرو یا گرو کے بیٹے
کے نام ہبہ کر دیا اور ہبہ نامہ بہنون کے سامنے اور انکی رضامندی
سے تحریر ہوا اگر اونکے بیٹے موجود نہ تھے اس صورت مین ایسا ہبہ جایز ہے
یا نہین +

ج ۔ صورت مذکورہ بالا مین ہبہ درست اور جایز تصور کرنا چاہیے
دہرم شاستر کے بموجب جس شخص کے نہ بیٹا ہے نہ پوتا اور نہ پرپوتا تو باوجود
زندہ ہونے اور رشتہ دارون کے وہ اپنی موروثی جایداد کو ہبہ
کر سکتا ہے ۔ صورت مذکورہ بالا مین بہنون یا اونکے بیٹون کی اجازت

ف بلا رضامندی ہمشیرزادونکے موروثی جایداد کا ہبہ کرنا جایز ہے +

ضلع بردوان — ۱۵ — جولائی [illegible]ع

مقدمہ ۹۴ ہیں — ایک شخص دو لڑکے چھوڑکر مرگیا وے اپنی موروثی جایداد پر قابض ہوئے اور باہم بطور کنبہ شترکہ کے متفق رہے بڑے بھائی نے بوجہ لاولد ہونیکے اپنے ایک رشتہ دار کا بیٹا جو ہری کی نسل کی چھٹی پیڑھی میں تھا متبنی کیا اور بعد ازان مرگیا اوسکی وفات کے بعد اوس کا متبنے لڑکا اپنے چچا کے ساتھ جو اوسکے گود لینے والے باپ کا بھائی تھا بطور کنبہ شترکہ رہا — دوسرے بھائی کے کوئی اولاد ذکور نہ تھی اوس نے اپنی جایداد کو نواسہ کے نام ہبہ کردیا اب متبنے بیٹا استحقاق وراثت کی روسے کل جایداد کا دعوے کرتا ہے اور موہوب الیہ جو دوسرے بھائی کا نواسہ ہے ہبہ کی روسے دعویدار ہے اس صورت مین منجملہ دو دعویدارون کے کسکو جایداد ملنی چاہیئے۔ اگر دونون کو ملنی چاہیئے تو ہر ایک کسقدر جایداد پانے کا مستحق ہے۔

ج — اگر ایک شخص کے دو بیٹے وارث ہون اور بڑا بیٹا باعث لاولد ہونے کے ایک رشتہ دار بعید کا بیٹا گود لے اور دوسرا بھائی بباعث نہ ہونے اولاد ذکور کے ایک ہبہ نامہ تحریر کرے جسکے ذریعہ سے بحالت موجود ہونے متوفی بھائی کے متبنی بیٹے کے اور بصورت شترک اور متفق ہونے کنبہ کے اپنی کل جایداد نواسہ کے نام ہبہ کردے تو ایسا ہبہ ناجائز ہے — اگر کوئی شخص اپنے شریکون سے علیحدہ ہوجاوے اور پھر شامل ہو اور بلا اولاد ذکور مرجاوے تو اوسکی بیوہ کو کل جایداد ملتی ہے اور بیوہ نہ ہو تو دختران کو ترکہ پہونچیگا — دختران کے لفظ سے بیٹیان اور نواسے مراد ہین چنانچہ اس باب مین جاگناتھ کا قول ہے کہ —

کوئی شخص بحر دے ایسے بھائی کے متبنی بیٹے کو جو شامل تھا اپنی جایداد نواسے کے نام ہبہ نہین کرسکتا۔

زوجہ اور بیٹیان — الخ — بیٹا اپنے گود لینے والے باپ کی جایداد کا مستحق ہے اور نیز ایسے بھائی کا متبنیٰ بیٹا جو بالاتفاق رہتا ہو اپنے چچا کے ترکہ پانے کا مستحق ہے +

منو کا قول ہے کہ متوفی کے اگر بیٹے یا بیٹون کی اولاد ذکور زندہ ہے تو وے وارث ہین نہ کہ بھائی یا والدین +

ضلع سارن — ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ع

مقدمہ ۴۹ س — تین بھائی جایداد اراضی پر بالاشتراک قابض تھے منجملہ اونکے ایک نے زوجہ چھوڑ کر لا ولد مر گیا اور زوجہ اپنے شوہر کے حصہ کے وارث ہوئی — بعد ازان جی القایم بھائیون نے کل جایداد کو مع حصہ بھائی متوفی کے ایک شخص اجنبی کے نام ہبہ کر دیا بیوہ نے عدالت مین اپنے حصہ شوہری کی نسبت نالش کر کے ڈگری حاصل کی اور جایداد مدعوہ پر اوسکو قبضہ دلایا گیا بعد ازان اوسنے باوجود زندہ ہونے اپنے شوہر کے دو بھائیون کے بیٹون اور پوتون کے اپنے شوہر کی کل جایداد کو جو بذریعہ نالش حاصل کی ہوئی تھی شوہر کے ایک بھائی کے پوتون کو ہبہ کر دیا اس صورت مین ایسا ہبہ جائز ہے یا نہین +

ج — صورت مذکورہ بالا مین بیوہ مجاز نہین ہے کہ اپنے شوہر متوفی کی کل جایداد بحالت موجودگی شوہر کے بھائیون کے بیٹون اور پوتون کے شوہر کے صرف ایک بھائی کے پوتون کو ہبہ کر دے — ایسا ہبہ ناجائز تصور کرنا چاہیے چنانچہ یہ امر اکابر کے قول مرقومہ ذیل سے صاف ظاہر ہے کاتیاین کا قول ہے کہ اوسکو حین حیات اپنے جایداد سے باعتدال متمتع ہونا چاہیے اور بعد اوسکے جایداد مذکور اوس کے

بیوہ کو اس امر کا اختیار نہیں کہ اپنے شوہر کا حصہ کہ بذریعہ نالش حاصل کیا جایداد مذکورہ پر کچھ زیادہ اختیار حاصل نہیں ہو سکتا +

وارث پاینگے — بیوہ جو حنفیہ ہو اوسے اپنے شوہر کا حصّہ لینا چاہیے مگر حین حیات اپنے اوسکو جایداد مذکورہ کے ویڈا سے لیئے یا رہن یا بیع کرنے کی نسبت خود مختار ہونا چاہتے ہے +

اس صورت مین جبکہ تقسیم ہو گئی ہے بیوہ غیر منقولہ جایداد پانے کی مستحق نہین ہے +

مقدمہ ۷۴ س — ایک شخص نے بلا اجازت اپنے بالغ بیٹے کے اپنے نانا کی زمینداری منفصلی کا ایک جز جس سے زمیندار یعنی مالک نے اوسے بیدخل کر دیا تھا ایک شخص اجنبی کے نام بذریعہ ہبہ منتقل کر دیا اور ہبہ نامہ مین یہ شرط تحریر کی کہ موہوب لیہ اگر جایداد مذکور پر دوبارہ قبضہ حاصل کرے تو اوسکو استحقاق ملکیت حاصل ہوگا اور واہب کو کچھ تعلق نہوگا اس صورت مین اگر موہوب لیہ اپنا قبضہ حاصل کر لے تو ایسا ہبہ نامہ واجب التعمیل اور جایز ہوگا یا نہین اور اگر جایز ہے تو ہبہ نامہ کی روسے واہب کا بیٹا جایداد سے محروم رہیگا یا کہ واہب کی وفات کے بعد اوسکے بیٹے کو استحقاق ملکیت حاصل ہوگا +

ج — صورت مذکورہ بالا مین واہب اپنے نانا کی غیر منقولہ جایداد کو جو اوسے وراثتاً پہونچی شخص اجنبی کے نام ہبہ کرنے کا مجاز ہے اور استحقاق موہوب الیہ کا کامل اور واجب التعمیل ہے کوئی قاعدہ ایسا نہین ہے جسکی روسے نواسہ کا بیٹا ترکہ پاوے لہذا واہب کے بیٹے کو ہبہ کے مسترد کرنے کا استحقاق نہین ہے — یہ راے واے بھاگ اور بیاد چنتامنی اور ولیے رساس ورا اور کتب شاستر کے بموجب ہے +

ماخذ — قول برسپتی جو بیاد چنتامنی مین منقول ہے یہ ہے — منجملہ کانات

شوہر کا بھائی جو زن مدخولہ یا کنیز کی کر تعلق سے ہو وہ [illegible] وراثت ہے لیکن دیگر زوجہ محرومی اور وارثوں کی جایداد مذکورہ منتقل کرنے کی مجاز نہین ہے +

اور اراضی نے جو بات طریقون اتصال سے کسی طریقہ کے بموجب حاصل ہو
جو کچھ دیدیا جاوے +

واسے بھاگ مین یہ لکھا ہے - چونکہ ہبہ یا بیع کرنا منع ہے تو اس امر سے
مسئلہ اتنا میہ کی منسوخ لازم آتی ہے مگر ہبہ یا انتقال باطل ہوگا اسواسطے کہ جو
امر واقعی ہے وہ سو سائل سے بھی بدل نہین جاسکتا +

واسے جاس مین یہ قول سنکمہ منقول ہے وہ یہ ہے کہ اگر اراضی علی التواتر
ورثا تک پہونچے اور کسی زمانہ مین ہاتھہ سے جاتی رہے اور اگر صرف
ایک وارث خاص اپنی محنت سے اوسے دوبارہ حاصل کرے تو
باقی وارثون کو چاہیے کہ حاصل کرنے والے کو ایک ربع دیکر آپس مین بموجب
اپنے اپنے حصون کے جایداد کو تقسیم کرین +

مقدمہ ۸۳ س - ایک شخص کچھ جایداد اراضی چھوڑ کر مر گیا اور اوسکا بیٹا جو
زن مدخولہ کے بطن سے تھا جایداد پر قابض ہوا بعد ازان وہ لاولد مر گیا اوسکی
زوجہ وارث ہوئی --- اس صورت مین زوجہ بحالت موجودگی اصل
مالک کی اولاد یا ایک اور زن مدخولہ کے جایداد مذکور ہبہ یا بیع کرنے یا کسی
اور طور پر منتقل کرنے کی مجاز ہے یا نہین اگر اوسنے کسی طور سے جایداد منتقل
کر دی ہو تو ایسا انتقال درست اور واجب التعمیل ہے یا نہین +

ج - سوال مین یہ امر نہین بیان ہوا کہ اصل مالک کس قوم کا تھا اگر وہ شودر
تھا اور اوسکی بیٹی جسکا بیٹا زندہ ہے زن مدخولہ کے بطن سے تھی تو اس
صورت مین اوسکے اوس بیٹے کی بیوہ جو ایک اور زن مدخولہ کے بطن
سے تھا کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ سے حین حیات اپنے متمتع ہوگی
اور بیوہ مذکور اپنے شوہر کی رسوم کریا کرم کی تکمیل عقبی کی بھلائی کے لیے

ف

شودر کا پوتا یا جو وارث زن مدخولہ یا کنیز کے بطن سے ہو وہ مستحق وراثت ہے لیکن اوسکی بیوہ محروم ہی اور وارثون کو جایداد منتقل کرنیکا مجاز نہین ہے

یا اپنی پرورش کے واسطے ایک جزو جایداد مذکور کا رہن یا بیع کر سکتی ہے مگر
باستثنائے ان امور کے بیوہ مذکورہ کو جایداد جو شوہر سے ورثاً ملی ہے منتقل نہیں
کر سکتی اور ہبہ ایسی جایداد کا نا درست تصور کیا جاوے ✣

ماخذ — مہابھارت مین دان دھرم کے باب مین یہ لکھا ہے کہ - عورت
اپنے ترکہ شوہری کو کام مین لا سکتی ہین - عورت کو چاہیئے کہ کبھی سرمایہ شوہری
کو ضائع نہ کرے اس سے کہ سرمایہ مذکور عمدہ پوشاک پہننے یا اور اسطرح کی نفس پروری
کے لیے صرف نہ کرے لیکن چونکہ بیوہ اپنے جسم کو تحفظ مین رکھنے سے اپنے
شوہر کو فائدہ پہونچاتی ہے لہذا وہ اس قدر جایداد استعمال مین لانے
کی مجاز ہے جو اس امر کے لیے کافی ہو علیٰ ہذا القیاس چونکہ شوہر کی
منفعت پر بہر حال لحاظ کیا جاتا ہے اسواسطے عورت کو اجازت ہے کہ وہ
اپنے شوہر کی رسوم کریا کرم کی تکمیل کے لیے ہبہ یا بیع کرے — پس اگر
وہ کسی طرح پر اپنا گذارہ نہ کر سکے تو وہ جایداد رہن کرنے کی مجاز ہے
یہ امر کہ تقسیم نہ ہو تو وہ اوسے بیع یا کسی اور طور پر منتقل کر سکتی ہے کیونکہ اس
صورت سے بھی وہی وجہ متعلق ہے — یہ مسئلہ داے بھاگ مین
مندرج ہے ✣

قول کاتیاین — لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظ واجب التعظیم کی حمایت
مین رہتی ہو اوسے چاہیئے کہ اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال تمتع ہو
بیوہ کے بعد اوسکی جایداد اوسکے وارث پاوینگے ✣

محافظ واجب التعظیم یعنے خسر یا شوہر کے کسی اور رشتہ دار کی حمایت
مین رہ کر بیوہ کو چاہیئے کہ اپنے حین حیات شوہر کی جایداد سے متمتع [illegible]
[illegible]

قول نارد — اگر شوہر مرجاے تو اوسکے واسطہ داماد سکی لاولد بیوہ کے محافظ ہوتے ہین اور انکو انتقال جایداد اور بیوہ کی خبرگیری اور وجہ معاش کی نسبت اختیار کلی حاصل ہے +

قول جاگبلک — شودر کا بیٹا بھی جو کنیزک کے بطن سے ہو باپ کی رضامندی سے حصہ پاسکتا ہے لیکن اگر باپ مرگیا ہو تو بھائیون کو چاہیے کہ اوسے نصف حصہ دین +

اس عبارت سے کہ شودر کا بیٹا جو کنیزک کے بطن سے ہو بیٹیان اور نواسے اور اور وارث بھی مراد ہین — یہ راے داے بھاگ و ردانے تتو اور بیاد چنتامنی اور متاچھرا اور شو وغیرہ کے بموجب ہے + ملہ

شہر ڈھاکہ — یکم مئی ١٨١٦ء +

مقدمہ ۹ سمہ ص ا — ایک ہندو زمیندار اپنے زوجہ چھوڑ کر لاولد مرگیا اور زوجہ مذکور نے ایک روز قبل اپنی وفات کے بہ ثبات ہوش و حواس ایک وصیت نامہ یعنے ہبہ نامہ مشروطہ بابت جملہ جایداد منقولہ و غیر منقولہ

ملہ مقدمہ بندرابن چندراے بنام لشن چندراے رسپانڈنٹ واسطے برقرار رہنے دخل نسبت بعض اراضیات بالمبادلہ بنامہ نوشتہ ایک ہندو بیوہ کے جسکو اراضی مذکور بعد وفات اوسکے شوہر کے ورثہ میں جایداد تقسیم ہونے کے وقت ملی تھی دعویدار ہوا اس مقدمہ مین بھی صدر دیوانی عدالت نے یہ تجویز کی کہ عذر رسپانڈنٹ کا ثابت نہین ہے اور بہر صورت ہبہ بلا اجازت وارثون کے ناجایز ہے — رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۳ صفحہ ۳۴۴ — اور اسی جلد کے صفحہ ۱۱۱ مین ایک اور مقدمہ کی نسبت یہ تجویز قرار پائی کہ ہندو جو لاولد مرگیا ہو اوسکی بیوہ اپنے شوہر کی جایداد کے ایک جزو کو شوہر کی عقبی کی بہلائی کے لیے ہبہ کر سکتی ہے مگر چونکہ اس مقدمہ مین عدالت کے نزدیک ہبہ کرنا اس غرض سے معلوم نہین ہوتا للہذا موہوب الیہ کا دعوے نامنظور کیا گیا +

جو اوسے اوسکے شوہر سے ورثتاً پہونچی تھی مع منافع زمانہ ماضی و آیندہ اور
مع اوراپنی جملہ جایداد مکسوبہ کے بدستخط و گواہی ایک شخص اجنبی کے نام تحریر کردیا
اس صورت مین کونسی جایداد ایسے وصیت نامہ یعنے ہبہ نامہ مشروطہ کے
بموجب موہوب الیہ کو پہونچے گی ÷

جواب — اگرچہ وثیقہ مذکور دستخط اور گواہی سے مصدق ہوا اور بیوہ نے
بہ ثبات ہوش و حواس تحریر کیا تاہم وہ بلا اجازت وارثان شوہری اور اون
لوگون کے جنکی وہ مطیع ہے اس شرط سے ہبہ کرنے کی کہ بعد اوسکی
وفات کے موہوب الیہ جایداد پر قابض ہو مجاز نہین ہے نہ اوسکو بابت
اراضی اور اور جایداد کی جو اوسکا شوہر چھوڑ مرا ہو اور جسپر وہ بعد وفات
شوہر کے قابض ہوئی ہو وصیت کرنے کا اختیار ہے نہ بابت اوسکے
منافع کے اور اپنے مال مکسوبہ کے جو اوسنے بذریعہ جایداد متروکہ یا اوسکے
منافع کے حاصل کی ہو لہذا جایداد مذکورہ کا کوئی جزو موہوب الیہ کو نہین پہونچ
سکتا مگر جو کچھ کہ بیوہ نے بلا ذریعہ جایداد متروکہ یا اوسکے منافع کے کسی
اور طور پر حاصل کیا ہو وہ اوسکا استری دھن ہے اور اوسکی
نسبت باستثناء اوس جایداد غیر منقولہ کے جو شوہر نے اوسے دی ہو
اوسے اختیار ہے کہ بذریعہ ہبہ یا وصیت کے چاہے جسطرح منتقل کرے
اسیواسطے بیوہ کا استری دھن باستثناء اوس مال غیر منقولہ کے جو شوہر سے
ملا ہو بذریعہ وصیت نامہ یا ہبہ نامہ مشروطہ کے موہوب الیہ کو پہونچ سکتا ہے
یہ راے واسے بھاگ اور شرح واسے بھاگ مصنفہ ہری کرشن ترک لنکار
اور بواسے تتو اور واسے رہاس اور اور کتب شاستر مروجہ اوڑیسہ اور کاتاین اور منو
کے بموجب لکھی گئی ہے ÷

> ف — بیوہ اوس جایداد کو جو شوہر سے ورثتاً پہونچی ہو بذریعہ وصیت کے ذریعہ سے منتقل نہین کر سکتی اور نہ اوس جایداد کو جو اوسنے بذریعہ جایداد شوہر کے خود حاصل کی ہو ÷
>
> لیکن وہ خاص اپنی جایداد کو باستثناء اوس غیر منقولہ جایداد کے جو اوسے اوسکے شوہر نے دی ہو چاہے جسطرح منتقل کر سکتی ہے ÷

ماخذ — لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظ واجب التعظیم کی حمایت مین رہتی ہو اوسے چاہیئے کہ اپنے حین حیات جایداد سے باعتدال متمتع ہو بیوہ کے بعد اوسکی جایداد اوسکے وارث پاوینگے - یہ قول کاتیاین کا اور بھاگ اور واسے تو اور اور کتب شاستر مین منقول ہے +

۲ — اراضی چھ طریق پر منتقل ہوتی ہے - شہریون اور رشتہ دارون اور ہمسایون اور وارثون کی رضامندی سے اور سونے اور پانی دینے کے ذریعہ سے معلوم نہین کہ یہ قول کس عالم کا ہے مگر واسے تو اور اور کتب شاستر مین منقول ہے

۳ — شوہر کی وفات کے بعد اوسکے رشتہ دار اوسکی لاولد زوجہ کے محافظ ہوتے ہین اور رشتہ داران مذکور کو بابت انتقال جایداد و بنسبت عورت اور اوسکی پرورش کے اختیار کلی حاصل ہے +

یہ قول ہارد کا واسے بھاگ اور اور کتب شاستر مین منقول ہے +

۴ — لیکن اگر شوہر کا کنبہ معدوم ہوگیا ہو یا اوسمین کوئی شخص ذکور سے نہو یا کنبہ مذکور بیکسی کی حالت مین ہو تو اس صورت مین اگر بیوہ کے شوہر متوفی کے رشتہ دارون مین سپنڈک کوئی نہو تو بیوہ کے باپ کے رشتہ دار اوسکے محافظ ہونگے - یہ قول ہارد کا واسے بھاگ اور اور کتب شاستر مین منقول ہے +

۵ — بیوہ درصورت نہونے بیٹون کے بعد وفات شوہر دربارہ انتقال جایداد بذریعہ ہبہ وغیرہ اپنے شوہر کے کنبہ کی مطیع ہوتی ہے - قول جنواہن منقولہ واسے بھاگ +

۶ — چونکہ عورات ہبہ کرنے کی نسبت مطیع اپنے شوہر کے رشتہ دارون کی ہین لہذا ظاہر ہے کہ وے اونکی اجازت سے ہبہ کرسکتی ہین —

ہبہ وغیرہ سکے ذریعہ سے منتقل کرنے کا اختیار نہین ہے ـ مول [illegible]
واسے بھاگ +

۱۱ ـ دوسرے کے نام منتقل ہونا جایداد کا ہبہ ہے +

س ۱ ـ اگر اس طور پر منتقل کرنا ناجایز اور باطل متصور ہو تو مذکور کا استری دھن
بحالت موجودگی اوسکے باپ یا دادا کی اولاد کے اولاد ذکور کو پہونچے گا یا اوسکے
شوہر کے بھتیجون یا اور وارثون کو اس سوال کا جواب بموجب شاستر متیکشرا
اوڑیسہ کے چاہیے +

ج ۱ ـ جبکہ وثیقہ مذکور اس طور پر ناجایز اور باطل ثابت ہوا تو اگر عورت کے
باپ یا دادا کی اولاد مین سے کوئی زندہ نہو اور اوسکے غیر منکوحہ یا منسوبہ یا منکوحہ بیٹی
نہ ہو یا بیٹا یا نواسہ یا پوتا یا بیٹے کا پوتا یا سوتیلا بیٹا یا سوتیلے بیٹے کا بیٹا یا شوہر یا ان
یا باپ یا شوہر کا چھوٹا بھائی یا شوہر کے چھوٹے بھائی کا بیٹا یا شوہر کے بڑے بھائی
کا بیٹا یا بہن کا بیٹا یا اوس کے شوہر کے بہن کا بیٹا نہو تو استری دھن عورت کے
بھائیون یا اوسکے بھائیون کے بیٹون کو اونکے رشتہ کی قربت کے بموجب
ملے گا نہ شوہر کے بھتیجون یا اور وارثون کو ـ یہ راے واسے بھاگ اور دایہ
کرم سنگرہ اور واسے متو ادر اور کتب شاستر مروجہ اوڑیسہ کے بموجب لکھی
گئی ہے +

استری دھن حقیقی بھائیون کے بیٹون کو پہونچی اونکے شوہر کے وارثون کو کچھ [illegible] +

ماخذ ۱ ـ بہن کی جایداد حقیقی بھائیون کو اور اونکے بعد ان اور بعد ازان باپ
کو پہونچتی ہے +

ماخذ ۲ ـ خالا اور نانی اور پھوپھی اور ساس اور بڑے بھائی کی زوجہ کا درجہ
ماں کے مساوی ہے اگر وے اپنے بطن سے کوئی بیٹا یا سوت کا
بیٹا یا نواسہ یا ان شخصون کا بیٹا نہ چھوڑ مرین تو اونکی جایداد وہین کا بیٹا اور باقی

پہر تب باپ شنگے۔ تحول بر بستن منقولہ واسطے بھاگ وداسے کرم سنسکرہ و
واسطے ستقاور ور کتب شاستر +

صدر دیوانی عدالت - ۱۲ جولائی [illegible]

کن روپ سنگھ اپیلانٹ بنام موہن لال کمن رسپانڈنٹ +

مقدمہ ۵ [illegible] - ایک شخص کے جو مالک حصہ دو آنہ کا جایداد آراضی
مین تھا ایک بیٹا تھا بیٹا مذکور باپ کے سامنے مرگیا اور ایک زوجہ اور
تین بیٹیان چھوڑ مرا - مالک مذکور نے اپیلانٹ کو کسی مقام سے لاکر
اپنی ایک پوتی کے ساتھ اوسکا بیاہ کر دیا اور اپنا کل حصہ جایداد مذکور کا
ایک وثیقہ کے ذریعہ سے بطور جہنک کے اوسے بخشدیا جہنک وہ
عطیہ کو کہتے ہین جو بیاہ کے وقت دیا جاوے - اور یہ بھی ثابت ہے
کہ اپیلانٹ جایداد عطیہ پر قابض ہوا اور منجملہ اوسکے اوسنے اپنی زوجہ
کی رضامندی سے دو آنہ کا حصہ بیع کیا اور بیع ضلع اور پرونشل کورٹ
کی عدالتون کے فیصلون کے موجب درست اور جائز قرار دیا گیا اس
صورت مین واہب کے بیٹے کی بیوہ باقی آٹھ آنہ کے حصہ سے
اسیقدر بیع کرنے کا استحقاق رکھتی ہے یا نہین +

ج - وجہ ثبوت جو اس مقدمہ مین پیش کیا گیا ہے اوس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ مالک اراضی مذکور نے جایداد مین سے اپنے حصہ کو اور
شرکا سے علاحدہ کر کے اپنے بیٹے کے نام دفتر سرکار مین لکھوا دیا اور
بعد ازان اپیلانٹ کو ایک مقام بعید سے لاکر منجملہ اپنی تین پوتیون کے
ایک پوتی سے بیاہ کر دیا اور ناسبر و بحالت موجودگی اپنی زوجہ اور بیٹے
کی بیوہ اور دو غیر منکوحہ لڑکیون کے اپنا کل حصہ جایداد کا اوسکے نام

ہر شخص اپنی کل جایداد [illegible] اپنے بیٹے کی بیوہ اور [illegible] بیٹیون کے [illegible] ایک پوتی کے [illegible] جہنک [illegible] دے سکتا ہے

بطور ہونک دنکیر مرگیا اور اپیلانٹ کو ہدایت کرگیا کہ وہ اوسکی زوجہ اور اوسکے
بیٹے کی بیوہ کی پرورش کرے — اس صورت مین جائداد جسکی تفصیل ہبہ نامہ
مین کی گئی ہے شاستر کے بموجب اپیلانٹ کی جائداد ہے اوسپر متوفی بیٹے
کی بیوہ کا کچھ استحقاق نہین ہے اور وہ اوسکو بیع نہین کرسکتی — یہ بھی معلوم
ہوتا ہے کہ ہبہ نامہ پر تین شخصون کی گواہی ہے لہذا موہوب الیہ کا استحقاق
ملکیت جائداد مصرحہ ہبہ نامہ پر بخوبی ثابت ہے اور بیٹے کی بیوہ
کا اوسپر کچھ استحقاق نہین ہے اسواسطے اوسکا دعوی قابل سماعت
نہین *

ماخذ قول منو — باپ اور مان کی وفات کے بعد بھائیون کو چاہیے کہ جمع ہوکر
جائداد موروثی کو باہم مساوی طور پر تقسیم کرلین کیونکہ جب تک اونکے والدین
بقید حیات ہین اوسوقت تک اونکا اختیار جائداد مذکور پر نہین ہے *

قول [illegible] — اگر باپ اپنے بیٹے کو جدا کرے تو وہ اپنی جائداد مکسوبہ کی
تقسیم اپنی مرضی کے مطابق کرسکتا ہے *

قول دیول — جب تک کہ باپ زندہ ہے اور نقص سے بری ہے اوسوقت
تک بیٹے مالک نہین ہین لیکن جائداد جو بیاہ کی بابت ملے وہ اوس جائداد
مین تصور کیجاتی ہے جو زوجہ کے ساتھ ملی ہو *

عدالت اپیل ڈھاکہ — مئی [illegible]
جگناتھ داس بنام مدن موہن گھوس وغیرہ *

باب نوان *
غلامی کے بیان مین

مقدمہ اس — ایک مقام مین ایک شخص جو دوسرے کا ملازم تھا

اونکی غلامی موروثی ہے البتہ آقا کی رعایت سے آزادی اونکی عمل مین آسکتی ہے
— ایسا کوئی آدمی جو باوجود آزاد ہونے کے اپنے تئین بیع کرے وہ منجملہ غلامون کے
[illegible] غلام ہے وہ بھی غلامی سے آزاد نہین کیا جا سکتا +

شہر ڈھاکہ — ۲۴ — مئی ۱۸۲۳ع +

مقدمہ ۲ س — ایک کنیزک دو شخصون کی ملکیت تھی اونمین سے ایک
شخص نے شخص ثالث کے غلام کے ساتھہ اوسکا بیاہ کر دیا اور حکم دیا کہ وہ
اپنے شوہر کے گھر جا کر رہے جہان وہ آجتک رہتی ہے — دوسرے
مالک نے بدعوی کنیزک مذکور عدالت مین نالش دایر کی اس امر کی تعین چاہی
کہ استحقاق اوسکی نصف ذات پر پہونچتا ہے یا کہ وہ اوسکی نصف خدمت کی قیمت
پانے کا مستحق ہے +

ج — اگر کنیزک کے دو مالکون مین سے ایک نے بلا رضامندی اپنے
شریک کے اوسکا بیاہ کر دیا ہو تو وہ شخص جسنے اپنی رضامندی ظاہر نہین
کی مستحق اس امر کا ہے کہ کنیزک نصف خدمت گذاری ابتک بجا لاوے
نہ کہ اوسکی نصف ذات کا مستحق ہے اور اگر وہ کنیزک کی نصف قیمت
چاہے تو اوسکو قیمت مذکور کے حصول کا اختیار ہے — یہی رائے عالمون
کی ہے +

منجملہ دو مالکون کے اگر ایک مالک کنیزک کا بیاہ کر دے تو دوسرے کا استحقاق بسبب اوسکی نصف خدمتگذاری یا نصف قیمت کے قائم رہتا ہے +

ضلع چٹگانو — ۱۲ — مارچ ۱۸۱۹ع

مقدمہ ۳ س — ایک کنیزک تین شخصون کی ملکیت تھی منجملہ اونکے
ایک نے اپنی رضا و رغبت سے اوسے آزاد کر دیا اور اوسکا جسقدر قانوناً
حصہ اوسکی ذات پر پہونچتا تھا اوس سے وہ دست بردار ہوا — اس
صورت مین کنیزک پر جو خدمتگذاری نسبت دو باقی مالکون کے واجب ہے

اوس سے بہی وہ آزاد تصور ہو سکتی ہے یا نہین اور اگر نہین تو باقی دونون آقا
کس طور پر اوسکی غلامی کی نسبت اپنے استحقاق کا دعوے کر سکتے ہین ✣

ج — اگر منجملہ تین مالکون کے ایک نے بقدر اپنے حصہ جائز کے غلام کو
آزاد کر دیا اور باقی دو نے نہ کیا ہو تو اوس شخص کا استحقاق جسنے غلام کو آزاد
کیا ہے اوس سے جاتا رہتا ہے لیکن اس معاملے سے اورون کی ملکیت
ضایع نہین ہو سکتی غلام کو ضرور ہے کہ وہ اون اشخاص کی جنہون نے
اوسے آزاد نہین کیا ہے اور جس قدر اون کا اوسپر استحقاق پہونچتا ہے
خدمت کرے ✣

اگر منجملہ تین مالکون کے ایک نے غلام کو آزاد کر دیا تو اس صورت میں آزادی اوسکی نسبت دو دیگر مالکون کے تصور نہین کیا جاسکتا ✣

ضلع میمن سنگہ — ۱۰ — جولائی ۱۸۱۴ع

مقدمہ ۱۳ — س — ایک کنیزک نے غلامی سے آزاد کیے جانے
کے بعد ضروریات روزمرہ کی جانب سے بہت تکلیف اوٹہائی اوس نے
اپنے آقاے سابق کی رضامندی سے اپنے تئین مع اپنی دو بیٹیون کے
جنمین سے ایک کی عمر پانچ برس اور دوسری کی سات برس کی تہی بیع کر دیا
اس صورت مین بیع کرنا بیٹیون کا صغر سنی مین شاستر کے بموجب درست ہے
یا نہین بیٹیون کو جب وے بالغ ہون اس بیع سے اپنی ذات کو بری کرنے کا
اختیار ہے یا نہین ✣

ج — اگر کنیزک نے بعد آزادی حاصل کرنے کے باجازت اپنے آقاے
سابق کے اپنے تئین مع اپنی دو بیٹیون کے بیع کیا ہو تو البتہ بیع جایز ہے اور
لڑکیون کو بیع ہونے کے بعد اس معاہدہ کے مسترد کرنے کا اختیار نہین ہے یہی
عالمون کی راے ہے ✣

اگر کنیزک بعد آزادی اپنے آقا ... اپنے تئین ... بیع کرے ... بیع مذکور ... آزادی کے ... نہین ہین ✣

ضلع ہگلی — ۱۹ — جولائی ۱۸۱۴ع

مقدمہ ۵ — اس سے ایک شخص نے اپنے معاہدے سے اپنے غلام کا بیاہ دوسرے آزاد شخص کی بیٹی کے ساتھ کر دیا اور بعد ازان اپنے غلام کی زوجہ کو ایک شخص ثالث کے ہاتھ بیع کر دیا اس صورت مین آقا کو اپنے غلام کی زوجہ کی ذات پر اس وجہ سے کہ وہ غلام کی تابع تھی استحقاق ملکیت حاصل ہوتا ہے یا نہین اور اس طور پر عورت کا بیچنا شاستر کی رو سے جائز ہے یا نہین ✤

ج — آزاد عورت اگر غلام کے ساتھ بیاہ کرے تو وہ اپنے شوہر کے آقا کی کنیزک ہو جاتی ہے جسکو بذریعہ بیع اوسکے منتقل کرنیکا اختیار کلی حاصل ہے اور ایسا بیع درست اور جائز ہے ✤

آزاد عورت اگر غلام کے ساتھ بیاہ کرے تو وہ اپنے شوہر کے آقا کی کنیزک ہو جاتی ہے ✤

ضلع چٹ گانون ۱۰ اساگست ۱۸۱۸ء

مقدمہ ۶ — اس سے چار بھائیون نے ایک کنیزک کو خریدا اور اوسکے بعد ازان ایک لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئی — منجملہ چار بھائیون کے ایک نے اپنا استحقاق نسبت کنیزک اور غلام باقی تین بھائیون کے ہاتھ بیع کیا اوس وقت غلام کی عمر صرف گیارہ برس کی تھی بعد ازان غلام ایک آزاد عورت کے ساتھ بیاہ کر کے مر گیا منجملہ تین مالکون کے دو لاوارث مر گئے اور ایک مالک کا ایک بیٹا زندہ ہے اس صورت مین بیٹا مذکور غلام کی بیوہ کو بیع کر سکتا ہے یا نہین ✤

ج — اگر متوفی بھائیون کی کوئی اور قریب تر رشتہ دار نہو تو بھتیجا کنیزک کے لڑکے کی بیوہ کے بیع کرنے کا مجاز ہے کیونکہ بھتیجا قانوناً مستحق وراثت ہے لیکن اگر متوفی بھائیون کا وہ وارث نہو تو وہ صرف اپنے استحقاق کو جو کنیزک مذکور کی ذات پر پہونچتا ہے بیع کر سکتا ہے — غلام کا

کنیزک کے لڑکے کی بیوہ کو وفات کے بعد آقا کا وارث بیچ سکتا ہے

بیع کرنا شاستر اور دستور ملک کی رو سے جائز ہے +

ماخذ - کاتیاین کا قول ہے کہ آزاد عورت یا وہ جو اوسی آقا کی کنیزک نہو ایک غلام کی زوجہ ہوجاے تو وہ اوسکے شوہر کے مالک کی ہی کنیزک ہوجاتی ہے کیونکہ اوسکا شوہر اوسکا مالک ہے اور یہ مالک تابع ایک آقا کا ہے +

عدالت اپیل ڈھاکہ

مقدمہ ۷ سن - ایک غلام اپنے آقا کا گھر چھوڑ کر ایک اور جگہہ جا رہا اور دس یا بارہ برس تک اوسنے اپنی قوت بازو سے بسر کی اور اس زمانہ مین اوسکے آقا نے اوسے کبھی نہین بلایا اور نہ اوسے حاضر ہونے کے لیے کہا گو وہ غلام کے مسکن سے واقف تھا اس صورت مین آقا کا اپنے مال سے دست بردار ہونا مستنبط ہوتا ہے یا کہ بعکس اسکے بیع کرنا ایسے غلام کا آقا کی جانب سے جائز اور واجب التعمیل متصور ہوگا +

ج - منجملہ پندرہ اقسام غلامون کے پانچ قسم کے غلام یعنی خانہ زاد اور جو ہدیہ ملا ہو اور جسنے اپنے تئین خود بیع کیا اور جو ورثہ مین ملا اور جو زر خرید ہو ایسے ہین کہ اونکو آزادی حاصل نہین ہوسکتی جب تک کہ اونکا آقا اونہین آزاد نکرے - اس صورت مین معلوم ہوتا ہے کہ غلام دس یا بارہ برس تک بعلم اپنے آقا کے ایک اور جگہہ رہا اور اوسنے اپنی محنت کے ذریعہ سے اوقات بسر کی اور اپنے سرمایہ مکسوبہ کے ذریعہ سے اپنا بیاہ کیا اور آقا نے اوسکو کبھی اپنی خدمت کے لئے واپس نہ بلایا اور نہ اوسکی پرورش کے لیے کچھ خرچ دیا اس صورت مین آقا کا استحقاق ملکیت غلام پر بالضرور جاتا رہا اسواسطے کہ اتنی مدت تک معترض نہونا داخل غفلت ہے جسکے باعث سے بلحاظ جائداد سے باستثناء غیر منقول کے استحقاق ملکیت جاتا رہتا ہے

اگر بارہ برس سے زیادہ عرصہ تک غلام کا دعوے نکیا جاوے تو اوسپر سے استحقاق ملکیت جاتا رہتا ہے +

اسی وجہ سے بیع کرنا غلام کا صورت ہذا مین ناجائز ہے +[1]

مقدمہ ۸ مس ایک باشندہ سلطنت اپنی کنیزک کو مع اوسکے اطفال یعنی چیار لڑکون اور ایک چھوٹی لڑکی کے دوسرے شخص کے ہاتھ بعوض کچھ روپیہ کے بیع کرنا چاہتا ہے - غلامون نے عدالت مین اس مضمون کا سوال گذرانا ہے کہ ہم اپنے آقا کی خدمتگذاری کے لیے حاضر ہین مگر آقا نے براہ عداوت بشتنی(?) سے پیچھا لیا ہے کہ ہمکو ہمارے وطن سے علحدہ کیا کر مختلف مقامون مین بیچے +

وہ مہم شناستر شیعہ سلطنت کے موجب غلام ایسے بیع کی نسبت معترض ہوسکتے ہین یا نہین +

اگر اونکے آقا کا مصمم ارادہ اونکے بیع کرنے کی نسبت ہو تو وے کسی اور خریدار کو پسند کرسکتے ہین یا نہین اور قیمت کا فراہم کرلینے زر مطلوب کے وے اپنی آزادی خود خرید کرسکتے ہین یا نہین +

ج - سوال مذکورہ بالا کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام متذکرہ بالا منجملہ پندرہ اقسام کے اوس قسم مین داخل ہین جنکو شاستر مین گرہی جاتا(?) یعنی خانہ زاد کہتے ہین پانچ قسم کے غلام یعنی خانہ زاد اور زرخرید اور جو ہدیہ اور جو ورثہ آتا ہے اور جسنے خود اپنے تئین بیع کیا ہو ایسے ہین جو غلامی سے آزاد نہین کیے جاسکتے بشرطیکہ اونکا آقا رضامند ہوا اونکو آزاد کرے - اگر مالک اپنے غلام کو بیع کرنا اور بعوض زر معینہ اپنے استحقاق

پانچ قسم کے غلام اپنی آزادی خود نہین کرسکتی(?)

[1] جائداد منقولہ سے بعد گذرنے عرصہ دس برس کے استحقاق ملکیت جاتا رہتا ہے بشرطیکہ مالک کی جانب سے دیدہ و دانستہ غفلت اس عرصہ تک ظہور مین آئی ہو لیکن یہ امر اوس صورت مین نہین ہے جبکہ لاچاری کے باعث مداخلت نہ کی گئی ہو +

تو منتقل نا چاہتا ہو تو وہ استحقاق ملکیت کے باعث سے منجملہ ان پانچ قسموں کے غلاموں سے کسی غلام کو بیچ کر سکتا ہے گو غلام اوسکی منتقلی کے لئے راضی ہوں ✚

صورت مذکورہ بالا میں اگر آقا زر معینہ اوس خریدار سے جسنے اوسکو پسند کیا ہے لے اور اوسکے باعث سے غلام مبتلا مصیبت ہو جائیں تو شرائط محکومہ شاستر کے بموجب آقا کو چاہیے کہ خانہ زاد و غیرہ غلاموں کی بالعوض اپنا زر معینہ اوس خریدار سے جسکو غلام نے پسند کیا ہے یا کسی اور خریدار سے کے کیونکہ آقا کو بوجہ حاصل ہونے زر کے جو اوسنے اپنے غلام کی بالعوض معین کیا ہے کچھ نقصان عائد نہوگا گو خریدار غلام نے پسند کر لیا ہو یا وہ کوئی اور شخص ہو ✚

[illegible] لیکن ان غلاموں کو [illegible] اگر ان کی جائے کہ سب مبتلائے مصیبت ہو جائیں ✚

مگر خانہ زاد اور باقی قسم کے غلاموں کو یہ منصب حاصل نہیں ہے کہ وے آقا کے بعینہ کو اپنی جائداد سے اور اگر کے غلامی سے آزادی حاصل کریں کیونکہ مالک حقیقت اپنے غلاموں کی جائداد تک پہونچتی ہے — یہ بموجب بیاس و بہنگار نواور دائے کرم سنگرہ اور وائے مہاگ اور اور کتب شاستر متعلقہ سلمت کے بموجب ہے ✚

ماخذ — اقوال نارد و بیاس و بہنگار نواور دائے کرم سنگرہ میں لکھا ہے اسمیں تفصیل اون پندرہ قسم کی غلاموں کی جو شاستر میں مذکور ہیں اسطور پر درج ہے یعنی غلام خانہ زاد اور زر خرید اور جو ہبہ اور جو مورثوں سے وراثت ملا ہو اور جسکی قحط میں پرورش کی گئی ہو اور جسکو پہلے آقا نے رہن رکھدیا ہو اور جسکا قرضہ کثیر ادا کر دیا گیا اور جو لڑائی میں اسیر کیا گیا اور جو شرط میں جیتا گیا ہو اور جو لے نے تئین خود پیش کرے اور جو

مین تیرا ہون اور جو ایک مذہبی فرقہ سے منحرف ہو جاوے اور غلام جو اوقات
مشروط کے لئے ہوا اور جس شخص کی اس غرض سے پرورش کیجاوے کہ وہ
خدمتگذاری کرے اور جو معشوقہ کی خاطر غلامی اختیار کرے اور جسنے
اپنے تئین خود بیع کیا ہو ؛

۲- داے کرم سنگرہ مین خانہ زاد کے یہ معنی لکھے ہین کہ خانہ زاد سے وہ مراد ہے جو کنیز کے
بطن سے پیدا ہو ؛

۳- فقرہ مرقومہ ذیل داے کرم سنگرہ سے منقول ہے۔ منجملہ ان غلامون کے
پہلے چار قسم کے غلام یعنی خانہ زاد وغیرہ اور وے جنہون نے اپنے تئین
خود بیع کیا ہو استحقاق کی رو سے آزاد نہین کیے جاسکتے آقا اونکو رہا یا
آزاد کرسکتا ہے ؛

۴- برہسپتی کا قول مرقومہ ذیل بیوہار تتو اور اور کتب مین منقول ہے ؛
صرف شاستر ہی پر حصر کرکے تجویز کرنی نچاہیے کیونکہ حالات کے بموجب اگر
تحقیقات نکیجاوے تو سررشتہ انصاف کا ہاتھ سے جاتا رہتا ہے ؛

۵- بیاو ہمنگار لو اور داے بہاگ اور داے تتو اور اور کتب شاستر مین منقول
یہ قول منقول ہے کہ تین شخص یعنی زوجہ اور بیٹے اور غلام کی نسبت شاستر مین یہ لکھا ہے
کہ عموماً اونکی ذات خاص کا کوئی سرمایہ نہین ہوتا ہے سرمایہ جو وے
پیدا کرتے ہین وہ درحقیقت اوس آدمی کے لیے حاصل کیا جاتا ہے جس سے
اونکو تعلق ہے ؛ [illegible]

ضلع سلہٹ – ۱۲ – جون [illegible]ء

۱ صاحب مجسٹریٹ سلہٹ نے اس مقدمہ کو عدالت بالادست کی تجویز اور حکم کے لئے ارسال کیا
اور یہ کیفیت لکھی کہ ایک شخص کے ایک غلام ہے وہ اوسکو دوسرے شخص

مقدمہ ۹ س ـ دہرم شاستر کے بموجب کتنے قسم کے غلام جائز ہین ؟

ج ـ پندرہ قسم کے غلام ہین اونکی تفصیل یہ ہے ؛

ہاتھ بالعوض کچھ روپیہ کے بیع کیا چاہتا ہے اور غلام مقر ہوکر بائع کا غلام ہون مگر مشتری کا محکوم نہین اوس نے اس
مضمون کی عرضی گذرانی ہے کہ وہ بطور ملکیت مشتری کے نہین رہا چاہتا اور خواستگار ہے کہ وہ دستیقہ
روپیہ جو مشتری نے دیا چاہتا ہے دیکر غلامی سے آزادی حاصل کرے اس صورت مین صاحب مجسٹریٹ کو
اس اجازت دینے کا اختیار ہے یا نہین خریدار معترض ہے کہ غلام ایسا نہین کر سکتا اور مقرر ہے
کہ خریداری جائز ہے اور مجھکو غلام کے اپنے پاس رکھنے کا استحقاق حاصل ہے ؛

چونکہ بائع کو غلام کی بیع سے روپیہ حاصل کرنا مقصود ہے لہذا اگر غلام کو اس آزادی حاصل
کرنے کا مقدور ہو تو صاحب مجسٹریٹ کا اس باب مین دخل دینا قرین انصاف معلوم ہوتا ہے تاکہ
غلام اوس شخص کے قبضہ سے جسکے پاس وہ رہنے سے معترض ہے مخلصی پاوے ـ

اس باب مین عدالت نے اپنے پنڈتوں کی راے لینے کے بعد یہ جواب دیا کہ پنڈتوں کے بیان
کے بموجب عدالت کی یہ راے ہے کہ اگر غلام اونکا بیع کرنا ایسے شخص کے ہاتھ منظور ہو جسکی
نسبت اونکو شک یا خوف ہو تو اونکو اجازت دی جاے کہ وے کوئی اور ایسا خریدار تلاش
کر لین جس سے وے راضی ہون اور یہ امر اونکے آقا کو منظور کرنا چاہیے پنڈتوں کے جواب سے
یہ اجازت حاصل نہین ہے کہ غلام آقا سے اپنی آزادی اوسکی رضامندی کے
خلاف حاصل کرنیکا مجاز ہے چنانچہ یہ مسئلہ اوس مسئلہ کے مطابق ہے جو لفٹن کلورت
صاحب نے اسی باب مین اپنی کتاب کی فصل ۱ اور باب ۳ اور دفعہ ۱ مین لکھا ہے ـ
وہ مسئلہ یہ ہے ـ یہ بھی معلوم نہین ہوتا کہ وہ اونکو بلا اونکی مرضی کے کسی اور آقا کے حوالہ کرے کیونکہ
کیفیت اونکی فی الواقع مثل مزدوروں کے ہے اور وہ بحالت خدمتگذاری بغرض مفاد اوس شخص کے
کام کرتے ہین جس سے اونکو اجورہ ملتا ہے اور جب وے اوس کام کو ترک کرتے ہین تو تعلق اونکا شخص
مذکور سے باقی نہین رہتا ؛

۱- گرہی جات - یعنی وہ جو کنیزک کے بطن سے آقا کے گھر مین پیدا ہوا + (خانہ زاد +)

۲- کریت - جو بالعوض کچھ روپیہ کے دوسرے آقا سے خرید کیا ہو + (زر خرید ہو +)

۳- لبدہ - جو ہبہ مین ملا ہو + (ہبہ مین ملا ہو +)

۴- دایہ دو پگت - جو ورثا ملا ہو + (ورثۃً ملا ہو +)

۵- انکال بہریت - ایام قحط مین جسکی پرورش کی گئی ہو + (قحط مین جسکی پرورش کی گئی ہو +)

۶- اہیت - جو رہن کیا گیا ہو + (مرہونہ +)

۷- رنا داس مقروض مفلس جو زمانہ خاص کے لئے اپنے قرضخواہ کی خدمت کرنی خود قبول کرے + (بالعوض قرضہ +)

۸- جدہ پراپت - جو جنگ مین اسیر کیا گیا ہو + (فتح کے ذریعہ سے ملا ہو)

۹- پنا جیت - جو شرط یا کسی کھیل مشروطہ مین جیتا گیا ہو + (جو شرط مین جیتا جاے)

۱۰- اپ گت - جو اپنے تئین بلا کسی طرح کے عوض کے غلام قرار دے اور کہے کہ مین تیرا ہون + (خود مطیع ہونا +)

۱۱- پروریا وست - جو اپنے فرقہ مذہبی سے منحرف ہو جاے یعنی جس فرقہ مین کہ وہ خود داخل ہوا ہے اگر اوسکے قواعد کی تعمیل نکرے تو وہ اس وجہ سے راجہ کا غلام ہو جاتا ہے + (فرقہ مذہبی کا چھوڑنا)

۱۲- کریت کال - جو اپنے تئین خاص مدت کے لئے خدمتگذاری کے واسطے پیش کرے + (غلامی خاص مدت کے لیے +)

۱۳- بھگت داس - وجہ معاش حاصل کرنے کے واسطے اپنے تئین غلام بناے + (وجہ معاش حاصل کرنے کے لئے غلامی قبول کرنا +)

۱۴- بڑوا بہریت جو شخص ایک کنیزک کے ساتھ بیاہ ہونیکی غرض سے غلامی اختیار کرے + (دولہن کی خاطر غلام بننا)

و کر ہو اگر وہ ایسا کرے تو حسب رائے حاکم مستوجب جرمانہ ہوگا +

س ۴ - کسی بد سلوکی کی وجہ سے غلام مستحق آزادی حاصل کرنے کے ہین
یا نہین اور اگر ہین تو وے صورتین کیا ہین اور ایسی بد سلوکی کے ثابت ہوجانے کی بعد عدالت
غلام کو آزاد کرنے کی مجاز ہے یا نہین -
خصوصاً اوس صورت مین جبکہ یہ ثابت ہو جاوے کہ کنیزک کے مالک
یا مالکہ نے اوسے اوسکی نابالغی مین فاحشہ بنایا یا اوسکی نسبت مالک کی جانب
سے فعل شنیعہ کا اقدام ہوا ہو +

ج ۴ - جرائم مذکورہ بالا کا ارتکاب اگر آقا کی جانب سے ظہور مین آوے
تو یہ امر غلام کی حالت بندگی کی نسبت کچھ موثر نہوگا لہذا حاکم کو آزاد کرانیکا
کا اختیار نہین ہے لیکن اگر یہ ثابت ہوجاوے کہ کسی شخص نے ایک طفل کو
چورا کر یا فریب اور دغا کے ذریعہ سے پھسلا کر دوسرے شخص کے
ہاتھہ بیع کیا ہے یا کسی شخص نے دوسرے شخص کو زبردستی یا بجبر
غلامی قبول کرنے کے لئے مجبور کیا ہے تو اس صورت مین حاکم
ایسے غلام کی آزادی کے لیے حکم دے سکتا ہے اور اگر آقا یا کوئی
اور شخص آقا کی اجازت سے کنیزک کے ساتھہ جبکہ وہ نابالغ ہو مقاربت
کرے تو اس حالت مین حاکم مجرم پر جرمانہ کی سزا کر سکتا ہے لیکن کنیزک کو آزاد
نہین کرا سکتا - جبکہ کنیزک کے بطن سے آقا کے گھر ایک طفل پیدا ہو تو کنیزک
مذکور مع طفل کے آزاد ہو جاتی ہے اور حاکم کو اونکی آزادی کے لیے حکم دینا
چاہیئے - یہ آئین منو اور جاگبلک اور کاتیائن کے قول کے بموجب ہے
جو متاچھرا اور اور کتب شاستر مین منقول ہے +
صدر دیوانی عدالت - ۲۹ - مارچ سنہ ۱۸۰۹ع

ف صورتین جنمین حاکم کو آزاد کرادینیکا اختیار ہے

باب دسوان

قرضہ کے بیان مین

مقدمہ ۱س — ایک مقروض شخص کچھہ جایداد چھوڑ کر مرگیا مگر جایداد مذکور زر مطالبہ جائزہ کے ادا کے لئے کافی نہ تھی اوسکی زوجہ اور تین نابالغ بیٹے اوسکی جایداد پر قابض ہوئے — اس صورت مین اشخاص مذکور پر متوفی کا قرضہ ادا کرنا واجب ہے یا نہین ✤

ج — اگر متوفی کی جایداد اوسکی زوجہ اور بیٹون نے پائی ہے تو اونپر قرضہ اوا کرنا لازم ہے بیٹے پر باپ کی سبکدوشی بذریعہ ادا کرنے اوسکے قرضہ کے واجب ہے اور یہ امر قبل تقسیم باپ کی جایداد کے کرنا چاہیے — نابالغ بیٹون کا موروثی جایداد پر تاوقتیکہ وہ بالغ ہون کچھہ اختیار نہین پہونچتا ہے لیکن بالغ ہونے کے بعد اونپر ادا کرنا باپ کے قرضہ کا واجب ہے اگر زوجہ وارث ہو تو اوسکو قرضہ ادا کرنا چاہیئے لیکن اگر زر قرضہ جایداد سے زیادہ ہو تو کل جایداد قرضداروں کے حوالہ کردینی چاہیئے بعد ازان وارثون پر کچھہ دعوے باقی نہین رہتا ہے رام رتن داس بنام راجو وغیرہ ✤

وارث جو جایداد پاتے ہین اونپر متوفی کا قرضہ ادا کرنا واجب ہے ✤

مقدمہ ۲س — ایک عورت نے جسکا شوہر زندہ ہے ایک تمسک یا اور اسیطرح کی دستاویز تحریر کی اس صورت مین ایسی دستاویز جائز اور شوہر کی نسبت واجب التعمیل ہے یا نہین ✤

ج — عام قاعدہ شاستر کا یہ ہے کہ زوجہ قرض لینے یا کسی معاہدہ کے کرنے کی مجاز نہین ہے لیکن منجملہ اعلی اقوام کے کسی قوم کی عورت

خاص خاص عورات معاہدہ کرنیکی مجاز نہین اور اوس معاہدہ کو

مثلاً برہمنی یا کھترانی اگر اپنی کنبہ کی پرورش کے لیے قرض لے تو ادا کرنا قرضہ مذکور
کا اوسکے شوہر پر واجب ہے اور ہر طرح کا قرضہ اگر نیچ قوم کی عورات مین سے
کوئی عورت مثلاً گھوسن وغیرہ لے تو اوسکے شوہر پر اوسکا ادا کرنا بہر صورت
واجب ہے خواہ وہ کسی امر کے واسطے لیا گیا ہو کیونکہ ایسے شخصون کا کل کام اونکی ازواج کے
اہتمام مین ہوتا ہے +

جا بجا بیویون کے شوہرون کے ذمہ ہے +

ماخذ — جاگبلک کا قول متاچھرا مین منقول ہے — عموماً یہ امر ہے کہ زوجہ
پر اپنے شوہر کا اور مان پر اپنے بیٹے کا قرضہ ادا کرنا ضرور نہین ہے نہ باپ پر
بیٹے کا قرضہ ادا کرنا لازم ہے نہ شوہر کو اپنی زوجہ کا بشرطیکہ قرضہ مذکور کنبہ کی
منفعت کے لیے نہ لیا گیا ہو +

بیرمترادوے مین یہ فقرہ وشن کا منقول ہے — عموماً زوجہ پر شوہر کا
اور مان پر بیٹے کا قرضہ ادا کرنا لازم نہین ہے نہ شوہر پر زوجہ کا اور
نہ بیٹے پر مان کا +

قول برہسپتی — اہتمام خانہ داری جسکے ذمہ ہو وہ اپنے چچا یا بھائی
یا بیٹے یا زوجہ یا ملازم یا شاگرد یا توابع کی غیر حاضری مین کنبہ کی پرورش کے لیے
قرض لے سکتا ہے ++

قول نارد — اگر قرضہ کنبہ کی پرورش کے لیے شاگرد یا شاگرد
حرفہ یا غلام یا زوجہ یا مختار لے تو اوسکا ادا کرنا کنبے کے سرمنش پر
واجب ہے ++

قول منو — اگر غلام بھی اپنے غیر حاضر آقا کے نام سے کنبہ کی منفعت
کے لیے معاملہ کرے تو آقا خواہ اپنے ملک مین ہو یا باہر اوس قرضہ کو
مسترد نہین کر سکتا ++

قول کاتیاین - اگر چرواہے یا کلال یا رقاص یا دہوبی یا شکاری کی زوجہ قرض لے تو شوہر اوسکو ادا کریگا کیونکہ اوس شخص کا ذریعہ معاش اوسکی زوجہ کی محنت پر منحصر ہوتا ہے ۰

قول کاتیاین - اگر شوہر کلال یا شکاری یا چرمسار یا دہوبی یا چرواہا یا گذریا یا کوئی اور اسی قسم کا آدمی ہو تو وہ اپنی زوجہ کا قرضہ ادا کریگا کیونکہ وہ شوہر کے کام کے لیے لیا گیا ہے ۰ سعہ ۱

ضلع غازیپور

مقدمہ ۳۳۰ - ایک شخص اپنے پانچ بیٹوں کے ساتھ بلحاظ طعام و کار تجارت شریک تھا - منجملہ بیٹوں کے ایک بیٹے نے خاص اپنے صرف کے لیے قرض لیا نہ معاملہ مشترکہ کے واسطے - بعد گذر جانے میعاد ادائے زرقرضہ کے دائن نے مدیون پر نالش کی مگر اس اثنا میں مدیون نے اپنے باپ او چار بھائیون کے سامنے وفات پائی اور ایک زوجہ چھوڑ مرا - باپ و رباقی سب بھائی جائداد مشترکہ پر متصرف ہین اس صورت مین قرضہ مذکور سرکار مشترکہ سے ادا کیا جاسکتا ہے یا نہین ۰

جواب - اگر مدیون اپنے باپ اور بھائیون کے ساتھ بطور کنبہ مشترکہ اشخاص حی القائم

سعہ ۱ اس باب مین دہرم شاستر کا مسئلہ آئین انگلشیہ کے مطابق ہے رسالہ کولبروک صاحب حصہ اول صفحہ ۳۳۲ مین لکھا ہے کہ - اگر منکوحہ عورت منتظم امور خانہ داری ہو یا شوہر کا کل کاروبار یا تجارت یا اوسکا ایک جزو اوسکی ذات سے متعلق ہو اور وہ علیحدہ امور متعلقہ اپنے کے کوئی معاہدہ کرے تو تعمیل اوسکی اوسکے شوہر پر واجب ہوگی کیونکہ زوجہ کی وساطت سے شوہر کا معاہدہ کرنا متصور کیا جاتا ہے - اس صورت مین اور نیز جبکہ اشیاء ضروری کا سرانجام زوجہ کی جانب سے ہوا ہو زوجہ کی معاہدہ کی تعمیل اس وجہ سے کہ اوسکی نسبت شوہر کی اجازت خاص و صریح نہین لی گئی تھی منسوخ نہین ہو سکتی ہے ۰

کہ رہتا تھا اور بالاتفاق کاروبار کرتا تھا اور اوسنے اپنے صرف خاص کے
لیئے قرض لیا ہو[1] اور اوس اراضی یا جائداد کا محاصل جو زر قرضہ مذکور کے
ذریعہ سے خریدی گئی تھی کنبہ مشترکہ کے کام یا تجارت مشترکہ مین صرف ہوا ہو
تو اوس صورت مین باپ اور بھائی جو موروثی اور مکسوبہ جائداد پر بالاشتراک قابض
ہین قرضہ مذکور ادا کرینگے ـ لیکن قول منو اور متاکشرا اور بیاس و جینت امنی اور
بیاس و آرونستو اور کتب شاستر کے بموجب اگر قرضہ امور مفصلہ ذیل کے
لیئے لیا گیا ہو تو اشخاص مذکورہ بالا پر کچھ دعوی نہین پہونچتا ہے ـ قول
برہسپتی ـ اگر باپ کو بابت شراب یا نقصانات کھیل کے یا بابت ایسے اقرارات کے
جو بلا معاوضہ یا بحالت غلبہ حظ نفس یا غیظ کے عمل مین آتے ہون کچھ دینا ہو
یا باستثناء اون صورتون کے جنکا ذکر اس بیان کے قبل ہوا ہے اوسی بابت
ضمانت یا جرمانہ یا محصول یا زر باقی اوسکے روپیہ دینا ہو تو بیٹون پر ادا کرنا ایسی
روپیہ کا واجب نہین ہے +

ضلع جنگل محال ـ ۷ ـ مئی ۱۸۲۲ع

مقدمہ ۴ س ـ ایک عورت منکوحہ نے ایک شخص اجنبی سے کچھ روپیہ
قرض لیا اور اوس روپیہ کو اخراجات مقدمہ [illegible] جو اوسنے شوہر کی جائداد
حاصل کرنے کے لیئے دائر کیا تھا صرف کیا اور عدالت سے ڈگری حاصل
کی اور دائن کو ایک تمسک اس مضمون کا لکھدیا کہ در حالت نہ ادا کیے جانے
زر قرضہ کے جھگڑے ذریعہ سے اوسنے جائداد شوہری حاصل کی ہے

[1] سوال کا یہ صرف نصف جواب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ امر تحقیق طلب ہے کہ بھائی جو جایداد اولین [illegible]
مطابق ذمہ دار قرضہ کے ہین گو وہ روپیہ منجملہ بھائی نے اپنی ذات خاص کے لیئے قرض لیا ہو یا کہ
اونکی منفعت کے لیئے صرف ہوا ہو +

پر قرضہ ادا ہوا اوس قرضہ کی بابت جو شریک متوفی نے لیا ہو سب شریک ذمہ دار ہیں اگر اونکے کام مین آیا ہو +

اوسکا شوہر جائداد مذکور پر جسکی نسبت عدالت سے مدیونہ کے نام ڈگری حاصل
ہوئی ہے دائن کو قابض کرا دے بروقت تحریر ہونے اس تمسک کے
شوہر غیر حاضر تھا لیکن دائن نے تمسک کے ذریعہ سے مدیونہ اور اوسکے
شوہر پر جو مالک جائداد مصرحہ تمسک کا تھا نالش کی عورت نے اپنے
جواب میں تمسک کے لکھنے اور روپیہ پانے سے اقرار کیا لیکن عذر
یہ کیا کہ جائداد مذکور اوسکے شوہر کے قبضہ مین ہے۔ مدعا علیہ ثانی یعنی
عورت کے شوہر نے دعوی کی نسبت انکار محض کیا اور بیان کیا کہ میری
زوجہ نے مدعی کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے چنانچہ مین نے قبل دائر
ہونے اس مقدمہ کے عدالت فوجداری مین اس امر کی نالش کی چنانچہ
صاحب مجسٹریٹ نے بحق میرے فیصلہ کرکے حکم دلائے جانے میری
زوجہ کا دیا ہے اور اب زوجہ مذکور مدعی کے ساتھ سازش کرکے مجکو
میری ملکیت سے محروم کیا چاہتی ہے اس صورت مین شاستر کے بموجب
ادا کرنا زر قرضہ کا مدیونہ اور اوسکے شوہر پر واجب ہے یا صرف مدیونہ پر
ج۔ متاچھرا اور اور کتب شاستر مین مندرج ہے کہ اگر زوجہ باجازت شوہر
کے کاروبار خانگی کا اہتمام کرے اور روپیہ قرض لے تو ادا کرنا
ایسے زر قرضہ کا شوہر پر واجب ہے۔ ورنہ وہ ذمہ وار نہیں
ہے

اگر شوہر کے کاروبار کا اہتمام زوجہ کرتی ہو تو اوس صورت مین شوہر ذمہ وار ادائے قرضہ کا ہے جو زوجہ نے لیا ہو

ضلع مرادآباد ۲ اگست ۱۸۱۸ء

بخشی رام بنام مسماۃ دربو وغیرہ

مقدمہ ۵ س ۔ ایک شخص نے جو اپنے بھائیون کے ساتھ بطور کنبہ
شتہ کے رہتا تھا چالیس روپیہ قرض لیا اور تمسک اس اقرار سے

لکھدیا کہ زر قرضہ بذریعہ اقساط کے ادا کیا جائیگا مدیون بلا دائے زر قرضہ کسی مقام بعید کو چلا گیا اور عرصہ نو برس سے اوسکی کچھ خبر نہین ملی ہے کنبہ اوسکا بدستور شامل ہے اور مدیون کے بھائی اور نیز اوسکی زوجہ کنبہ کی جائداد منقولہ وغیر منقولہ پر بالاتفاق متصرف ہین اس صورت مین دائن قرضہ کا دعوے اون شخصون پر جو مدیون کی جائداد پر قابض ہین کر سکتا ہے یا کہ اوسکو اپنا دعوی تاریخ روانگی مدیون سے بارہ برس گذر جانے تک ملتوی رکھنا چاہیئے ❊

ج۔ جواب اگر کوئی شخص ایس حالت مین جبکہ وہ بھائیون کے ساتھ بطور کنبہ مشترکہ کے رہتا ہو قرض لے اور بعد ازان وہ مفقود الخبر ہو جاوے تو مدیون کے بھائی اور زوجہ پر جو اوسکی جائداد پر قابض ہون ادا کرنا قرضہ کا واجب ہے اور اونکو بارہ برس گذر جانیکا انتظار رکھنا ہے ❊

ماخذ قول جاگیلک۔ اگر منجملہ دو یا زیادہ شرکا یا واسطہ داران مشترکہ کے ایک شخص کنبہ کی پرورش کے لئے قرض لے اور بعد ازان وہ مرجاوے یا کہین فاصلہ دور و دراز پر مدت سے چلا جاوے تو اوسکے شریکون کو ادا کرنا قرضہ مذکور کا لازم ہوگا اگر قبل تقسیم جائداد کے ایک چچا یا ایک بھائی یا مان کنبہ کی پرورش کے لئے قرض لے تو اوسکا ادا کرنا سب شریکون پر واجب ہوگا ❊

قول ناردے۔ دائن کو کسی خاص مدت تک انتظار کرنا نچاہیئے کیونکہ اس امر کا کہین حکم نہین ہے ❊

ضلع ٹپرہ ۔۔ ۱۶ جولائی ۱۸۱۲ء

مقدمہ ۶ س۔ مدیون کی وفات کے بعد دائن اوسکے وارثون

مفقود الخبر شخص کا قرضہ اون لوگونکو ادا کرنا چاہیئے جو اوسکی جائداد پر قابض ہون اور بارہ برس تک انتظار کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے ❊

یعنی اوسکی زوجہ اور بہتیجون پر نالش کرتا ہے مگر تمسک مین یہ شرط مندرج
نہین ہے کہ وارثون کے وارثون اور قائم مقامون پر ادا کرنا قرضہ کا واجب
ہوگا اس صورت مین مدیون کے وارثون پر ادا کرنا قرضہ کا واجب ہے
یا نہین +

ج۔ اگر مدیون متوفی نے درحقیقت روپیہ متذکرہ تمسک قرض لیا ہو
تو اوسکی بیوہ کو باوصفیکہ در دستاویز مین ذمہ دار ادا ے زر قرضہ
نہین دیے گئے ہون ایفاء شرائط تمسک مذکور لازم ہے بشرطیکہ وہ بھی
شریک معاملہ ہو یا اوسنے قرض ادا کرنیکا اقرار کیا یا شوہر کی جائداد پائی ہو
اگر منجملہ متفق بھائیون سے ایک بھائی خاندان مشترکہ کی پرورش کے لیے
روپیہ قرض لے تو بقیہ شرکا پر ادا کرنا اوسکا واجب ہے یہ رائے دھرم شاستر کے
مطابق ہے + [1]

وارث بیوہ متوفی مدیون کی جائداد پاکے اوسکا ... جائداد مذکور سے قرضہ ادا ہونا ... فیصلہ کرنا ہے

ضلع جسور

مقدمہ ۲۷ س۔ ایک شخص اپنی زوجہ چھوڑکر مرگیا اور زوجہ مذکور اوسکی جائداد
کی وارث ہوئی اور شاستر کے بموجب جائداد سے اوسکو صرف حین حیات
اعتدال کے ساتھ متمتع ہونے کی اجازت ہے نہ اوسکے ہبہ یا بیع
کرنے کی۔ اوسنے بغرض حفظ شوہر کی جائداد کے یا کسی اور امر کے واسطے
قرض لیا اور وہ بلا ادا کرنے قرض مذکور کے فوت ہوئی اور شوہر کا بھائی
اور بھتیجا بہ دعویدار وراثت تھے چھوڑ مری اوسکے دیور بھائی جائداد پر
قابض ہوا اور دوسرے بھائی کے بیٹے نے نالش

[1] دھرم شاستر مین کنبہ کے شامل ہونے وغیرہ کے باعث سے سب پر معاہدہ کا ایفا ضروری
و اتحاد لازم آتا ہے +

جائداد مذکور سے نصف حاصل کی اس صورت مین بھائی اور بھائی کے بیٹے پر
قرضہ مذکور کا ادا کرنا واجب ہے یا نہین +

ج — اگر بیوہ نے جسکو جائداد شوہری وراثتاً ملی ہو مالگذاری سرکار ادا کرنے
یا اور اخراجات ضروریہ کے واسطے جو حفظ جائداد کے لئے مناسب تھے
یا اپنے شوہر کی عقبے کی بھلائی یا کنبے کی پرورش یا ایفاء عہود شوہر کے لئے
قرض لیا ہو اور پیشتر ادا کرنے قرضہ کے مرگئی ہو تو اس صورت مین مالک کے
وارثون یعنے اوسکے بھائی اور بھائی کے بیٹے پر ادا کرنا قرضہ مذکور کا واجب
ہے اور اگر زر قرض باستثناء امور مصرحہ بالا کے کسی اور غرض سے
اوس نے لیا ہو تو اب قرضہ اوس شخص پر ادا کرنا لازم ہے جو اوسکے
جواہرات اور رمال منقولہ کا مالک ہو — یہ رائے واسے بھاگ اور
متاکھرا اور بیاد چنتامنی اور ویک لیکھہ اور اور کتب شاستر کے
مطابق ہے +

ماخذ — قول نارد منقولہ واسے بھاگ — ورثہ پدری سے جو کچھ کہ باپ
کے عہود کے ایفا کرنے اور اوسکے قرضہ کی ادائی کے بعد بچا اوسے بھائی آپس مین
تقسیم کر لین تاکہ باپ قرضدار نرہے +

قول گوتم جو متاکھرا مین منقول ہے اوس سے لازم آنا اوسکے زر
قرضہ کا معلوم ہوتا ہے — جو شخص ایسے آدمی کی جسکی اولاد ذکور نہو
جائداد پاتے اوسکو ادا کرنا اوسکے زر قرضہ کا واجب ہے —
بیاد چنتامنی مین برہسپتی کا یہ قول منقول ہے کہ اگر باپ مرجاے
تو اوسکے بیٹون کو چاہیئے کہ بعد یا قبل تقسیم جائداد کے اپنے حصون کے
بموجب اوسکا قرضہ ادا کرین یا صرف وہ بیٹا ادا کرے جسنے

[illegible]

کل یا رلپٹ یا دیہ لیا ہو + سٹ ۱

ویپک لیکہہ مین منو کا یہ قول منقول ہے کہ اگر مدیون مرجاوے اور اوسنے زر قرضہ
اپنے کنبہ کی پرورش کے لیے لیا ہو تو قرضہ مذکور کنبہ کو جو مشترکہ ہو یا غیر مشترکہ
اپنی جائداد سے ادا کرنا چاہیے - تمام اقوال مین جو لفظ باپ کا آیا ہے اوس سے باپ و
اور شخص مخصوص کیے جاتین +

بیاد چنتامنی مین اوس قرضہ کا جسکا ادا کرنا وارثون پر لازم نہین ہے
اس طور پر ذکر ہوا ہے کہ اگر باپ کو شراب یا نفسانی یا تعصبات کہیل کی
بابت یا جرمانہ یا محصول کی بابت دینا ہو یا اوسنے کسی شے کے دینے کا بلا
عوض وعدہ اقرار کیا ہو تو بیٹے پر باپ کا ایسا قرضہ اس دنیا مین دینا واجب
نہین ہے +

عدالت اپیل ڈہاکہ - ۲۹ - مئی سنہ ۱۸۱۲ع

مقدمہ ۸ س - ایک شودر اپنی قوم کے ایک شخص کا جسکو کسی نے روپیہ
قرض دیا تھا ضامن ہوا اور قبل ادا ہو جانے روپیہ کے مر گیا اس صورت
مین دائن ضامن متوفی کی جائداد سے زر قرضہ وصول کرنیکا مستحق ہے
یا نہین +

ج - دائن اپنا روپیہ ضامن متوفی کی جائداد سے وصول نہین کر سکتا اگر مدیون نے
زر قرضہ ادا نہ کیا ہو - یہی رائے مسلمہ ہے + سٹ ۲

ضلع چٹاگانون - ۵ - دسمبر سنہ ۱۸۱۲ع

ضامن متوفی کی جائداد سے زر مدیون کا قرضہ نہین لایا جا سکتا

سٹ ۱ یہ قول برہسپتی کا نہین ہے بلکہ ناردا کا ہے - خلاصہ کی جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ ملاحظہ کرو +

سٹ ۲ یہ بالتصریح بیان نہین ہوا ہے کہ اس جگہ کس قسم کی ضمانت مراد ہے لیکن بحال کہ مضمون آگے
ضمانت قرضہ مفہوم ہوتی ہے اور اگر یہ مفہوم درست ہو تو ایسی صورت مین متوفی کا وارثون

مقدمہ ۹ اس — بیٹا ہو بالاتفاق اپنے باپ — بطور کنبہ مشترکہ کے رہتا تھا مر گیا اور بیٹے کا کوئی مال باپ کے ہاتھ نہیں آیا اس صورت میں بیٹے کا قرضہ باپ پر ادا کرنا

واجب ہے یا نہیں ؟

ج — اگر بیٹا لاولد مر جاوے اور بحالت مشترکہ ہونے کنبہ کے اوسنے روپیہ قرض لیا ہو اور باپ نے بیٹے کا کچھ مال نہیں پایا ہے تو اس صورت میں ادا کرنا قرضہ کا باپ پر واجب نہیں ہے لیکن اگر بیٹے نے قرضہ مذکور کنبہ کی پرورش یا رسوم دینی کے انجام کے لئے جنکا ادا کرنا کنبہ پر ضرور تھا لیا ہو یا باپ نے بیٹے کا قرضہ ادا کرنے کا اقرار کیا ہو تو ان صورتوں میں باپ کو قرضہ مذکورہ ادا کرنا

لازم ہے ؟

ضلع علیگڈھ — ۱۵ اپریل ۱۸۱۸ء

ادون صورتون کا ذکر نہیں باپکو بیٹے کا قرضہ ادا کرنا چاہیئے ؟

ادا کرنا اوسکے قرضہ کا واجب ہے اور سوال کا جواب جو اوپر تحریر ہوا ہے غلط قرار پاتا ہے دھرم شاستر کے موجب تین قسم کے معاہدے واجب التعمیل ہیں یعنی پرتیا بہت ہوا اور دان پرت ہوا اور درشن پرت ہوا اصطلاح اول سے ضمانت بالاعتبار مراد ہے اور کولبروک صاحب نے مقصود اوسکا یہ بیان کیا ہے کہ ضامن ایسی ضمانت کے ذریعہ سے دوسرے شخص کو مغاویکا کفیل ہوتا ہے مثلاً ضامن یہ لکھدے کہ تم فلان شخص کا اعتبار کرو یا اوسے روپیہ قرض دو یا اوسے معتبر سمجھکر روپیہ دو یا اوسکی جانب سے کاسپردار ہو یا اوسکی طرف سے ذمہ دار ہو — دوسری اصطلاح سے یہ مراد ہے کہ ضامن کسی زمانہ مابعد میں قرضہ ذمگی شخص ثالث کے ادا کرنے یا ایفاء معاہدہ کا اقرار کرے لیکن اس ضمانت سے مالضامنی مراد ہے اور تیسری اصطلاح سے حاضر ضامنی عبارت ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ ضامن یہ اقرار کرے کہ اگر فلان شخص حاضر نہو گا تو میں حاضر کرونگا — پہلی اور پچھلی صورتوں میں بعد وفات ضامن کے معاہدہ باطل ہو جاتا ہے لیکن دوسری صورت میں معاہدہ کی تعمیل ضامن کے وارثون پر لازم آتی ہے ؟

مقدمہ ۱۰اس ۔ ایک شخص نے کچھ روپیہ قرض لیکر ایک دوکان کھولی اور بعد ازان مرگیا اوسکی وفات کے بعد اوسکے بھائیون و باپ نے تمام اسباب پر جو دوکان مین تھا قبضہ کرلیا اس صورت مین اداکرنا متوفی کے قرضہ کا اوسکے بھائیون اور باپ پر واجب ہے یا نہین اور اگر مدیون کی بیوہ موجود ہو اور اوسے اپنے شوہر کی دوکان سے کچھ اسباب نہ ملا ہو تو بھی وہ ذمہ دار قرضہ شوہر کی ہے یا نہین +

جو شخص متوفی کی جائداد پائے اوس پر اداکرنا اوسکے قرضہ کا واجب ہے +

ج ۔ صورت مذکورہ بالا مین مدیون کے باپ اور بھائیون پر قرضہ کا اداکرنا واجب ہے اور اوسکی بیوہ سے کچھ مواخذہ اس امر مین نہین ہوسکتا +

ماخذ ۔ جاگیلک کا قول متاچھرا اور اور کتب دہرم شاستر مین منقول ہے اور وہ یہ ہے ۔ اگر منہد وو باز یا وہ شرکا با واسطہ داروں مشترکہ کے ایک شخص کنبہ کی پرورش کے لئے قرض لے اور بعد ازان وہ مرگیا ہو یا کہین فاصلہ دور دراز پر مدت سے چلا گیا ہو تو اوسکے شریکون کو اداکرنا قرضہ مذکور کا لازم ہوگا +

مقدمہ ۱۱اس ۔ ایک شخص مقروض دو نابالغ بیٹے چھوڑکر مرگیا بڑا بیٹا صرف تیرہ برس کا ہے اور کوئی شخص بالغ وارث متوفی کا نہین ہے اگر کوئی شخص نابالغون کے نام پر نالش کرے تو بموجب اون رعایتون کے جو سرکاری آئین کی روسے نابالغون کی نسبت مرعی ہین اور ملک کے دستور مسلمہ کے مطابق نالش مذکور قابل سماعت نہین ہے ۔ اور یہی حکم ہے کہ نابالغی اٹھارھوین سال کے انجام تک رہتی ہے بعد ازان بلوغ شروع ہوتا ہے ۔ اس صورت مین اگر مقدمہ مدیون متوفی کے بڑے

بیٹے پر دائر کیا گیا ہو تو وہ دہرم شاستر کے بموجب قابل سماعت ہے یا نہیں اور اوسپر باپ کا قرضہ ادا کرنا واجب ہے یا نہیں +

ف نابالغ کی جائداد کو ذات مورث کے قرضہ کی ذمہ دار نہیں ہے +

ج۔ شاستر کے بموجب قرضہ کی نالش جو مدیون متوفی کے ایسے بیٹے پر جو صرف تیرہ برس کا ہے دائر کی گئی ہے جائز نہیں ہے جب بیٹا سن بلوغ کو پہنچے تو اوسوقت اوسکو باپ کا قرضہ ادا کرنا چاہیے نہ اس سے پیشتر + ۱ھ

ضلع سیدنی پور +

مقدمہ ۱۲ اس۔ ایک شخص نے کچھ قرض لیا اور بعد ازان تارک الدنیا ہوگیا یعنی بیراگیون کے فرقہ مین داخل ہوا اور اوسکی موروثی جائداد اوسکے بھائی کے وارثون کے ہاتھ آئی اس صورت مین دائن اپنا روپیہ جائداد مذکور سے وصول کرسکتا ہے یا نہیں +

ف جس شخص کو بیراگی کی جائداد پہنچیگی وہ اوسکے قرضہ کا ذمہ دار ہے +

ج۔ اگر شخص مذکور نے کچھ روپیہ قرض لیا اور بعد ازان تارک الدنیا ہوگیا اور اوسکی جائداد غیر منقولہ اوسکے واسطہ وارثون کو پہنچی ہو تو اس صورت مین جو رشتہ دار کہ اوسکی جائداد پر متصرف ہون وے مستوجب ادا کرنے زر قرضہ کے ہین اور اگر وے ادا نکرین تو دائن مجاز ہے

۱ھ بعض مقننان ہنود کے بموجب پندرہوین سال کے انجام تک نابالغی رہتی ہے اور بعض کے نزدیک سولہوین سال تک۔ متوفی شخص کے بیٹے اور پوتے پر بعد ایام نابالغی کے مورث کے عہد کا ایفا ضروری ہے اور اور وارثون پر بھی ایسا کرنا واجب ہے بشرطیکہ اونکو متوفی کی جائداد ورثہ میں ملے لیکن کسی صورت مین ایسے معاہدہ کے لئے نابالغ قابل مواخذہ نہین ہے اور تا مرور ایام نابالغی متوفی کی جائداد اوسکے قرضہ کے ادا کے لئے بیع نہین کیجا سکتی۔ اس امر کی بحث جلد اول باب بالغی مین مفصل کی گئی ہے +

یون جائداد سے اپنا روپیہ حاصل کرے چنانچہ اس باب مین جاگبلک نے
یہ لکہا ہے کہ وہ شخص جسکو ایسے مالک کی جائداد حاصل ہوئی ہو جسکو کوئی بیٹا لائق کا نہ
چہوڑ کر مرا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جو قرضہ جائداد مذکور پر واجب ہوا دا کرے یا اگر ایسا
بیٹا نہو تو وہ شخص جو متوفی کی زوجہ کو لے ذمہ دار قرضہ مذکور کا ہوگا لیکن
ایسے بیٹے پر جسکے باپ کی جائداد دوسرے شخص کی قبضہ مین ہو ادا کرنا قرضہ کا
فرض نہین ہے +

متاکشرا اور کتب شاستر کے اوس باب میں جسمین ادای قرضہ کا ذکر ہے اس امر کی
نسبت بہت مفصل قاعدہ مندرج ہے +

شہر غیسرا — ۱۳ — جون ۱۸۱۵ ع

مقدمہ ۱۲۳ - ایک بیوہ نے اپنے نابالغ بیٹے کے مصارف ضروری
کے لئے کچہہ روپیہ قرض لیا اور اپنے بیٹے کے نام سے ایک تمسک اپنا
دستخطی دائن کو لکہدیا اس صورت مین تمسک مذکور جائز اور بیٹے پر واجب التعمیل ہے
یا نہین +

قرضہ ضروری جو طفل کے واسطے لیا جاے اوسکی تعمیل اوسپر واجب ہوتی ہے +

ج - اگر ماں اپنے نابالغ بیٹے کی پرورش کے لئے قرض لے اور دائن کو تمسک
بیٹے مذکور کے نام سے لکہدے تو ہندو مینی اور اہو عالمون کے قول منقولہ ورتناکرا اور بیاد
چنتامنی اور دا سے تتو وغیرہ کے بموجب تمسک مذکور جائز اور واجب التعمیل
ہے +

ماخذ - اگر قبل تقسیم جائداد کے چچا یا بہائی یا ماں کنبہ کی پرورش کے لئے قرض لے
تو اوسکا ادا کرنا سب شرکیون پر واجب ہوگا + اہتمام خانہ داری جسکے ذمہ ہو وہ
چچا یا بہائی یا بیٹا یا زوجہ یا ملازم یا شاگرد یا توابع کی غیر حاضری مین کنبہ کی پرورش کا
تحویل لے سکتا ہے +

ضلع بردوان — ۴ — ستمبر ۱۸۱۵ء

باب گیارہوان
بیع کے بیان مین

مقدمہ — منجملہ تین بھائیون کے کہ جنکی جائداد موروثی غیر منقولہ مشترکہ اور غیر منقسم تھی
دو بھائیون نے جائداد مذکورہ کے ایک جزو خاص کو جو اونکے حصہ سے متعلق
تھا بلا اجازت اپنے تیسرے شریک بھائی کے بیع کیا اور بھائی مذکور نے
اوس وقت جبکہ مشتری نے بیعنامہ پر [illegible] اور صاحب کلکٹر کے دفتر مین
اپنا نام داخل کرایا کچھ عذر اپنا پیش نہین کیا اس صورت مین یہ بیع جائز اور
واجب التعمیل ہے یا نہین ؟

شاستر بنگالہ کے بموجب شریک جو بلا اتفاق ہون اپنی موروثی جائداد بیع کر سکتے ہین

بیع — اگر دو بھائیون نے جائداد غیر منقسمہ مشترکہ سے اپنے حصون کا ایک
جزو بیع کیا ہو اور انتقال جائداد کے وقت بھائی نے اس معاملہ کی
نسبت کچھ اعتراض پیش نہین کیا تو اس سے اوسکی رضامندی مستنبط
ہوتی ہے مگر اوسکی بلا اجازت بھی وے اپنے حصون کے بیع کرنے کے
مجاز ہین کیونکہ اپنی جائداد کے وے آپ مالک ہین — داے بھاگ اور
داے تتو اور اور کتب متشرعہ بنگالہ کے بموجب ایسا بیع درست اور
جائز ہے ؟

ماخذ — داے بھاگ مین یہ قول نارد کا منقول ہے کہ اگر بہت سے
شخص ایک آدمی کی اولاد مین ہون اور خدمات اور معاملات مختلفہ سے
تعلق رکھتے ہون اور اونکے کاروبار مختلف ہون اور شامل نہون تو اس
صورت مین اگر وے اپنے حصون کو دین یا بیع کرین تو اونہین حسب

مرضی اپنی کے ایسا کرنیکا اختیار ہے کیونکہ وے اپنی جائداد کے مالک ہیں + ہ۔ا

عدالت اپیل ڈھاکہ - ۲۲ - فروری سنہ ۱۸۲۰ع

سداسند سرما بنام رامچندر دت

مقدمہ ۳۰۳ - ایک زمیندار زوجہ اور نابالغ بیٹا اور پوتا چھوڑکر مرگیا بعد اوسکی وفات کے اوسکی زوجہ نے اپنے نابالغ بیٹے اور پوتے کی پرورش

ہ۔ا جو حوالہ کہ اوس مقدمہ مین منقول ہے اوسکو اوس مسئلہ سے جسکی تائید مین وہ لکھا گیا ہے کچھ تعلق معلوم نہین ہوتا گو قول مذکور کے جو معنی مرقومۂ ذیل مسٹر کولبروک صاحب نے دای بھاگ کے ترجمہ مین لکھے ہین وے فی الواقع مسئلۂ مذکورہ کے موید مفہوم ہین +

قول نارد جو اسجگہ منقول ہے اوسکے معنی تمامی مولفون نے اوسطور پر لکھے ہین اور رگھونندن سے جو استحقاق جداگانہ معلوم ہوتا ہے جو شرکا کو بعد تقسیم جائداد حاصل ہوتا ہے یہ معنے اسکے سمرتی چندریکا اور ست کرادر چنتامنی اور بیر متراودا ے وغیرہ مین لکھے ہین مگر اسجگہ اسکے نقل کرنے سے ظاہرا یہ تصور کیا گیا ہے کہ وہ حصص منقسمہ اور غیر منقسمہ سے بدرجۂ مساوی متعلق ہے +

بیر متراودا ے کا مصنف جسنے اس مسئلہ کا مختصر بیان لکھا ہے کہتا ہے کہ جتنے آئین بعد نقل کرنے دو مقولون بیاس کے (دای بھاگ کی دفعہ ۲۷ کو صفحہ ۳۱ میں دیکھو) یہ تسلیم کرتے ہین کہ مقولون مذکور کا منشا یہ نہین ہے کہ شریک اپنے حصہ کو بیع یا ہبہ کرنیکا مجاز نہین ہے کیونکہ وہ اپنی جائداد کا مالک ہے اور اوسکو اپنی خوشی کے مطابق جائداد غیر منقولہ کے منتقل کرنیکا اوسیطور پر اختیار حاصل ہے جیسا کہ اور قسم کے مال کی صورت مین —

اور علاوہ ازین دونون قول مذکور کی رو سے ہبہ جو فی الواقع کردیا جاوے یعنے جائداد سے اپنا قبضہ اوٹھا لیا جاوے منسوخ نہین ہے کسواسطے کہ جو امر واقعی ہے وہ

اور یا وارث بقایاء مالگذاری ہو لئے شوہر کی جائداد غیر منقولہ بیع کر ڈالی اس
صورت میں ایسا بیع جائز ہے یا نہیں +
ملکیت بیوہ ذو واسطے | ج — اگر عورت اپنے شوہر کے مرجانے کے بعد اوسکی جائداد اپنے

واسطے قتل سے بھی بدل نہیں جا سکتا۔ لیکن بداعمال شخصوں کے لئے ممانعت ہے اور اوسکی نسبت
بیان کیا گیا ہے کہ اگر وے اپنا حصہ منتقل کرینگے تو گنہگار متصور ہونگے کیونکہ اگر منتقل کرنے
کے لئے کوئی سبب کافی مثلاً کنبہ کا حالت افلاس میں ہونا وغیرہ نہو تو ایسا امر کنبہ کے لئے باعث
مضرت ہے۔ اسیطور پر ان اقوال کے معنی بھی جو غیر منقول شرکاء سے متعلق ہیں سمجھنے چاہئیں
دای بہاگ کی دفعہ [illegible] کو کتاب میں معاینہ کرو۔ اسی بموجب ناروںنے بھی بیع یا کسی اور طرح کے انتقال کی
نسبت علی العموم اجازت دی ہے اور قول نارو میں جو یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ وے اپنی جائداد
کے مالک ہیں۔ اس سے یہاں جائداد غیر منقولہ مراد ہے کیونکہ اگر یہ مراد نہوتی تو قول
بے معنی ہوتا +

دای بہاگ مصنفہ جیموتا ہن پر جو سری کرشن اور شومانے اور دای تتو مصنفہ رگہونندن پر
جو کاشی رام نے شرح لکھی ہیں اون میں قول نارد کی نسبت یہ لکھا ہے کہ یہ قول جو ہبہ
یا بیع کی نسبت ہے وہ نیک آدمیوں کی متعلق ہے مگر بدآدمیوں کے لئے ممانعت ہے
اس وجہ سے اسمیں کوئی امر متناقض نہیں ہے —

اسیجگہ بالتصریح یہ لکھا ہے کہ ہبہ یا کسی اور طور پر منتقل کرنا بلا اجازت اور وارثوں کے
جائز ہے لہذا کل جائداد کو بیع یا ہبہ کرنیکا امتناع باستثناء حالت افلاس کے اوس جائداد
کی نسبت ہے جو غیر منقولہ یعنی اراضی وغیرہ ہو نہ کہ منقولہ یعنی جواہرات و موتی و مونگہ وغیرہ
لیکن اگر اس سے مراد جائداد مکسوبہ ہو تو قول سابق جو دای بہاگ کی دفعہ ۲۲ صفحہ
۲۹ میں مندرج ہے بے معنے ہوگا کیونکہ ہر شخص کو اپنے مال مکسوبہ پر بلاشک اختیار
حاصل ہے +

بیٹے اور پوتے کی پرورش اور بقایا مالگذاری سرکار کے ادا کرنے کے واسطے بیع کرے تو ایسی بیع کو درست اور جائز متصور کرنا چاہیے کیونکہ نابالغوں کے لئے خورد و پوش کا سرانجام اور ادا مالگذاری سرکار ضرور ہے یہ رائے واسے پتہاگ اور اور کتب شاستر کے بموجب ہے +

پرورش کے لئے جائداد بیع کا ہو تو ایسا بیع جائز ہے +

ضلع ۲۴ پرگنہ

مقدمہ ۳۳ س - اگر جائداد جسپر بہت سے شخص بالاشتراک قابض ہوں و منجملہ مالکوں کے ایک مالک کے نام پر ڈگری جاری ہو تو انتقال اوسکا بغرض ایفائے ڈگری کور کے ہو سکتا ہے یا نہیں +

ج - جو کچھ کہ حصہ جائز مدیون ڈگری کا ہے وہی صرف بیع کیا جا سکتا ہو اور زائد اوس قدر حصہ کا بیع کرنا جائز ہے + مدا

جائداد مشترکہ سے صرف وہ حصہ قابل سوا اخذ ہے جو مدیون کا حصہ ہو +

مقدمہ ۳۴ س - کچھہ جائداد اراضی بہت سے اشخاص کی ملکیت میں بالاشتراک تھی اور ایک یا دو شریکون نے شامل ہو کر جائداد مذکور کو بیع کیا اور بیعنامہ پر ایک نابالغ شریک کے دستخط کر دیے اس صورت مین بیع کرنا جائداد کا باستثناء اوس حصہ کے جو نابالغ کا ہے درست اور جائز ہے یا کہ کل بیع باطل اور ناجائز متصور ہوگا اگر جائداد اوسکے انتقال مین جو اور شریکون کی جانب سے وقوع مین آیا شریک نابالغ کی ماں نے اجازت دیدی ہو تو اس صورت مین نابالغ کے حصہ کا بیع کامل اور واجب التعمیل متصور ہوگا یا نہین +

ج - اگر شریکون مین سے ایک یا دو نے جائداد مشترکہ کو بیع کیا ہو

نابالغ کے بہائی کا

مدا اس سوال کے جواب سے البتہ یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ قرضہ جسکی نسبت فیصلہ صادر ہوا ہو [illegible] خاص اپنی ذات کی منفعت کے لئے لیا تہا نہ کنبہ کے لئے +

اور بیعنامہ پر اپنے اور شریک نابالغ کے دستخط کر دیے ہون تو اس صورت
مین بیع کل جائداد کا جائز اور واجب التعمیل نہین ہے کیونکہ تمام شرکا کا اوسپر
استحقاق ہے اور ایک شخص کے منتقل کر دینے سے اونکا حق زائل نہین
ہو سکتا لیکن بیع اسقدر حصہ کا جو شرکا کی ملکیت سے ہے جائز و درست ہے
کیونکہ وے اپنے حصون کے مالک ہین اور منجملہ جائداد مبیعہ کے مالک
ایک جزو کے ہین۔ نابالغ کے حصہ کا بیع باطل اور ناجائز ہے گو اسکی
مان نے منتقل کرنے کے لیے اجازت دیدی ہو کیونکہ طفل کی جائداد
کو جبتک وہ بالغ ہو محفوظ رکھنا چاہیے۔ یہ راے داے جاگ وردای تتو
اور بیاد چنتامنی اور بیادہ مختار لوادر روایت برسنے اور اور کتب شاستر کے
بموجب ہے +

ماخذ قول نارد۔ قاعدۂ مسلمہ یہ ہے کہ ہبہ یا بیع جو باستثنا مالک حقیقی کی
کسی اور سے وقوع مین آے اوسکو عدالت کی کاروائی مین شامل نا کردہ کے
تصور کرنا چاہیے +

قول کاتیاین۔ اگر بغیر ملکیت کے بیع عمل مین آئے اور ہبہ یا رہن ایسی مالک کی
جانب سے جسکو اس امر کا منصب ہو وقوع مین آے تو حاکم کو چاہیے کہ اوسکو
ناجائز قرار دے +

مقدمہ ۵ س۔ ایک شخص کے چند بیٹے تھے وہ اپنے مکسوبہ غیر منقولہ جائداد
چھوڑ کر مر گیا۔ بندوبست زمینداری بڑے بیٹے کے نام عمل مین آیا باپ کی
وفات کے بعد سب بیٹے بالاشتراک اوس ماحصل جائداد سے متمتع ہوتے
رہے بڑا بیٹا جسکے نام علاقہ کا بندوبست ہوا تھا دو بیٹے چھوڑ کر مر گیا
اور وے اپنے باپ کی وفات کے بعد اپنے چچاؤن کے ہمراہ شامل

باپ سے لے بطور کنبہ مشترکہ کے رہے اس صورت مین ہمے بھائی کے بیٹے کے بیٹونکو
اسی جائداد کے بیع کرنے کا استحقاق ہے یا نہین اور اگر اونہون نے جائداد
مذکور کو بیع کر دیا ہو تو اس معاملہ کی نسبت بہ ثبوت رضامندی جملہ شرکا کے ثبت
ہونا اونکے دستخط کا بیعنامہ پر ضرور ہے یا نہین ـــ اور اگر دونون بھتیجون نے
بلا اجازت اور علم چچاؤن کے بیعنامہ لکھدیا ہو تو ایسا بیع جائز متصور ہوگا
یا نہین ـــ اور اگر بیعنامہ پر پانچ شریکون نے دستخط کر دیے ہون تو بابت
ایک شخص کی گواہی نہونے کے باعث سے معاملہ قابل منسوخی ہے
یا نہین +

ج ـــ اگر جائداد موروثی مین بہت سے شریک ہون اور وے آپس مین بطور
کنبہ مشترکہ کے رہتے ہون تو اونمین صرف ایک شخص بلا اجازت اور شریکونکے
جائداد مذکور بیع نہین کر سکتا اور گو بندوبست علاقہ کا صرف ایک شریک کے
نام ہوا ہو دفتر سرکار مین صرف ایک شخص کے لکھے جانے سے اوسکو
جائداد پر استحقاق کلیہ حاصل نہین ہوتا ـــ جو بیع کہ بذریعہ بیعنامہ
غیر مصدقہ کل شریکون کے عمل مین آئے باطل اور ناجائز ہے ـــ

جائداد مشترکہ کے بیع کرنے مین تمام شرکا کی رضامندی ضرور ہے گو دفتر سرکار مین صرف ایک کا نام بطور مالک کے مندرج ہو

اس مسئلہ کے حوالہ مین بیاس کا قول دایہ بھاگ اور دایہ تتو مین منقول ہے
اور وہ یہ ہے کہ صرف ایک شریک بلا اجازت اور شریکون کے کل غیر
منقولہ جائداد کو بیع یا ہبہ نہین کر سکتا ہے اور نہ اوس شے کو جو کنبہ مین
مشترک ہو ـــ لحاظ جائداد غیر منقولہ کے واسطہ دار خواہ علحدہ ہون یا شریک مساوی ہون
کیونکہ اونمین سے صرف ایک کو یہ اختیار حاصل نہین ہے کہ کل جائداد کو رہن یا بیع
کرے ہوئے ۱

۱ دونون اشلوک جو اس قول میں اس جگہ منقول ہوئے ہین اونکو مجتوا ہین اور سری کرشن نے بیاس کی

اگر ایک جب ان تا دیر منتقسہ کو جو یہ مضمون کا مال ہو یا بیچ شخص بلا اجازت چھٹے آدمی کو بیع کرین تو ایسا بیع ناجائز ہے گو وہ بذریعہ دستاویز تحریری کے اور سبھون کی جانب سے عمل مین آیا ہو +

ضلع کٹک - ۲۵ - مارچ ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۶ س - ایک کنبہ مین پانچ حقیقی بھائی ہین ونمین سے دو جوان اور تین نابالغ ہین اس صورت مین بڑا بھائی جائداد موروثی مشترکہ کو بیع کرنے اور بیعنامہ پر اور بھائیون کے دستخط کرا دینے کا مجاز ہے یا نہین اور اگر اوسنے جائداد مذکور بیع کر دی ہو تو ایسا بیع جائز ہے یا نہین +

ج - اگر منجملہ بھائیون کے بعض جوان ہون اور بعض نابالغ تو بڑا بھائی جائداد موروثی غیر منقولہ کو اپنے نابالغ بھائیون کی پرورش اور اونکی رسوم ابتدائی وغیرہ اور باپ کی رسوم کریاکرم یا اوسکے قرضہ کے ادا کے لئے بیع کر سکتا ہے اور باستثنای ان صورتون کے وہ علاوہ اپنے حصہ کے اور کوئی حصہ جائداد کا بیع نہین کر سکتا اگر اوسنے باستثنای صورتہای مذکورہ بالا کے جائداد کو بیع کیا ہے تو ایسا بیع ناجائز تصور کیا جاوے +

ذکر اون صورتون کا جنمین بیع جائداد کا بڑے بھائی کی طرف سے بحالت نابالغی اوسکے بھائیون کے جائز ہے +

ضلع بیربھوم - ۲۰ - اگست ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۷ س - ایک جائداد اراضی دو آدمیون مین مشترک تھی اونمین سے ایک شخص نے اپنا حصہ بیع کرنا چاہا چنانچہ دوسرے شریک نے قیمت مناسب اوسکے لیے دینی چاہی مگر باوجود اسکے بایع نے اپنا حصہ ایک شخص اجنبی کے ہاتھ بیچ دیا اس صورت مین ایسا بیع جائز اور واجب التعمیل ہے یا نہین +

تصنیف سے لکھا ہے مگر رتناکر مین دوسرے اشلوک کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ برہسپتی کا قول ہے
تنبیہ متعلقہ واسے بھاگ کے صفحہ ۱۴ کو معاینہ کرو +

جایداد مشترکہ مین حق شفع پر لحاظ کرنا چاہیئے

ج۔۱ جایداد اراضی دو شخصون کے قبضہ مین مشترک تھی اور ان مین سے ایک کو اپنا حصہ بیع کرنا منظور تھا اور دوسرے نے اوسیقدر قیمت دینا قبول کیا جو مشتری دیا چاہتا تھا تو اس صورت مین جایداد کا بیع شریک مذکور کے ہاتھہ ہونا چاہیئے اور اگر بایع نے جایداد کو شخص اجنبی کے ہاتھہ فروخت کیا ہی تو ایسا بیع مسترد کرنا چاہیئے ✦ م۔۱

عدالت اپیل مرشدآباد ۔ ۳۱ ۔ دسمبر ۱۸۱۶ع

مقدمہ ۸ س ۔ ایک ہندو اپنا متبنی بیٹا چھوڑ مرا ۔ اوسنے اپنے متبنی کرنیوالے باپ کی جایداد اراضی کو ایک شخص اجنبی کے ہاتھہ بیع کیا ۔ مشتری اب اراضی مذکور مین ایک تالاب کھودنا چاہتا ہے اور متبنی کرنیوالے باپ کے بھائی بالظہار حق شفع جایداد مبیعہ کو خرید نا چاہتے ہین اس صورت مین بیع کرنا متبنی کا باطل اور ناجائز متصور ہو گا یا نہین اور دعویداران شفع مستحق خریدنے جایداد کے ہین یا نہین ✦

شاستر بنگالہ کے بموجب حق شفع جائز نہین ہے

ج ۔ اگر کوئی شخص اپنا حصہ خاص جایداد منقولہ یا غیر منقولہ سے بیع کرے

م۔۱ طریقون بنگالہ یا بنارس یا متہیلا کے بموجب کہین دہرم شاستر مین حق شفع کا ذکر نہین لکہا ہے بلکہ بنارس اور متہیلا کے طریقون کے بموجب بیع کرنا جایداد مشترکہ کا منع ہو ۔ اور مہا نربان تنو مین جو معقول حق شفع کی بابت لکہا ہے اسکی تایید کسی اور کتاب سے نہین ہوتی اور مجکو در باب صداقت اس رائے کے جو اس مقدمہ مین دی گئی ہے شبہ ہے اس رای کو حق شفع سے علاقہ نہین ہے بلکہ وہ اصل مبنی ہونا اوسکا اوس قاعدہ پر معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ چند شرکا کی ایک شریک جایداد مشترکہ سے اپنا حصہ کی منتقل کر دینا مجاز نہین ہے اور چونکہ بنگالہ مین اس قسم کی غیر مجازیت ملحوظ نہین ہے لہذا میرے نزدیک اوس ملک مین حق شفع بھی جائز نہین ہو سکتا ۔ مقدمہ ۸ دیکھو ✦

تو ایسا بیع دہرم شاستر کے بموجب جائز اور واجب التعمیل ہے لیکن اسکے بیٹون کے حق شفع
کے دعوی کی وجہ سے ایسا بیع مسترد نہین ہو سکتا +

ماخذ ۔ اگر وے اپنے حصص غیر منقسم کو دینا یا بیع کرنا چاہین تو اونکو اسپر
ہر قسم کی جایداد کی نسبت انتقال کا اختیار ہے کیونکہ بلا شک وے اپنی جایداد کے
مالک ہین +

ضلع بردوان ۔ ۳ ۔ دسمبر ۱۸۱۹ع

اوریت ورت بنام کشن موہن ت وغیرہ +

مقدمہ ۹ س ۔ ایک شودر جسکے پاس کچھ جایداد اراضی تھی اپنی زوجہ
اور ایک بیٹی اور نواسہ چھوڑکر مر گیا ۔ جایداد کے ایک جزو پر ایک شخص اجنبی
غصباً قابض ہوا چنانچہ مالک متوفی کے نواسہ نے اجازت اپنی نانی کے
واسطے حصول قبضہ جایداد مغصوبہ کے نالش دائر کی اس صورت
مین جایداد مذکور نواسہ کو پہونچیگی یا نہین ۔ اگر اصل مالک متوفی کی زوجہ نے
بحالت موجودگی بیٹی اور نواسہ کے اپنے جایداد شوہری کے ایک جزو کو
بلا اونکی اجازت اور علم کے بیع کیا ہو اور مشتری سے کل قیمت پائی
ہو تو اس صورت مین اب بیع جائز اور واجب التعمیل متصور ہو گا
یا نہین +

جواب ۔ اگر مالک متوفی کی جایداد غیر منقولہ کے ایک جزو پر کوئی شخص
اجنبی غصباً قابض ہو گیا اور نواسہ نے غاصب پر واسطے حصول جزو مذکور
باجازت متوفی کی بیوہ کے نالش دائر کی ہو تو نواسہ مذکور بوجہ وارث ہونے کے
متوفی کی جایداد مغصوبہ کے پانیکا مستحق ہے ۔

جایداد غیر منقولہ جو بیوہ کو شوہر سے وراثتاً پہونچی ہو اسکو وہ ہبہ یا بیع یا

بیوہ اوس جایداد کے کسی جزو کو جو شوہر سے ورثتاً ملی ہو بلا اجازت [illegible] مخصوص [illegible] اوسکے بعد ورثا [illegible] پہونچا اگر بیع کرے

تو وہ جائداد رہن کرنے کی مجاز ہے اور یہ امر ستے ہنو تو وہ اوسے بیع یا ہبہ اور طور پر منتقل کر سکتی ہے کیونکہ وہی وجہ اس صورت کی نسبت بھی صادق ہے ۔

قول کاتیاین ۔ لاولد بیوہ جو پاکدامن ہو اور اپنے محافظ وجب التعظیم کی حمایت مین رہتی ہو اوسے چاہیے کہ اپنے حین حیات جائداد سے باعتدال متمتع ہو ۔ بیوہ کے بعد اوسکی جائداد اوسکے وارث پاوینگے ۔ کا محافظ وجب التعظیم اپنے خسر یا شوہر کے کسی اور رشتہ دار کی حمایت مین رہکر بیوہ کو چاہیے کہ اپنے حین حیات شوہر کی جائداد سے متمتع ہو اور مثل اپنی جائداد ناکر اپنی مرضی کے مطابق ہبہ یا رہن یا بیع نکرے ۔ یہ رائے بیاوچنتامنی کے مصنف کی ہے ۔

قول برہسپتی ۔ اگر کوئی چیز ایک شخص مست یا مجنون یا مخوف یا جو بوجہ بیماری یا مختل عقلی بکمی قیمت بیع کرے تو وہ شے واپس ہو جائیگی یا مشتری سے جبراً لیجائیگی ۔

شہر ڈھاکہ ۔ ۳ ۔ فروری ۱۸۱۶ء

مقدمہ ۔ اس ۔ ایک جائداد اراضی موروثی پر تین حقیقی بھائی بالاشتراک قابض تھے اونمین سے ایک بھائی امور خانہ داری کے انصرام اور جائداد کے اہتمام کے لئے گھر رہا اور باقی ملک غیر کو بتلاش روزگار چلے گئے اس صورت مین بھائی جو منصرم جائداد ہو بحالت غیر موجودگی اور بھائیون کے جائداد مذکور کے بیع کرنے یا خاص مدت کے واسطے رہن کرنیکا استحقاق رکھتا ہے یا نہین ۔

شریک جو منصرم جائداد ہو وہ ضرورت کے وقت جائداد کو رہن یا بیع کرسکتا ہے

مع — اگر شریک بھائیون سے کے دو بھائی کسی مقام بعید کی طرف تلاش روزگار چلے گئے ہون اور تیسرے بھائی کو اپنی جایداد شرکت کے اہتمام کے لئے مجبور گئے ہین تو منصرم مذکور بلا رضامندی شریکون کے کنبہ کی پرورش یا امور مذہبی کے لئے کل جائداد موروثی یا اوسکے ایک جزو کو رہن یا بیع کرسکتا ہے علی ہذا القیاس وہ اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے لئے بلا اجازت اپنے بھائیون کے اپنا حصہ خاص بھی کسی طور پر منتقل کرسکتا ہے — یہ رای راے بھاگ ونداے کرم سنگرہ اور دیگر کتب دھرم شاستر کے بموجب ہے +

ماخذ — قول برہست منو — اگر بغیر بیع کرنے کل جایداد غیر منقولہ اور اوس قسم کے مال کے پرورش کنبہ کی نہو سکتی ہو تو اوس صورت مین کل جایداد بھی بیع یا کسی اور طور پر منتقل کیا جا سکتی ہے — اور دایے بھاگ مین یہ مقولہ لکھا ہے کہ اون شخصون کی پرورش جنکی خبرگیری ضرور ہے ذریعہ بہشت حاصل کرنیکا ہے لیکن اونکو تکلیف پہونچنے کی صورت مین دوزخ نصیب ہوگا اسیواسطے مالک خاندان کو چاہیئے کہ اونکی بخوبی پرورش کرے +

— اگر غلام بھی اپنے غیر حاضر آقا کے نام سے کنبہ کی منفعت کے لئے کوئی معاہدہ کرے تو آقا خواہ اپنے ملک مین ہو یا باہر اوس معاہدہ کو منسوخ نہین کرسکتا — معاملہ کے لفظ سے یہان بیع وغیرہ مراد ہے — دایے کرم سنگرہ +

— لیکن حالت افلاس مین کنبہ کی پرورش و بالخصوص فرائض دینی کی ادا کے لئے صرف ایک شریک بھی جائداد غیر منقولہ رہن یا ہبہ یا بیع کرسکتا ہے +

اگر غلام اپنے آقا کے کنبہ کی پرورش کے لئے قرض لے تو آقا وہ قرضہ مذکورہ
ادا کرنا چاہئے - یہ راے بادچنتامنی کے مصنف کی ہے ✤

املاک مشترکہ اور بھی اسی قسم کی اور جایداد کی نسبت ہر شریک کو بدرجہ
مساوی اختیار انتقال حاصل ہے - چنانچہ نارد کا قول ہے کہ - اگر وے
اپنے حصون کو دین یا بیع کرین تو اونھین حسب مرضی لینے اس امر کا اختیار ہے
کیونکہ وے اپنی جایداد کے مالک ہین یہ مسئلہ واے بھاگ مین
درج ہے ✤

— اسی قسم کی اور جایداد سے جایداد مشترکہ مراد ہے — بدرجہ مساوی حاصل
ہے - یعنی مراد اس سے یہ ہے کہ مالکیت کی تخصیص نہین کی گئی ہے چونکہ
کل جایداد مین شرکا کو ملکیت عامہ حاصل نہین ہے لہذا یہ فرض کرنا
کہ مالکون کی کثرت سے اشتراک لازم آتا ہے غلط ہے پس اس صورت
خاص مین اشتراک سے غیر علاحدگی مراد ہے اگر استحقاق ملکیت
جایداد مشترکہ مین قبل تقسیم کے حاصل ہے تو اس صورت مین کوئی امر اس
بات کا مانع نہین ہے کہ شریک او موقت اپنے حصہ کو بیع یا کسی اور طور پر
منتقل نکر سکے - یہ راے واے بھاگ کے مصنف کی ہے اور وہ لکھتا ہے
کہ بعد تقسیم وتعین حصص کے ہر شریک کو جایداد منقسمہ مین حق بقدر حصہ اپنے
حاصل ہوتا ہے - چنانچہ نارد جو یہ کہتا ہے کہ اگر وے اپنے حصون کو
دین یا بیع کرین - اس سے منشا اوسکا یہ ہے کہ معاملات جو ایک شریک کی
جانب سے وقوع مین آیئن اونمین اوسے بلا اجازت باقی شریکون کے اپنے
حصہ کے دینے یا گروی اور طور پر منتقل کرنیکا اختیار ہی مصنف داے کرم سنگرہ کی
بھی یہی راے ہے ✤

عدالت اپیل کلکتہ — ۱۳ — جنوری سنہ ۱۸۱۶ع

گوپی کنتھ ٹھاکر بنام کمل کنتھ ٹھاکر وغیرہ +

مقدمہ ۱۱س — ایک زمیندار نے اپنی جایداد اراضی علی کے باپ کے
ہاتھ بیع کی اور مشتری کے نام بیعنامہ لکھدیا لیکن بیع کے وقت جایداد
رہن تھی اسواسطے بائع جایداد مبیعہ پر مشتری کا قابض نہوا اسکا پانچ برس
بعد اس معاملہ کے بائع نے پھر اوسی جایداد کو مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت
کیا اور زرثمن سے رہن کو فک کراکے جایداد مدعا علیہ یعنے مشتری ثانی کے
حوالہ کی چنانچہ وہ ابتک اوسپر قابض ہے اس صورت مین جایداد
مذکور اول خریدار کو ملیگی یا کہ خریدار ثانی کے قبضہ مین بدستور
رہیگی +

ج — اگر کوئی شخص اپنی اراضی کسی شخص کے ہاتھ بیع کردے اور
پھر اوسی اراضی کو دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرے تو اس صورت
مین اول مشتری مستحق پانے اراضی مذکور کا ہے — یہی راے مسلمہ
عام ہے + سدا

جایداد مرہونہ کا بیع جائز ہے اور وہ بیع بعد ادائے زر رہن کے کامل ہو جاتا ہے +

ضلع چٹ گانون — ۳۰ — جولائی سنہ ۱۸۱۳ع

مکن داس بنام مدن موہن وغیرہ

معلمہ مقولہ ہے کہ تمام معاملات متنازعہ مین جو امر کہ بالاخر عمل مین آتے وہ مستند ہے مگر رہن یا ہبہ
یا بیع کی صورت مین معاہدہ کو اول کیا جاتا ہے ویسے ہی نہایت پختہ تصور کیا جاتا ہے
اب اس مقولہ کے بموجب اعتراض یہ پیش کیا جاسکتا ہے کہ بیع اول رہن
کی وجہ سے ناجائز تصور کیا جاے کیونکہ رہن اوسکے قبل عمل مین آیا ہے لیکن
یہ اعتراض غلط ہے کیونکہ قول مذکور کے معنے یہ ہین کہ جب ایک شخص بالعوض کسیقدر

مقدمہ ۲۱۳ س — تین حقیقی بھائی اپنی جایداد موروثی پر بالاشتراک قابض تھے
دو بھائی اپنی اپنی زوجہ چھوڑ کر مر گئے تیسرا بھائی زندہ ہے اور جایداد اشخاص
حی القائم کے قبضہ مین ہے — دونون بیوون نے بسبب تکلیف وجہ معاش کی
حصص شوہری اراضی مشترکہ سے ایک جزو بلا اجازت برادر شوہر کے بیع کر دیا
اور زر ثمن اپنے تصرف مین لائین اس صورت مین ایسا بیع درست اور جائز ہے
یا نہین +

ج — واسے بھاگ مین یہ قول برہسپتی کا منقول ہے کہ جو بیوہ اوس متوفی کی جو اولاد
ذکور نہ چھوڑ مرا ہو اپنے شوہر کا حصہ باوجود ہونے شوہر کے وارثون ورباپ و
مان اور حقیقی بھائیون کے پاویگی +

اسیواسطے اوس شخص کی بیوہ جو بلا اولاد ذکور مرا ہے اپنے شوہر کا کل ترکہ پاویگی
گو اوسکے شوہر کا باپ اور بھائی بقید حیات ہون کیونکہ بیوہ سرمایہ شوہر سے
سے متمتع ہوکر اپنی جان کی حفاظت کرنے اور شوہر کی روح کو
پنڈ و پانی دینے کی وجہ سے اپنے شوہر متوفی کو استفادہ پہونچاتی ہے
اور اگر وہ بحالت محتاجی عفیفہ نرہے تو اوسکے شوہر کو دوزخ
نصیب ہوتا ہے — اسیواسطے اوسکو اپنی جان اور عصمت کی حفاظت
نہایت ضرور ہے — اگر جایداد شوہری کا محاصل بیوہ کی وجہ معاش کی

اگر بیوہ وجہ معاش کی ضرورت سے جایداد اراضی شوہری کو بیع کرے تو جائز ہے +

زرے اپنی جایداد کسی شخص کے پاس رہن کردے اور بعد ازان پھر اوسی جایداد
کو دوسرے شخص کے پاس رہن کرے تو اس صورت مین رہن اول جائز سمجھا جاویگا لیکن
اگر کوئی شخص اپنی جایداد کو رہن اور بعد ازان وہی جایداد کو بیع کرے تو اس صورت مین معاملہ آخر
ادای زر رہن زیادہ تر مستند متصور ہوگا یعنی رہن اول کے بعد رہن ثانی ناجائز ہے اور رہن اول
بعد ہبہ یا بیع ناجائز نہین ہے +

[illegible] وہ اپنا اذوقہ حاصل کرنے کے لئے اپنے شوہر کی جایداد اراضی کو ایک جزو رہن یا بیع کرسکتی ہے اور ایسی صورت مین بیع جائز اور واجب متصور ہوگا +

۲۷ ۔ اگست [illegible]ء

دولت سنگھ بنام بختاور سنگھ +

مقدمہ ۳ اس ۔ اراضیات دیوترا و مکانات وقف بیع کئے جاسکتے ہین یا نہین +

جایداد وقف کا بیع ناجائز ہے +

نج ۔ اگر اراضیات کسی دیوتا کی پرستش کے لئے دیدی گئی ہین اور مکان دیوتا کے لئے مخصوص کردیا گیا ہے تو وارث کا کچھ استحقاق نہین ہے لہذا وہ ایسی جایداد کے بیع کرنے کا مجاز نہین ہے چنانچہ سمرت مہابھارت کی گیارہوین دفعہ مین یہ قول مندرج ہے ۔ جو شخص دیوتاؤن یا برہمنون کا مال خواہ اوسکا دیا ہوا ہو یا کسی اور کا غصب کرے وہ اسکے بالعوض کروڑون برس تک نجاست کے کیڑے کی جون بھگتیگا +

عدالت اپیل ڈھاکہ ۔ ۷ ۔ نومبر [illegible]ء

مقدمہ ۴ اس ۔ نابالغ اپنی جایداد موروثی [illegible] کرنے کا مجاز ہوسکتا ہے یا نہین اگر اوسنے بیعنامہ لکھدیا ہے مگر زرثمن وصول نہین پایا ہے تو اس صورت مین بیع جائز اور واجب التعمیل متصور ہوگا یا نہین +

نابالغ کا اپنی جایداد اراضی کو بیع کرنا جائز نہین ہے

نج ۔ نابالغ کو اپنی جایداد غیر منقولہ کے بیع کرنیکا اختیار نہین ہے اور اگر اوسنے زرمندرجہ بیعنامہ وصول نہین پایا ہے تو اب بیع ناجایز ہے +

ضلع جنگل محال ۔ ۱۴ ۔ مئی [illegible]ء

مقدمہ ۱۵ س - غلام بحالت موجود ہونے اپنے آقا - اپنی اولاد کی جسکی عمر تین برس کی ہو بیع کر سکتا ہے یا نہین +

ج - غلام بلا اجازت اپنے آقا کے اپنی اولاد کو بیع نہین کر سکتا اور صورت مذکورہ بالا مین بیع ناجائز اور نادرست متصور ہوگا +

غلام کا اپنی اولاد کو بیع کرنا جائز نہین ہے +

ضلع سلہٹ - ۲ - دسمبر ۱۸۱۲ء

مقدمہ ۱۶ س - تین بھائی اپنی جایداد موروثی پر بالاشتراک قابض تھے بڑے بھائی نے بلا تقسیم ہونے جایداد کے اوسمین سے نصف برضامندی چھوٹے بھائی اور بلا رضامندی دوسرے بھائی کے بیع کر دیا ایسا بیع بموجب شاستر متمشیہ اودیبیہ کے درست اور جائز متصور ہے یا نہین +

ج - بڑے بھائی کا منجملہ جایداد موروثی غیر منقولہ کے نصف جایداد کا بیع کرنا اوس صورت مین جبکہ جایداد کی تقسیم یا اوسکے حصہ جات کی تخصیص نہوئی ہو صرف با اجازت چھوٹے بھائی کے جائز نہین ہے اور بیع ایسی صورت مین باطل اور ناجائز ہے + سلہ ۱

شاستر متمشیہ اودیبیہ کے بموجب جایداد مشترکہ سے ایک جزو کا بیع جائز نہین ہے +

ضلع میدنی پور - ۱۵ - مارچ ۱۸۱۳ء

سلہ بموجب کتب شاستر مروجہ بنگالہ کے بیع جایداد غیر منقولہ مشترکہ کا صرف ایک شریک کی جانب سے بقدر اپنے حصہ کے منع نہین ہے اور اگر وہ کل جایداد بیع کرے تو ایسا بیع صرف اوسقدر ناجائز ہوگا جسقدر کہ وہ اور شرکا کے حصون کی نسبت عمل مین آیا ہے لیکن بقدر اوسکے حصہ کے جائز ہوگا اور اگر با اجازت تمام یا بعض شرکا کے جایداد بیع کیجاوے تو ایسا بیع اوسیقدر جائز ہوگا جسقدر کہ وہ اجازت دینے والون کے حصون کی نسبت عمل مین آیا ہے - اگر اب مقدمہ بنگالہ مین واقع ہوتا تو بیع نصف جایداد مشترکہ کا جو بڑے بھائی کی جانب سے با اجازت چھوٹے بھائی کے وقوع مین آیا -

مقدمہ ١٧ اس۔ ایک شخص نے کچھ روپیہ قرض لیا اور اپنی جایداد اوسکی کفالۃ رہن کردی بعد ازان راہن نے اوسی جایداد کو دوسرے شخص کے

اس وجہ سے باطل متصور ہو تاکہ بڑے بھائی نے اوس جایداد کو بیع کیا جسکی نسبت اوسکو حق ملکیت حاصل نہ تھا۔ اس امر کی تائید مین عبارت مرقومہ ذیل جگناتھہ کے خلاصہ سے نقل کیجاتی ہے +

یہ امر بحث طلب ہے کہ اگر صرف ایک شریک جایداد منتقل کرے تو ایسی صورت میں ملکیت حاصل وسکی زائل ہوتی ہے یا نہین ۔ جواب اسکا یہ ہے کہ ایسی صورت مین ملکیت مذکور زائل ہوجاتی ہے اور یہ نہین کہا جا سکتا کہ ہبہ غیر مکمل ہونے کی جہت سے باطل ہے اور دوسرے کو حق ملکیت کامل حاصل نہین ہے چونکہ شریک جایداد اپنے حصہ کو بغرض ساقط ہونے حقوق دیگر شرکا نسبت حصہ مذکور کے ہبہ کرتا ہے لہذا کوئی امر مانع زوال اونکی حق ملکیت کا نہین ہو سکتا کیونکہ اسطرح کے ہبہ سے وجود ملکیت لازم آتا ہے پس ایسی صورت مین واہب کا حق منتقل ہوتا ہے اور شریکون کا حق بدستور قائم رہتا ہے چنانچہ علماء متقدمین کی رائے سے بھی جو در باب ناجوازی ہبہ جایداد مشترکہ کے ہے یہی مراد ہے غرض کہ شریک اپنے خاص حصہ کے ہبہ کرنے کا مجاز ہے اور منجملہ چند بھائیونکی ہر بھائی کو استحقاق ملکیت حاصل ہوتا ہے +

جایداد مشترکہ سے وہ شے مراد ہے جو چند شخصون کی ملکیت ہو چنانچہ مصر یہ کہتا ہے کہ چونکہ جایداد مشترکہ اور نہ وجہ اور بیٹے پر اختیار کلی حاصل نہین ہوتا لہذا ایسی صورت مین ہبہ ناجائز ہے پس مصر کی تفسیر سے یہ مستنبط ہے کہ اگر منجملہ جایداد مشترکہ کے ایک شریک اپنا حصہ ہبہ کرے تو ایسا ہبہ ناجائز ہے لیکن بنظر رفع اختلاف راے دو عالمون یعنی جگناتھہ اور مصر کے وہ معنی مستنبط کئے گئے ہین جو قرین عقل متصور ہین اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہبہ کل جایداد مشترکہ کا شریک واحد کی جانب سے

یا تھہ بلا ادا سے زر قرضہ بیع کر دیا لیکن مرتہن سے نے بعد بیع ہونے کے
جایداد مذکور پر قبضہ کر لیا اس صورت مین بیع جایداد مرہونہ کا بلا ادا کے
زر رہن جائز اور کامل ہے یا مرتہن تا ادا ے زر رہن کے اوس پر قابض
رہیگا ✚

جایداد مرہونہ کو راہن بالشنا خاص صورتون کے منتقل نہین کر سکتا

ج — اگر کوئی شخص اپنی جایداد غیر منقولہ دوسرے شخص کے پاس اس
شرط سے رہن کرے کہ تا ادا ے زر رہن جایداد کا انفکاک نہ ہو سکے
تو اس صورت مین بیع کرنا یا دینا الیسی جایداد کا قبل ایفا ے شرط مذکورہ بالا
ناجائز ہے اور مرتہن کو اختیار ہے کہ جایداد مذکور اپنے قبضہ مین رکھے
لیکن اگر راہن بلا انفکاک رہن اپنی جایداد کو دینا یا بیع کرنا چاہتا ہو تو اوسے
لازم ہے کہ وہ موہوب لیہ یا مشتری کے نام ایک رقعہ ادا ے زر قرضہ
کے لئے لکھدے اور مرتہن سے رقعہ مذکور کی نسبت رضامندی حاصل
کرے اس صورت مین وہ اپنی جایداد مرہونہ کو دے یا بیع کر سکتا ہے
اور اس طور پر عمل کرنے سے زر قرضہ موہوب لیہ یا مشتری پر لازم آجاتا ہے
اور وہ بجاے راہن کے تصور کیا جاتا ہے راہن مجاز ہے کہ جایداد کو
تا ادا ے زر رہن کے اپنے قبضہ مین رکھے —
یہ امر متاچھرا اور اور کتب شاستر کے موجب ہے ✚

ناجائز ہے نہ ہبہ اوسکے حصہ خاص کا ✚
الحاصل شریک کو دیگر شرکا کی حق ملکیت زائل کرنیکا اختیار بسبب مرضی اپنی نہین ہے لیکن منتقل کرنا ایک حصہ
خاص کا جایداد مشترکہ سے منع نہین ہے کیونکہ ایسی صورتون بشرکا تجارت کی جانب سے اکثر وقوع مین آتی ہے
یہ امر مطابق راے مہا پچتی ہمانا چارجیا اور ملکینشر کو ہے غرض کہ شریک اپنے خاص حصہ کے ہبہ کرنیکا مجاز ہے اور اگر اس سے
تجاوز کرے تو مستوجب سزا اور کفارہ ہوگا ✚

ماخذ — بعد انقضای مدت مدید یا جبکہ منافع زر قرضہ کی مساوی ہو جاوے تو وہ ایسی رہن
کو منتقل یا بیع نہین کر سکتا + ۱

راہن اگر فک الرہن کرایا چاہتا ہو تو مرتہن کو شے مرہونہ واپس کرنی
چاہیے ورنہ مثل چور کے اوسے سزا دیجائیگی اور اگر مرتہن مرگیا یا غیر حاضر
ہو تو راہن زر رہن مرتہن کے واسطہ وارثون کو دیکر شے مرہونہ واپس
لے + ۲

اس صورت مین مرتہن جب ملک غیر سے آوے تو جسقدر روپیہ اوسکو
پانا واجب ہو وہ اوس سے لیکر شے مرہونہ واپس کردے - یہ امر متاچھرا اور اور
کتب شاستر مین مندرج ہے +

ضلع آگرہ - ۱۳ - جولائی ۱۸۱۹ع

مقدمہ ۱۸۰۰ اس - ایک شخص دو بیٹے اور زوجہ چھوڑ کر مرگیا اس صورت مین
منجملہ متوفی کی جایداد منقولہ وغیر منقولہ کے کسقدر ہر شخص کو ملنی چاہیے اور بیٹے
بلا تقسیم کرنے جایداد کے باہم اپنے اور اپنی مان کی کل جایداد بیع کرنیکے مجاز
ہین یا نہین +

بیٹے اپنی مان کے حصہ کو بیع کرنیکی مجاز نہین ہین +

ج - دہرم شاستر کے بموجب منجملہ متوفی کی جایداد کے بیٹے اور بیوہ
مساوی حصے پانیکے مستحق ہین اور اونمین سے کوئی شخص دوسرے کا
حصہ بلا اجازت اوسکے بیع کرنیکا مجاز نہین ہے اگر اونمین سے ایک
شخص اپنے حصے کو بیع کرنا چاہتا ہو تو اوسے بعد تقسیم کرنے جایداد
کے ایسا کرنیکا اختیار ہے اگر ایک شریک دوسرے شریک کا حصہ

۱ قول منو کے اشلوک کا اخیر فقرہ یہ ہے +

۲ قول جاگیلک +

بیع کرے تو ایسی صورتین بائع اور مشتری دونون جرم کے بموجب تجویز
حاکم مستوجب سزا ہونگے ✦

ضلع مرادآباد — ۲۹ — جون سنہ ۱۸۱۹ء

مقدمہ ۱۹ اس — ایک شخص کے پاس جایداد اراضی مشترکہ تھی وہ اپنی زوجہ
اور ایک بیٹا چھوڑکر مرگیا بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا لاولد فوت ہوا اوجگہ
جایداد مشترکہ کے اوسکا حصہ اوسکے چچا کے بیٹون نے ناجایز طور پر
لے لیا متوفی کی بیوہ نے جایداد مذکور کو اپنے نواسہ کے نام ہبہ کردیا اور
بعد ازان باتفاق موہوب الیہ کے اوسکو شخص ثالث کے ہاتھ بیع کیا اس
صورت مین بیع جایز اور درست ہے یا نہین ✦

ج ۱ — صورت مذکورہ بالا مین بیوہ کا بیع کرنا جایداد مشترکہ کا باجازت اپنے
نواسہ کے جو اوسکا وارث ہے درست اور جایز ہے یہ رائے سمرتی
شاستر کے بموجب ہے ✦

بیوہ کو اپنے وارث مابعد کی اجازت سے بیع کا [illegible] جایز ہے ✦

س ۲ — اگر بیوہ نے باجازت اپنے نابالغ نواسہ کے بیع کیا ہے تو اس
صورت مین ایسا بیع جایز ہے یا نہین ✦

سما — عام قاعدہ یہ ہے کہ عورت اوس جایداد کو جو اوسے اپنے شوہر سے وراثتہً پہونچی ہو کسیطور پر منتقل
نہین کرسکتی لیکن خاص امور کے لئے اور نیز باجازت اپنے شوہر کے اوس وارث کے جو عورت
مذکورہ کے بعد وارث ہو ایسا کرسکتی ہے لیکن اگر باجازت ایسے وارث کے بیوہ اپنی جایداد شوہری
ہبہ یا کسی اور طور پر منتقل کردے اور وارث قبل وفات بیوہ کے مرجاوے تو اس صورت مین
امر بحث طلب یہ ہے کہ بعد وفات بیوہ کے اور [illegible] واسطہ وارث مذکور کے جسنے اپنی
رضامندی نسبت انتقال کے ظاہر کی تھی شخص ثالث جو مستحق وراثت اوسکے شوہر کا ہو مجاز فسخ کرنے بیوہ کے
معاہدہ کا ہوگا یا نہین ✦

ج ۲ - اگر بیوہ نے ضروریات روزمرہ کے حصول کے لئے یا بوجہ نکہ سکنہ اہتمام کے جایداد کو برضامندی یا بلارضامندی نابالغ کے بشرطیکہ وارث مذکور اوسکا نابالغ ہو اسے ہو بیع کیا ہو تو ایسا بیع جائز ہے لیکن اگر کسی اور صورت مین وہ بلا ضرورت برضامندی یا بلارضامندی نابالغ کے بیع کرے اور نابالغ مذکور ایسے انتقال کو مسترد کیا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے اور بیوہ کا بیع کرنا جائز متصور نہ ہوگا +

شہر مرشدآباد - مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۲۲ء

مقدمہ ۲۰ - س - تین بھائی (ا) و (ب) و (ج) بالاشتراک ایک جایداد اراضی غیر منقسمہ کے مالک تھے (ا) ایک بیٹا (د) چھوڑکر مر گیا اور (ب) ایک بیٹا (ر) اور (ج) ایک بیٹا (س) چھوڑکر فوت ہوا اور (س) چار بیٹے چھوڑ مرا (ا) کی وفات کے بعد جایداد مذکور دفتر سرکار مین (د) کے نام لکھی گئی اور (س) کے بیٹون کی نابالغی مین جایداد بوجہ نہ ادا ہونے مالگذاری کے نیلام ہونیوالی تھی اور (د) نے بشمول (ر) کے جایداد کو بغرض محفوظ رکھنے نیلام سے شخص اجنب کے ہاتھ بیع بالوفا کیا اور چونکہ میعاد مشروطہ کے اندر زر رہن کا روپیہ نہ ادا ہو سکا لہذا وہ بیع کامل ہو گیا اب (س) کے وارثون نے اپنا حصہ حاصل کرنیکے لئے نالش اس بیان سے دائر کی ہے کہ بیع مذکور اونکی بلارضامندی اور اونکی نابالغی کے زمانہ مین عمل مین آیا تھا ایسا بیع جو (س) کے وارثون کی نابالغی مین وقوع مین آیا ہو شاستر کے بموجب جائز ہے یا نہین +

ج - چونکہ (د) اور (ر) کنبہ مین بڑے بھائی تھے اور کاروبار کا اہتمام اونکے ذمہ تھا اور اونھون نے بحالت محتاجی اور ضرورت کے

جو ایک شریک جایداد مشترکہ کو بضرورت بیع کرے تو

جایداد کو بیع کیا تو یہ امر جائز ہے اور بیع اس صورت مین درست ہے کیونکہ
جایداد اس نیت سے منتقل کی گئی تھی کہ وہ نیلام نہو جاوے +

ایسا بیع درست ہے [illegible] اوسکی تعمیل لازم ہے +

ماخذ — محتاجی کی حالت مین کنبہ کی رفاہ یا امور نیک کے لئے جایداد غیر
کو صرف ایک شخص بھی ہبہ یا رہن یا بیع کر سکتا ہے — یہ قول جاگیلک کا متاچھرا او
کال تپوا اور کتب شاستر مروجہ بنگالہ مین منقول ہے +

ضلع شاہ آباد — یکم اپریل ۱۸۹۶ع
وارثان گوری سنگھ بنام گمان سنگھ و بستی سنگھ +

مقدمہ ۲۱ س — اگر کوئی عورت حین حیات اپنے مجنون شوہر کے جایداد
شوہری کے ایک جزو کو اپنی ساس کی کریاکرم کے لئے بیع کرے تو ایسا
بیع شاستر کے موجب کامل اور واجب التعمیل ہے یا نہین +

ج — اگر زوجہ اپنے شوہر کی جایداد کے ایک جزو کو جبکہ شوہر اوسکا
لاولد اور یقیناً مجنون ہو امر مذکورۂ بالا کے لئے بیع کرے تو ایسا بیع قانوناً
درست ہے +

ذکر اوس صورت کا جسمین زوجہ کو بیع کرنا اپنے مجنون شوہر کی جایداد کا جائز ہے +

ضلع سلہٹ — ۲۶ — نومبر ۱۸۹۱ع
شب پرشاد بنام سوبرن واسی +

مقدمہ ۲۲ س — ایک شخص جسکے ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور ایک پوتا
ہو اپنی کل جایداد موروثی کسی شخص اجنبی کے ہاتھ بیع کر سکتا ہے یا نہین +

ج — اگر ایک شخص جسکے بیٹے اور دیگر وارث ہون اپنی جایداد غیر منقولہ
موروثی کو بغیر اونکی رضامندی یا بلا اشد ضرورت کے بیع کرے تو ایسا بیع
باطل اور ناجائز ہے اور اشد ضرورت سے مراد یہ ہے کہ بیع کنبہ کی پرورش
کے لئے عمل مین آئی ہو اور ایسی صورت مین یہ امر جائز ہوگا — یہ رائے

ذکر اون صورتونکا جنمین ایک شخص کل جایداد موروثی کو بیع کر سکتا ہے

[illegible] وپچناشی اور بیاد چندرا ور اور کتب شاستر کے بموجب ہے +

ماخذ - قول کاتیاین - زوجہ بے بیٹے کل جایداد کو دیدینا یا بیع کرنا بلا استرضا اون اشخاص کے جنکو اوس سے تعلق ہو [illegible] اوسے واجب ہے کہ اوسمین [illegible] اپنے پاس رکھے لیکن بصورت اشد ضرورت کے وہ برضامندی متعلقین مذکور کے دے یا بیع کرسکتا ہے اور صورت مین اوسکو ایسا کرنا واجب نہین ہے اور یہی قاعدہ مسلمہ کتب شاستر کے بموجب ہے باستثناء کل جایداد مکان سکونت کے جو کچھ کہ کنبہ کے کھانے اور کپڑے کے لیے بچے خواہ وہ غیر منقولہ ہو یا منقولہ اوسے دیدینے کا اختیار ہے سوا اسکے اور کچھ دینے کا اختیار نہین ہے +

اگر بیٹون اور کنبہ کی پرورش بغیر بیع کرنے جایداد غیر منقولہ کے نہو سکے یا اگر باپ اسقدر جایداد اپنے پاس رکھکر جو کنبہ کی پرورش کے لیئے کافی ہو کل جایداد غیر منقولہ موروثی بیع کرے تو ایسا بیع درست اور جائز ہے +

دا ے بھاگ - لیکن اگر بغیر بیع کرنے کل جایداد غیر منقولہ کے کنبہ کی پرورش نہو سکے تو کل جایداد بھی بیع یا کسی اور طور پر منتقل کیجا سکتی ہے +

ضلع ندیا - ۲۱ مئی [illegible]

مقدمہ ۲۳ - ایک جایداد اراضی (ا) اور (ب) نے بالاشتراک خرید کی اور (ب) چار بیٹے یعنی (ج) و (د) و (ر) و (س) و (ص) چھوڑکر مرگیا اور (ب) کی وفات کے بعد منجملہ اوسکے بیٹون کے ایک بیٹا (ص) بھی فوت ہوا اور ایک زوجہ چھوڑ مرا بعد ازان (ا) اور باقی تین حقیقی بھائیون (ج) و (د) و (ر) نے کل جایداد مذکور کو بیع کیا اس صورت مین یہ بیع بلا اجازت (ص) کی بیوہ کے جائز اور واجب التعمیل ہے یا نہین وبیوہ کا

جایداد متروکہ مین کچھ استحقاق ہے یا کہ وہ لپنے شوہر کے بھائیون سے صرف
خوردپوش کی مستحق ہے +

ج — اگر (ص) جایداد مین سے اپنا حصہ لیکر بھائیون سے علٰحدہ ہوگیا ہو
اور بعد ازان فوت ہوا ہو تو اس صورت مین (ص ہ) کی بیوہ مستحق پانے جایداد
شوہری کی ہے اور اگر (ص) اپنے بھائیون سے علٰحدہ ہوا ہو یا جدا ہو کر
پھر شامل ہوگیا ہو تو اس صورت مین (ص ہ) کی بیوہ لپنے شوہر کے بھائیون سے
حین حیات لپنے صرف وجہ معاش کے پانے کی مستحق ہے اگر بعد تقسیم
ہونے جایداد کے (ص ہ) صرف ایک بھائی کے ساتھ پھر شامل ہوگیا
ہو تو صرف اوس بھائی پر اپنے شریک بھائی کی بیوہ کے لئے وجہ معاش کا
مہیا کرنا واجب ہے اور اس حالت مین واسطے جواز بیع کے بیوہ کی
اجازت مطلق ضرور نہین ہے +

ذکر اوس صورت کا جسمین تین بھائی بلا اجازت چوتھے بھائی کی بیوہ کے جایداد بیع کر سکتے ہین +

ضلع مراد آباد — ۲۷ - اپریل ۱۸۱۳ء

مقدمہ ۲۴۴ س — دو بھائی ایک ہی مکان مین رہتے ہین اور جایداد غیر منقسمہ
بالاشتراک قابض ہین اونمین سے ایک بھائی لپنے حصہ غیر معینہ کو بیعنامہ کے
ذریعہ سے شخص اجنبی کے ہاتھ بیع کرتا ہے ایسا بیع مجروم دوسرے بھائی کے
وارثون کے درست ہے یا نہین +
اس سوال کا جواب شاستر متمشیہ بنگالہ کے بموجب چاہئے +
ج — ایسا بیع درست اور جائز ہے +

شاستر بنگالہ کی رو سے عمل مین آنا بیع حصہ غیر معینہ کا ایک شریک کی جانب سے درست اور جائز ہے +

اخذ — صرف ایک شریک بلا اجازت اور شریکون کے کل غیر منقولہ
جایداد و بیع یا ہبہ نہین کر سکتا ہے اور نہ وہ شے جو کنبہ مین مشترک ہو جایداد
غیر منقولہ کی نسبت واسطہ دار خواہ علٰحدہ ہون یا شریک مساوی استحقاق

رکھتے ہین کیونکہ اونھین سے صرف ایک کو یہ اختیار حاصل نہین ہے کہ
کل جایداد کو رہن یا بیع کرے - اگرچہ یہ دونو قول مرقومہ بالا بیاس کے
واسے بہاگ مین منقول ہین مگر پھر بھی مصنف واے بہاگ کا یہ بیان ہے
کہ ان اقوال کی رو سے یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ کسی شخص کو ایسی جایداد
کے بیع یا کسی اور طور پر انتقال کرنے کا اختیار نہین ہے کیونکہ اس حق
یعنی اراضی مشترکہ کی اور نیز اسی قسم کی اور جایداد کی نسبت ہر شریک کو
پورے مساوی اختیار انتقال حاصل ہے اور اقوال بیاس مین جو ممانعت
لکھی ہے منشا اوسکا یہ ہے کہ ایسے امر کا ارتکاب اخلاق کی رو سے
داخل جرم ہے کیونکہ ایسا بیع یا ہبہ یا اور طور کا انتقال جس سے مالک کی
بے سلوکی پائی جاے کنبہ کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے لیکن اقوال
مذکور سے عدم جواز ایسے بیع یا اور طرح کے انتقال کا مراد نہین ہے
واسے بہاگ +

۲ - قول نارد منقول واسے بہاگ - اگر وے اپنے حصون کو دین یا
بیع کرین تو اونھین حسب مرضی اپنی کے اس امر کا اختیار ہے کیونکہ وے
اپنی جایداد کے مالک ہین +

۳ - ہبہ یا کسی اور طور پر منتقل کرنا جایداد غیر منقولہ کا بھی خواہ وہ منقسم ہو
یا غیر منقسم جایز ہے کیونکہ تعیین حصص جدا گانہ کا قرعہ اندازی یا کسی اور طور کی
زمانہ مابعد مین ممکن ہے شرح واے بہاگ مصنفہ سری کرشن ترک النکار [illegible]

صدر دیوانی عدالت ۵ - اپریل [illegible]

بیجناتھ [illegible] اپیلانٹ بنام شمہو چندر [illegible] ریسپانڈنٹ +

١ یہ واسے پنڈت متعلقہ عدالت شہر پٹنہ کی راے کے خلاف دی گئی تھی پنڈت موصوف

مقدمہ ۲۵ اس - شودر قوم کی ایک بیوہ نے جسکے کوئی بیٹا نہ تھا اپنی جایداد
غیر منقولہ شوہری مین سے ایک جزو اپنی وجہ معاش کے لئے رکھکر باقی کو
بحالت موجودگی اپنے نواسہ کے اپنے شوہر کے متبنون کو بذریعہ
ہبہ نامہ کے منتقل کر دیا اور نواسہ اس امر مین معترض نہ ہوا ہبہ کے پندرہ
سال بعد اوسنے اوسی جایداد موہوبہ کو ایک شخص اجنبی کے ہاتھ بیع کیا
اور بیعنامہ پر نواسہ نے گواہی کر دی اس صورت مین کونسا معاہدہ قائم
رکھنا چاہیئے ؛

ج - ہبہ کے باب مین موہوب الیہما کے نواسہ کی رضامندی مستنبط ہوتی
ہے کیونکہ اوسنے اوسوقت یا ہبہ کے پندرہ برس بعد تک کوئی اعتراض
پیش نہین کیا لہذا ہبہ جائز اور واجب التعمیل تصور کرنا چاہیئے بیع جو گواہی
نواسہ کے عمل مین آیا ہے کامل نہین تصور کیا جاسکتا کیونکہ جایداد
مبیعہ پر بیوہ کا کچھ استحقاق نہ تھا - ہبہ یا بیع کے بعد حق ملکیت
جاتا رہتا ہے اور صورت ہذا مین فعل سابق یعنی ہبہ مستند تصور کیا
جائیگا ؛

ہبہ سابق کی باعث سے وہ بیع جو پندرہ سال کے بعد عمل مین آئے نا جائز متصور ہوگا ؛

ماخذ - اقوال مرقومہ ذیل نارد اور کاتیاین اور برہسپتی کے ہین ؛
اگر کسی شخص نے کوئی شے کسی شخص کے پاس مکفول یا رہن کر دی ہو
اور وہ اوسکو پھر دوسرے شخص کے ہاتھ رہن یا بیع کرے تو جو
امر کہ اول وقوع مین آیا ہے وہی مستند تصور کیا جائیگا - تمام معاملات
متنازعہ مین جو امر کہ بالآخر عمل مین آئے وہ مستند ہے مگر رہن یا

کی یہ رائے تھی کہ شریک کا منجملہ جایداد مشترکہ کے اپنے حصہ غیر معینہ کا بیع کرنا جائز نہین ہے چنانچہ اوسنے
اپنی رائے کی تائید مین دونون قول ویاس کے جو اوپر لکھے گئے ہین نقل کیے تھے ؛

ہبہ یا ... کی صورت مین جو معاہدہ کہ اول کیا جاوے وہی نصابیہ دستخط تصور کیا جاتا ہے + ؎۱

باب بارھوان

شہادت کے بیان مین

مقدمہ ۱ س - ایک شخص نے چند غلام اور کنیز بذریعہ بیعنامہ کے مشتری بائع سے کے اور غلامونکی گواہی ثبت ہوئی فریقین بعد ازان متعاقدین مین تنازع ہوا اور مشتری نے بائع اور زرخرید غلامون پر اس بیان سے نالش دائر کی کہ بائع سے کے اور غلامون کے روبرو بیعنامہ لکھا گیا تھا چنانچہ وے میرے حق مین گواہی دے سکتے ہین اس صورت مین شہادت ایسی غلامونکی جائز ہے یا نہین +

ج - صورت مذکورۂ بالا مین مدعی کی جانب سے بائع کے غلامون کی شہادت درست اور جائز ہے +

س ۲ - مقدمہ جو غلامون یا کنیزکون کے باب مین دائر کیا جاوے اور مین مدعی اپنا دعوی ثابت کرنیکے لئے اپنے غلام بطور گواہ پیش کرتا ہے ایسے غلامون کی شہادت درست اور جائز ہے یا نہین +

ج ۲ - غلام کی شہادت بحق اپنے آقا کے کسی صورت مین قابل منظوری نہین ہے +

س ۳ - مدعی کے رشتہ دارون کے غلام کی گواہی بحق مدعی قابل منظوری ہے یا نہین +

غلام ...

غلام اپنے آقا کے حق مین گواہی نہین دے سکتا +

؎۱ جاگلک - خلاصہ کی جلد ۲ صفحہ ۷ معاینہ کرو +

ج- ہندو شاستر کے بموجب مدعی کے رشتہ دارون - غلامون کی گواہی بحق مدعی درست ہے اور رشتہ داری کی وجہ سے یہ اعتراض پیش نہین ہو سکتا لہذا ایسے غلامون کی گواہی بحق مدعی نہ لیجاے +

مدعی کے رشتہ دارون کے غلام مدعی کی جانب سے گواہ ہو سکتے ہین +

ضلع ٹپرہ - ۵ - جولائی ۱۸۱۳ء

مقدمہ ۴۳ - ایک شخص نے عدالت مین اپنی جانب سے ایک ایسے شخص کو گواہ قرار دیا جو اوسکا مقروض تھا اس صورت مین مدیون کی شہادت دائن کے حق مین درست ہے یا نہین +

ج- مدیون کی گواہی دائن کے حق مین مستفید ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ بلا رو رعایت شہادت دے اور اوسکے مجاز ہونے مین کوئی اعتراض نہو +

مدیون اپنے دائن کے حق مین گواہی دے سکتا ہے +

ضلع سلہٹ - ۱۷ ستمبر ۱۸۱۶ء

چکورام سرما بنام بدہ سنگھ وغیرہ +

مقدمہ ۴۴ - ایک شخص نے بدعوی ایک راس مادہ گاو کے اس بیان سے نالش دائر کی کہ گاے مذکور اوسکے پاس رہن رکھی گئی تھی اور فریق مخالف نے رہن سے منکر ہو کر یہ عذر پیش کیا کہ مین نے گاے خریدی ہے اور اپنے عذر کے ثبوت مین مدعی کی زوجہ اور بیٹی اور ماں اور بہن کو گواہ قرار دیا ہے اس صورت مین عورات مذکورہ کی گواہی درست اور جائز متصور ہو سکتی ہین یا نہین +

ج- اگر صورت مذکورہ بالا مین مدعا علیہ نے یہ عذر خاص سا پیش کیا ہو کہ گاے مذکور اوسکی زر خرید تھی اور ایسے عذر کا ثبوت مدعی کی

مدعا علیہ مدعی کی عورات رشتہ دار کو اپنا گواہ قرار دینے کا مجاز نہین ہے

مسئلہ متنازعہ مین جو دعوی چار طرح کا لکھا ہے - اقبال - انکار - عذر خاص - عذر فیصلہ سابق

زوجہ اور بیٹی اور سالی اور بہن کی شہادت پر منحصر رکھا ہو تو شاستر کے بموجب مدعا علیہ
ایسے شخصوں کو اپنا گواہ قرار دینے کا مجاز نہین ہے +

ضلع جنگل محال ۔ ۷۔ فروری سنہ ۱۸۶۷ء

مقدمہ ۴ س۔ ایک عورت نے اپنے شوہر کے بھائی کے ساتھ زنا کیا
اور بعد ازان او سپر وجہ معاش کے واسطے نالش کی اور فعل مذکور کے
ثبوت کے لئے مدعا علیہ کی زوجہ کو گواہ قرار دیا اس صورت مین شہادت
صرف ایک عورت کی جائز ہے یا نہین +

ج۔ اگر عورت نے اپنے شوہر کے چھوٹے بھائی کے ساتھ زنا کیا
اور بعد ازان اوسپر وجہ معاش کے واسطے نالش کی اور مدعا علیہ کی زوجہ کو اپنا
گواہ قرار دیا تو چونکہ یہ مقدمہ عورت کا ہے لہذا شہادت صرف ایک عورت
کی درست اور جائز ہے +

عورت کے مقدمہ مین شہادت صرف ایک عورت کی قابل منظوری ہے

ضلع جنگل محال ۔ ۷۔ فروری سنہ ۱۸۶۷ء

مقدمہ ۵ س۔ جو شخص مبتلا مرض جذام ہو اوسکی شہادت قانوناً جائز ہے
یا نہین +

ج۔ مجذوم کی گواہی قابل منظوری نہین ہے +

مجذوم گواہ قرار نہین دیا جاسکتا +

ضلع پوبیس پرگنہ ۔ ۹۔ نومبر سنہ ۱۸۶۸ء

بر بانا قصہ الدار بنام ہر چند ربالدار وغیرہ

مقدمہ ۶ س۔ مدعی کے پاس کوئی وجہ ثبوت صداقت اپنے اظہار
کے نہین ہے لہذا وہ مدعا علیہ کے حلف پر حصر کرنا چاہتا ہے

اس باب مین اگر زیادہ تصریح دیکھنی منظور ہو تو جلد اول کا وہ باب جسمین طریقہ دادرسانی وغیرہ کا بیان ہے معائنہ
کیا جاوے اوسمین دہرم شاستر کے بموجب مختصر احوال شہادت اور اور امور قانونی کا مندرج ہے +